الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19 — جمعۃ المبارک 05/اکتوبر 2012ء — 19/ذوالقعدہ 1433 ہجری قمری — 05/اخاء 1391 ہجری شمسی — شمارہ 40

بے نظیر آیات

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تمہیں علم نہیں کہ آج رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان جیسی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

(صحیح بخاری کتاب صلوٰۃ المسافرین باب قراءۃ المعوذتین حدیث نمبر:1348)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

احمدی افراد حقیقی اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی امن، عالمی بھائی چارہ اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اپنی توجہ اور مسلسل کوشش کے باعث مشہور ہیں۔ (وزیر اعظم کینیڈا)

خدمت انسانیت کے جو کام آپ کی جماعت بجالا رہی ہے یہ تمام کینیڈین افراد کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ یہ کثیر المقاصد کمپلیکس ہمارے صوبوں میں جماعت احمدیہ کی معاشی، سماجی اور سیاسی خدمات کی ایک روشن مثال ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی آباد ہے۔ آپ کی جماعت کینیڈا کے شہریوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ (ایوان طاہر کی افتتاحی تقریب کے موقع پر مختلف سیاسی شخصیتوں کے ایڈریسز)

مذہبی آزادی کا معاملہ صرف ان لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے جو کسی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ دنیا میں امن قائم کرنے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ کسی معاشرے، ملک یا پھر دنیا کا امن صرف ناانصافی کی وجہ سے تباہ ہوتا ہے۔

(ایوان طاہر کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

کینیڈا کی لبرل پارٹی کے چیئرمین آنریبل Bob Rae اور منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن آنریبل Julian Fantino کی حضور انور سے الگ الگ ملاقات۔

واقفینِ نَو کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد۔ حضور انور کی ہدایات۔ مجلس سوال و جواب۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں۔

تقریب بیعت۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ۔ ایوان خدمت کا وزٹ۔ پیس ولیج کا پیدل دورہ۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

بقیہ رپورٹ 11/جولائی 2012ء

ایوان طاہر کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الاسلام کے قریب نئے تعمیر ہونے والے طاہر ہال کی افتتاحی تقریب تھی۔

یہ وسیع و عریض ہال (Complex) مسجد بیت الاسلام سے کچھ فاصلہ پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد جولائی 2010ء میں رکھا گیا۔ اس کی تعمیر کو دو مراحل میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلہ میں آرکیٹیکٹ Stephen Pile کی زیرنگرانی پہلی منزل مکمل ہوئی اور دوسری اور تیسری منزل کے Shell-Structure کا کام اگست 2011ء میں تکمیل کو پہنچا۔ فروری 2012ء میں تعمیر کے دوسرے مرحلہ کا آغاز ہوا جس میں دوسری اور تیسری منزل کا کام شروع ہوا۔ ابتدا میں یہ ہیومینیٹی فرسٹ اور کمیونٹی سینٹر بنانے کا پراجیکٹ تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کو گورنمنٹ کینیڈا کی طرف سے 2.2 ملین ڈالر کی خطیر رقم کمیونٹی سنٹر بنانے کی غرض سے ملی تھی۔ دسمبر 2010ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں یہ پراجیکٹ کلیتًا جماعت کے سپرد کر دیا گیا اور گورنمنٹ کی طرف سے مختص رقم ان کو واپس کر دی گئی۔ اس کے بعد ایوان طاہر کے تمام تر اخراجات افراد جماعت احمدیہ کینیڈا نے اٹھائے۔ عمارت کی تعمیر میں تقریباً دو سال کا عرصہ لگا۔

ایوان طاہر کا کل رقبہ تقریباً 56 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس ایوان کی تعمیر میں اب تک 9 ملین ڈالرز سے زائد رقم خرچ ہوئی ہے۔

اس ایوان میں ایک Elevator اور دو Stairways موجود ہیں۔

پہلی منزل:

ایوان طاہر کی پہلی منزل میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں۔

طاہر ہال: اس ہال میں باسکٹ بال، بیڈمنٹن، والی بال وغیرہ کھیلے جاسکتے ہیں اور بوقت ضرورت ہال کو دو حصوں میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس ہال کو نماز کے لئے استعمال کیا جائے تو اس میں کل 1500 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی لائبریری اور حفظ قرآن کلاس کے لئے وسیع کمرہ جس میں 60 طلباء پڑھائی کر سکتے ہیں، بھی پہلی منزل پر واقع ہے۔

اس کے علاوہ ایک Multi Purpose ہال ہے جس میں تقریباً 150 کے قریب افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہومیوپیتھی ڈسپنسری، ورزش کا کمرہ (Fitness Centre) اور مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ واش رومز ہیں اور ایک کمرہ ایوان کے Caretaker کے لئے بھی رکھا گیا ہے۔

دوسری منزل:

اس منزل پر نیشنل مجلس عاملہ کے دفاتر ہیں جس میں امیر صاحب کینیڈا کا دفتر اور تمام نیشنل مجلس عاملہ کے سیکرٹریان کے لئے دفاتر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ استقبال کے لئے بھی ایک جگہ بنائی گئی ہے۔ دفاتر کی تعداد 23 ہے۔

اس میں کانفرنس روم بھی موجود ہے۔ تین عدد Pods کمرے ہیں۔ ہر Pod میں آٹھ میز لگائے جاسکتے ہیں۔ نیز دفتری کاموں کے لئے مختلف کمرے ہیں اور ایک سروری (Servery) بھی ہے۔

اس کے علاوہ اس فلور پر 2 عدد بڑے واش روم اور دو عدد یونیورسل واش روم بھی ہیں۔

تیسری منزل:

ایوان طاہر کی تیسری منزل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے مختص کی گئی ہے۔ اس میں ایک استقبالیہ کے لئے جگہ بنائی گئی ہے۔

پرنسپل صاحب کے کمرہ کے علاوہ 14 دفاتر اساتذہ کے لئے موجود ہیں اور ایک سٹاف روم ہے۔

طلباء کے لئے سات کمرے ہیں۔ اس میں ایک اسمبلی ہال ہے جس کا کچھ حصہ بطور کمپیوٹر لیب کے استعمال کیا جائے گا۔

اسی فلور پر کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔ طلباء کے لئے تین عدد واش رومز بنائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ Storage کے لئے دو عدد کمرے ہیں اور دیگر دفتری امور کے لئے بھی کمرے موجود ہیں۔

افتتاحی تقریب

سات بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس افتتاحی تقریب کے لئے طاہر ہال میں

تشریف لائے اور Main Entrance کے پاس دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اوراس کے بعد دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

بعدازاں میئر آف Vaughan نے اس تقریب کی مناسبت سے تعارفی کلمات کہے۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے طاہر ہال کا تعارف کروایا اور تمام مہمانوں کوخوش آمدید کہا۔

معززین کے ایڈریس

❁......اس کے بعد آنریبل **Julian Fantino**، منسٹر برائے انٹرنیشنل کوآپریشن نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

عزت مآب اور مہمانان کرام، خواتین وحضرات، عزیز دوستو السلام علیکم۔ یہ یقیناً میرے لئے بڑے اعزاز اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ میں آنریبل پرائم منسٹر آف کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کروں اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو مَیں انہی کے الفاظ پڑھ دیتا ہوں۔

وزیراعظم کینیڈا کا پیغام

مجھے بہت خوشی ہے کہ میں Vaughan کے اس کمیونٹی سینٹر کے افتتاح پر عزت مآب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اس خوشی میں شریک ہوں۔ کینیڈا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں احمدیہ مسلم جماعت بہت فعال ہے۔ **احمدی افراد حقیقی اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی امن، عالمی بھائی چارہ اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اپنی توجہ اور مسلسل کوشش کے باعث مشہور ہیں۔** وسیع تر مفاد کی خاطر آپ کے مل جل کر کام کرنے کے عزم نے، جس کے تحت آپ مختلف سماجی، طبی اور تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں، ہمارے ملک کے سماجی تعلقات کو افزودگی بخشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نیا کمیونٹی سنٹر آپ کے اچھے کاموں کا مرکز رہے گا اور آنے والی نسلوں تک یہ ہال Vaughan کے کینیڈین احمدی مسلمانوں کی باہمی رفاقت کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتا رہے گا۔ آج کا دن بہت سے افراد کی مہینوں کی منصوبہ بندی، عزم اور سخت محنت کا نتیجہ ہے۔ اب جبکہ آپ کمیونٹی کے لئے اس نئی سہولت کا افتتاح کر رہے ہیں، میں ہر اس فرد کو جو اس بہترین منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں شامل رہا ہے، مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس پُرلطف اور یادگار جشن پر حکومت کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات قبول کریں۔

آپ کا مخلص

رائٹ آنریبل سٹیفن ہارپر

(وزیراعظم کینیڈا)

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

حضور! وزیراعظم نے خاص طور پر مجھے یہ کہا کہ مَیں ان کی نیک خواہشات آپ تک پہنچاؤں اور کینیڈا آمد پر آپ کو دلی خوش آمدید کہوں اور وہ آپ سے ہونے والی گزشتہ ملاقاتوں کو بہت شوق سے یاد کرتے ہیں اور آپ کو واپس تشریف لانے پر مبارک دیتے ہیں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ شکریہ۔

❁......اس کے بعد **MP Brampton West، Kyle Seeback** نے درج ذیل ایڈریس پیش کیا:

مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور دعوت دینے پر ملک لال خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضور کی موجودگی میں آج رات یہاں حاضر ہونا باعث مسرت ہے۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں جب بھی احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ کچھ وقت گزارتا ہوں، تو میں پہلے سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہوں۔ یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب میں آپ کے جلسہ میں آیا اور پہلی دفعہ آپ کا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' دیکھا۔ یہ کینیڈین سوسائٹی کے لئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔ مزید یہ کہ **خدمت انسانیت کا جوکام آپ کی جماعت بجالا رہی ہے، چاہے وہ لوکل ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنا ہو یا عطیہ خون کی مہم ہو یا ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر میں کام ہو رہا ہو ایسی خدمات میں آپ لوگوں کی شراکت حقیقی طور پر شاندار ہے۔ یہ تمام کینیڈین افراد کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔** ہمیں ایسی مضبوط اور متحرک جماعت، یعنی جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں موجودگی پر فخر ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک شاندار اور اعلیٰ ترین کامیابی ہے کہ بغیر کسی حکومتی مدد کے آپ نے اپنے طور پر فنڈز اکٹھے کرکے کمیونٹی سنٹر تعمیر کیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے پورے کینیڈا میں یہ اس قسم کا واحد کمیونٹی سنٹر ہے۔ لہٰذا آپ کی جماعت کی کڑی محنت اور آپ کی جانب سے ہمارے معاشرہ کے لئے حسین اضافوں پر یقیناً ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔ مجھے دعوت دینے کا شکریہ اور بہت مبارک ہو۔

❁......بعدازاں آنریبل **Judy Sgro, MP** نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا:

عزت مآب ملک صاحب، مہمانان گرامی اور تمام افراد جو آج شام اس تقریب میں موجود ہیں آپ سب کو یہ شام مبارک ہو۔ یہ بہت اہم دن ہے۔ اس تعمیر پر جہاں جماعت کو اپنے آپ پر بہت فخر ہوگا، یعنی ایسی سہولیات آسانی سے تعمیر نہیں ہو جایا کرتیں، وہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ بہت ہی کم ایسی جماعتیں ہیں جو کہ 9 ملین ڈالر اکٹھے کرکے ایسی سہولت بنادیں جسے تمام تر کمیونٹی کے زیر استعمال رہنا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو یہ کینیڈین معاشرہ کے لئے ایک عطیہ ہے کیونکہ جو بھی اس سے مستفید ہوں گے وہ کینیڈین ہیں اور ایسے افراد ہیں جو کہ ہمارے جیسے ہی تصورات اور اقدار رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھے یہاں آکر بہت ہی خوشی ہے، مَیں نے اسے تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ مَیں اس کا مشاہدہ کرتی تھی اور اس دن کا شدت سے انتظار کرتی تھی کہ جب ہم اس بڑے افتتاحی جشن میں باہم اکٹھے ہوں گے اور یقیناً بہت سے ایسے مواقع ہوں گے کہ ہم یہاں پر دوبارہ آئیں گے۔ مَیں لبرل پارٹی آف کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات پیش کرتی ہوں اور Bob Rae کی جانب سے جنہیں آج شام ہمارے درمیان موجود نہ ہونے پر افسوس تھا اور پھر یقیناً ہمارے Newark West کے تمام منتخب ہونے والوں کی جانب سے جن میں سے بعض شاید یہاں موجود ہیں اور جو یہاں موجود نہیں وہ بڑے غور سے اور اس تقریب میں شامل ہونے کی خواہش سے یہ تقریب دیکھ رہے ہوں گے مَیں اب اس یادگاری تختی کی تحریر پڑھتی ہوں جو کہ مجھے امید ہے کہ اس انتہائی اہم تقریب کے لئے یادگار رہے گی۔

یادگاری تختی کے الفاظ

احمدی جماعت کے میرے عزیز دوستوں کے نام

مَیں احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کو اپنے امام عزت مآب کی موجودگی میں یہاں اس خوبصورت کمپلیکس یعنی ایوان طاہر کے باقاعدہ افتتاح کے لئے اکٹھے ہونے پر اپنی جانب سے مبارکباد پیش کرنے پر انتہائی عزت وخوشی محسوس کررہا ہوں۔ بہت سالوں سے آپ ایک بہتر مستقبل کے لئے بڑے خلوص سے اعلیٰ اخلاق، انصاف اور امن پر مبنی نیک کام بجالا رہے ہیں۔ مَیں خاص طور پر احمدیہ جماعت کی اس نمایاں خوبی پر تعاون کرکے انتہائی خوشی محسوس کرتا ہوں۔

ہم نے نہ صرف اس مقصد کے حصول کے لئے بلکہ تمام دیگر جماعتی مقاصد میں بھی ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ تمام افراد جو ایوان طاہر کی تعمیر میں شامل تھے تعریف اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب اور ہمارے شہر اور ملک کے لئے اپنے پُرعزم ہونے اور جماعتی ترقی کے لئے کی جانے والی کوششوں کی ایک اور متاثر کن مثال قائم کی ہے۔ اللہ کرے کہ آنے والے سالوں میں امن اور روحانی بصیرت آپ کو ایسی راہ فراہم کرے جہاں آپ کو ایسے مواقع میسر آئیں کہ آپ ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاسکیں اور میں اس دیرپا دوستی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

❁......بعد میں لبرل پارٹی کے راہنما **Hon. Bob Rae** بھی ایک سفر سے واپسی کے بعد سیدھا اس تقریب میں شمولیت کے لئے آگئے تھے اور تقریب کے آخر میں اپنا ایڈریس پیش کیا تھا۔

❁......اس کے بعد **Dr. Kirsty Duncan** **ممبر آف پارلیمنٹ** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

عزت مآب، معزز مہمانان کرام، بھائیو، بہنو اور میری فیملی السلام علیکم۔ آج رات یہاں اس عظیم الشان سہولت جو کہ ہمارے معاشرے اور کینیڈا کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہے کے افتتاحی جشن میں شرکت کرنا یقیناً میرے لئے بڑے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم صحت مند طرز زندگی، جسمانی ورزش، اچھی غذا کو فروغ دے سکتے ہیں اور یہاں مستقبل کے کھلاڑی پیدا کرسکتے ہیں جو ممکن ہے کہ اگلے اولمپکس میں شرکت کریں۔ سابق کوچ ہونے کے ناطے اگر مَیں اس جگہ عاجزانہ خدمت کرسکوں تو مجھے ایسا کرکے بہت خوشی ہوگی۔ مَیں آپ کی دوستی کے اس تحفہ پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہم جب بھی یہاں آتے ہیں، معاشرے کے لئے اور کینیڈا کے لئے آپ کے کاموں کو دیکھ کر ہمیشہ ہی متاثر ہوتے ہیں اور مَیں آپ کو شکریہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے Weekend پر مجھے اپنے جلسہ پر بلایا تاکہ میں عزت مآب حضور انور کے الفاظ سن سکوں اور آپ کے الفاظ سے متاثر ہوسکوں۔ اس لئے میرے بھائیو، بہنو اور میرے فیملی آپ سب کا میری طرف سے دلی شکریہ اور بہت مبارکباد قبول ہو۔ شکریہ۔

❁......پھر **Linda, Jeffrey MPP** وزیر برائے قدرتی وسائل نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

السلام علیکم!

Ontario حکومت کی جانب سے، مَیں اس اہم ہال کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر شریک تمام افراد کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں یہاں اپنے دوست اور آپ کے امیر ملک لال خان کے ساتھ موجود ہوں۔ یہ میرے لئے بہت اہم ہفتہ تھا۔ اس Weekend مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں نے انٹرنیشنل سنٹر میں عزت مآب حضور انور کا خطاب سنا اور بہت متاثر ہوئی۔ میرے ساتھی Greg Sorbara بھی آج شام اس تقریب میں شریک ہونے کے خواہشمند تھے لیکن انہوں نے اپنا پیغام بھجوایا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ معذرت خواہ ہیں اس شام آپ سے نہیں مل سکے اور یہ کہ وہ چاہتے تھے کہ اس عظیم کامیابی کی خوشی عزت مآب حضور انور اور تمام جماعت کے ساتھ مل کر منائیں۔ اس نے کہا کہ یہ کامیابی آپ کی اس طویل کوششوں کا نتیجہ ہے جو کہ آپ نے سالہا سال سے Vaughan میں حاصل کی ہے یعنی پہلے یہاں مسجد قائم کرکے اور پھر دیگر متفرق سانجھی سکیموں کو مکمل کرکے جن میں لوکل ہسپتال بھی شامل ہے۔ وہ آپ کی دوستی اور معاونت پر بہت خوش ہیں۔ لہٰذا اس نئے کمپلیکس کے افتتاح کے موقع پر اپنی حکومت کی جانب سے میرا یہاں موجود ہونا میرے لئے باعث فخر ہے۔ مَیں نے یہ عمارت ایک ماہ پہلے دیکھی تھی اور مجھے یاد ہے کہ میں اسے دیکھ کر کتنا متاثر ہوئی تھی۔ یہ ہال نوجوان خواتین اور بچوں سے پُر تھا اور وہ باسکٹ بال اور فٹبال کھیل رہے تھے جس سے مجھے اس سہولت کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ یہ بہت دلچسپ اور متاثر کن منظر تھا۔ یقیناً یہ جگہ ہر عمر کے افراد کے لئے ہے جہاں وہ ورزش کرسکتے ہیں، عبادت کرسکتے ہیں، ایک دوسرے سے بات چیت اور رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ کثیر المقاصد کمپلیکس ہمارے صوبوں میں جماعت احمدیہ کی معاشی، سماجی اور سیاسی خدمات کی ایک اور روشن مثال ہے۔ ایسے مناظر جن سے کینیڈا کے مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا اظہار ہوتا ہے، یہ ہال ان مناظر میں ایک حسین اضافہ ہے اور یہ اس بات کی علامت بھی ہے کہ کس طرح یہ جماعت ایسے تعلقات مضبوط کررہی ہے جو ہم سب کی وحدت کا ذریعہ ہیں۔ اس طرح آپ کی شراکت نہ صرف احمدیہ جماعت کو مضبوط کررہی ہے بلکہ اس سے اونٹاریو بھی زیادہ مضبوط ہو رہا ہے۔ اونٹاریو ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہم مذہب کا سن کر خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی اونٹاریو اور ہماری مختلف جماعتوں کے لئے آپ کی پُرعزم کوششوں کا شکریہ۔ اپنے بچوں میں یہ عزم اور جذبہ پیدا کرکے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور معاشرتی خدمت کریں، آپ نے اونٹاریو کو مزید مضبوط کردیا ہے کہ وہ ایسے مراکز بنائیں جن سے مزید نوکریوں کے مواقع پیدا ہوں اور دوسروں کے لئے ایک اچھی زندگی فراہم ہو اور اپنے منتخب کردہ میدان میں ترقی کریں اور اونٹاریو کو تعلیم اور مہارت مہیا کریں۔ ہسپتال کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے، خون کے عطیات کی مہمات اور یوم کینیڈا کی تقریبات میں حصہ لینے سے آپ کے اچھے کاموں اور قیادت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے اونٹاریو کے باہر بھی ایسے ہی اچھے کام کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کمپلیکس آپ کو مزید اچھے کاموں میں بڑھانے والا ہوگا۔ مَیں Premier III کی طرف سے ایک سرٹیفیکیٹ لے کر آئی ہوں اس کی چند سطریں پڑھ دیتی ہوں۔

Premier III کے سرٹیفیکیٹ کی عبارت

آج ہم احمدیہ جماعت کے ایک مرکز اور ایسے جمع ہونے کی جگہ کے افتتاح کا جشن منا رہے ہیں کہ جس کی کافی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ اس مرکز کی تعمیر سے آپ کے مضبوط ایمان کا اظہار ہوتا ہے اور مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اس موقع میں شریک ہوں کیونکہ اس علاقہ میں آپ کی فیملیز اور جماعتیں قیام پذیر ہیں جو کہ آپ کی روحانی مضبوطی کا باعث بنیں گی۔ میری خواہش ہے کہ احمدیہ جماعت ترقی کرے اور یہ کہ آپ لوگ اپنے دین سے اور ایک دوسرے سے مضبوطی اور فیضان حاصل

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر215

مکرم محمد فیتحی صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم محمد فیتحی صاحب کے جماعت سے تعارف کے بعد ان کے جماعت کی صداقت کے بارہ میں مطمئن ہونے تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں مزید کچھ امور کا ذکر کیا جائے گا۔

تبلیغ احمدیت اور لوگوں کا ردّ عمل

مکرم محمد فیتحی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

خود مطمئن ہو کر میں جماعت کے چینل اور اس کی ویب سائٹ کا پتہ بتا بتا کر اور صداقت احمدیت کے دلائل دے کر لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے لگا۔لیکن مجھے حیرت ہوتی تھی کہ ہر آدمی ہی انکار کرتا اور بات سننے کے قریب بھی نہ ہوتا تھا۔ایک دوست کو مَیں نے جماعت کے بارہ میں ایک مضمون دیا وہ جماعت کے خلاف اس قدر مولویوں کے بھرّے میں آیا ہوا تھا کہ نہ صرف اس نے یہ مضمون پڑھنے سے انکار کر دیا بلکہ اسے ہاتھ لگانے سے بھی یوں گریز کیا جیسے اس میں آگ بھری ہو۔ایک اور دوست کو جب مَیں نے جماعت کی ویب سائٹ کا ایڈریس دیا تو اس نے پہلے پہل تو ویب سائٹ کا مطالعہ کیا لیکن بعد میں مختلف لوگوں سے جماعت کے خلاف باتیں سن کر ایک دن مجھے کہنے لگا کہ مَیں نے مختلف اسلامی وغیر اسلامی فرقوں کے بارہ میں بہت تحقیق کی ہے۔لیکن یہ فرقہ یعنی جماعت احمدیہ ہر لحاظ سے متروک اور سب سے زیادہ ضلالت کا شکار ہے۔مَیں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو وہ مولویوں کے اعتراضات دہرانے لگا۔ان جیسے کتنے ہی اعتراضات کے جوابات کا مَیں جماعت کی عربی ویب سائٹ سے مطالعہ کر چکا تھا اور مجھے یقین تھا کہ یہ بھی محض جھوٹ اور افتراء اور دجل کا مجموعہ ہیں۔لیکن وہ شخص کچھ سننے اور پڑھنے سے ہی انکاری تھا لہذا اس سے مزید بات نہ ہو سکی۔

تبصرہ

[دراصل مولویوں نے محض جھوٹے پروپیگنڈے سے عامۃ الناس کے کانوں میں زہر بھر دیا ہے۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مخالفین کی مخالفت بھی ہمارے لئے فائدہ مند ہے، لہذا مخالف مولویوں کا یہ معاندانہ فعل بھی جماعت کے لئے اس طرح فائدہ مند ثابت ہوتا ہے کہ ایک تو ان کے ذریعہ ان لوگوں کو بھی جماعت کے بارہ میں کم از کم پتہ چل جاتا ہے جن کو ابھی جماعت کی تبلیغ نہیں پہنچی۔یہ درست ہے کہ اس ذریعہ سے انہیں جماعت کی منفی صورت ہی دکھائی جاتی ہے۔لیکن جب کبھی انہیں جماعت کے موقف کا پتہ چلتا ہے تو جھوٹ اور افتراء کا زہر یکسر زائل ہو جاتا ہے۔

دوسرے یوں کہ وہ لوگ جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے وہ خود ہی جماعت سے دور ہو جاتے ہیں۔ایسا اس لئے ہے کہ تا یہ جماعت پاکوں کی جماعت بنے نہ کہ اس میں ہر ایرا غیرا اور برے اعمال والا بھی داخل ہو جائے اور جماعت کو بدنام کرنے والا ٹھہرے۔]

مولوی نے بیعت پر مجبور کر دیا!!

مکرم محمد فیتحی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

اسی ذیل میں ایک مولوی کے جھوٹ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔اس مولوی کے لاکھوں پیروکار ہیں، یہ جماعت کا اس قدر شدید مخالف ہے کہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیتا تو ساتھ نہایت گندی گالیاں اور بیہودہ القاب دہراتا۔اس مولوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ایک چینل پر کہا کہ گویا آپؑ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی طرح کھاتا پیتا، نمازیں پڑھتا اور روزہ رکھتا ہے نیز نعوذ باللہ نعوذ باللہ جماع بھی کرتا ہے۔میں نے اس کا دیا ہوا حوالہ تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے کہیں نہ مل سکا۔تلاش بسیار کے بعد اس کے آخری حصہ اعتراض کے بیہودہ الفاظ تو کہیں نہ ملے تاہم باقی حصہ میں سے جو کچھ ملا اس کو پڑھ کر احساس ہوا کہ نہایت مکاری سے غلط اعتراضات بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔قرآن کریم میں آیا ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ: يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ یہود یہ کہنا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔نہ ہی اللہ تعالیٰ کے جواب: بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ جکڑے نہیں بلکہ کھلے ہیں۔ بلکہ آیت کے اگلے حصہ میں اس کے صحیح معنی کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ: يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ، یعنی یہاں ہاتھ کے جکڑے ہونے یا کھلے ہونے سے مراد خرچ کرنا یا اس سے رکنا ہے۔یہی حال ان عبارتوں کا ہے جن کے ظاہری الفاظ پر نا سمجھی کی بنا پر مولوی نے اعتراض کیا۔

مولوی کے اعتراضات کے بارہ میں حقیقت جاننے کے بعد مَیں نے کہا کہ میرے لئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ مولوی جھوٹا ہے نیز یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں پھر بیعت کرنے میں تاخیر کا میرے پاس تو کوئی جواز نہیں ہے۔لہذا اگست 2009ء کے شروع میں مَیں نے اپنی اہلیہ اور بچوں سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کا خط لکھ دیا۔جس کا جواب مجھے 28/اگست کو ہی مل گیا۔

مَیں احمدی تو ہو گیا لیکن امریکی ریاست ''انڈیانا'' میں مجھے کسی احمدی کا علم نہ تھا۔ پھر ایک روز مَیں نے واشنگٹن میں جماعت کے مرکز کا نمبر تلاش کیا جس پر فون کرنے کے بعد میرا ''انڈیانا'' میں افراد جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطہ ہو گیا۔الحمدللہ۔

تبصرہ

[مکرم محمد فیتحی صاحب نے مولوی کے جن اعتراضات کا ذکر کیا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کی عبارتیں ہیں۔ ان پر اعتراض کرنے والے مخالفین جماعت کی دو قسمیں ہیں۔ان میں سے ایک قسم کے بارہ میں ہم حسن ظن کے طور پر کہتے ہیں کہ انہوں نے خود ان عبارتوں کو پڑھ کر اعتراض کیا ہوگا۔لیکن ہمارا یہ حسن ظن زیادہ دیر قائم نہیں رہتا جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں سے یہ الہامات لئے گئے ہیں وہیں حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی وضاحت فرما دی ہے۔پھر کس قدر ظلم کی بات ہے کہ آدھی بات کاٹ کر محض شرارت کی خاطر ایسے اعتراضات بنائے جائیں؟!

دوسری قسم ان معترضین کی وہ ہے جنہوں نے یہ الفاظ اپنے سے پہلے مولویوں سے سنے ہیں اور پھر سنی سنائی بات کو نہایت تحدّی کے ساتھ دہراتے چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کبھی یہ تکلیف گوارا نہیں کی کہ ہم ایک شخص کو محض سنے سنائے امور کی بنا پر کافر کہتے چلے جا رہے ہیں کبھی اس شخص کی کتب میں سے بھی ان امور کے بارہ میں تحقیق کر لیں اور کم از کم یہ ہی دیکھ لیں کہ کیا واقعی ایسے امور وہاں پر مذکور بھی ہیں یا نہیں۔نہ جانے خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا کیا جواب ہوگا؟

یہ دونوں قسم کے معترضین زیر الزام ہیں۔پہلے فریق نے ان الہامات کی وضاحتوں سے جان بوجھ کر اعراض کر کے اعتراض بنانے کی کوشش کی جبکہ دوسرے فریق نے اندھی تقلید کرتے ہوئے اپنے جھوٹے پیشواؤں کی پیروی کرتے ہوئے ایک سچے کا انکار کر دیا اور اس پر گند اچھالنے کی جسارت کی ہے۔

دیکھنا یہ چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا کیا جواب دیا ہے؟

پہلی عبارت ہے أُخْطِئُ وَأُصِيْبُ۔اس کا ترجمہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ: مَیں اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔پھر اس پر حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔یعنی مَیں جو چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔اور کبھی مرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبض رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اِسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہو جاتا ہے۔اس کے یہ معنے ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 106 حاشیہ)

دوسری عبارت ہے: أُفْطِرُ وَأَصُوْمُ۔یعنی مَیں افطار کروں گا اور روزہ رکھوں گا۔

حقیقۃ الوحی میں ہی یہ الہام لکھنے کے بعد حضور علیہ السلام نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ: ''ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔پس یہ صرف ایک استعارہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مہلت دُوں گا۔اُس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھ لیتا ہے اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے۔اور اس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں۔جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ مَیں بیمار تھا، مَیں بھوکا تھا۔مَیں ننگا تھا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 107 حاشیہ)

اب جو شخص اس وضاحت کو نہیں پڑھتا اور اس میں دیئے گئے دلائل کو بھی ردّ کرتا ہے اس کا اعتراض تو پھر احادیث میں مذکور ان امور پر بھی پڑتا ہے جن کا ان حوالوں میں ذکر موجود ہے۔

جہاں تک ان اعتراضات کے آخری حصہ کا تعلق ہے جس کا یہاں دہرانا بھی مشکل ہے تو اس سلسلہ میں بعض معترضین حضور علیہ السلام کے الہام: ''أَنْتَ مِنْ مَّاءِ نَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ'' کا بھی ذکر کرتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے پانی سے ہو جبکہ وہ یعنی تمہارے دشمن بزدلی کے مادہ سے ہیں۔گو انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بھی حاشیہ میں وضاحت کی ہے کہ یہاں پانی سے کیا مراد ہے لیکن مخالفین کا جس طرح کا ذہن ہوگا ویسی ہی گندی سوچیں پیدا ہوں گی۔

اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2012ء کے اختتامی خطاب میں نہایت عارفانہ اور پر معارف مضمون بیان فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مادی طور پر اگر زمین پر بارش نہ ہو تو وہ بنجر ہو جاتی ہے اور پھر آسمان سے پانی برستا ہے تو روئیدگی نکلتی ہے اور طرح طرح کی فصلیں اگتی ہیں۔اسی طرح روحانی قحط کی حالت میں خدا تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے کلام کی صورت میں آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے جس سے روحانی طور پر مردے نئی زندگی پاتے ہیں۔ اسی کی طرف اس الہام میں اشارہ ہے کہ أَنْتَ مِنْ مَّاءِ نَا۔ یعنی تو ہمارے اس آسمانی پانی سے ہے۔تیرا تعلق ہمارے ساتھ ہے اور تو ہماری وحی کے ذریعہ وہ ہدایات لے کر آیا ہے جس سے احیائے دین کا کام ہوگا۔

کیا ان وضاحتوں کے بعد بھی ان الہامات پر اعتراضات کرنے کی کسی عاقل کے نزدیک کوئی گنجائش رہ جاتی ہے؟!(ندیم)]

سیرتِ خیر خواہاں

مکرم محمد فیتحی صاحب لکھتے ہیں: بیعت کے بعد ایک دن عصر کے بعد مجھے میرے ایک دوست کا فون آیا۔اس نے کہا کہ وہ ایک اور شخص کے ساتھ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔دوسرے شخص کے بارہ میں میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ ہم آپ کے دروازہ پر ہیں۔ جب مَیں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ امام مسجد مولوی صاحب میرے سامنے کھڑے ہیں۔مَیں نے انہیں اچھے طریق پر خوش آمدید کہتے ہوئے بٹھایا۔بیٹھتے ہی امام صاحب نے مجھے کہا کہ تمہارا یہ دوست تم سے بہت محبت کرتا ہے اور اسے تمہارے احمدی ہونے کا بہت صدمہ ہے۔ یوں اس نے مختلف امور کے بارہ میں میرے ساتھ بحث شروع کر دی۔مَیں نے کہا کہ ایک ایک مسئلہ پر ہم بات کرتے ہیں۔ پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے مسئلہ کا جائزہ لیتے ہیں۔جب وہ اس بارہ میں اپنے تمام دلائل دے چکے اور میری گزارشات کا ان کے پاس کوئی جواب نہ رہا تو خود ہی کہنے لگے کہ چلیں اس کو چھوڑ کر ہم دوسرے مسئلہ کے بارہ میں بات کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری میں سب احادیث صحیح نہیں ہیں۔مَیں نے عرض کیا کہ مجھے اس بارہ میں زیادہ تو علم نہیں ہے تاہم صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہو گیا تھا۔اگر یہ صحیح ہے تو یہ قرآن کریم کی آیات کے مخالف ہے۔ اور مَیں تو ایسی کوئی روایت کبھی بھی قبول نہیں کر سکتا جو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے خلاف ہو بلکہ وہ قرآنی آیات کے بھی خلاف ہو، ایسی روایت خواہ صحیح بخاری میں آئے یا کسی اور صحیح میں۔اس پر فوراً انہوں نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا کہ اس معاملہ میں بھی ہمارا اختلاف ہو گیا ہے لہذا ہم تیسرے مسئلہ پر بحث کرتے ہیں اور وہ ہے مسئلہ ختم نبوت۔اس کے بارہ میں بولو تم کیا کہتے ہو۔ مَیں نے کہا کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے اور اب نبوت

باقی صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر24

متی باب14

✿......اس باب کی آیت 1 تا 12 میں حضرت یوحنا کے شہید کئے جانے کا ذکر ہے، لکھا ہے:۔

’اس وقت چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیس نے یسوع کی شہرت سنی۔ اور اپنے خادموں سے کہا کہ یہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے۔ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے اس لئے اس سے یہ معجزے ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے یوحنا کو پکڑ کر باندھا اور قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ کیونکہ یوحنا نے اس سے کہا تھا کہ اس کا رکھنا تجھے روا نہیں۔ اور وہ ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔ لیکن جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی تو ہیرودیاس کی بیٹی نے محفل میں ناچ کر ہیرودیس کو خوش کیا۔ اس پر اس نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگے گی تجھے دوں گا۔ اس نے اپنی ماں کے سکھانے سے کہا مجھے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر تھال میں یہیں منگوا دے۔ بادشاہ غمگین ہوا مگر اپنی قسموں اور مہمانوں کے سبب سے اس نے حکم دیا کہ دے دیا جائے۔ اور آدمی بھیج کر قید خانہ میں یوحنا کا سر کٹوا دیا۔ اور اس کا سر تھال میں لایا گیا اور لڑکی کو دیا گیا اور وہ اسے اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ اور اس کے شاگردوں نے آ کر لاش اٹھالی اور اسے دفن کر دیا اور جا کر یسوع کو خبر دی‘۔

(متی باب 14 آیت1 تا12)

یہ بیان مرقس کے باب 6 اور لوقا کے باب 9 میں بھی ہے۔

✿......جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان اناجیل میں ہر چھوٹی بڑی بات میں اختلاف ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کی تفصیلات میں بھی اختلاف ہے۔ متی میں لکھا ہے کہ ہیرودیس حضرت یوحنا کو ہر چند قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔ مگر مرقس میں لکھا ہے ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا مگر سنتا خوشی سے تھا۔ لوقا میں صرف یہ ذکر ہے کہ ہیرودیس نے کہا یوحنا کا تو میں نے سر کٹوا دیا۔ متی میں لکھا ہے اس وقت چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیس نے یسوع کی شہرت سنی اور اپنے خادموں سے کہا یہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے اس لئے اس سے معجزے ظاہر ہوتے ہیں اس کے بالمقابل لوقا میں لکھا ہے اور وہ چوتھائی ملک کا حاکم ہیرودیس سب احوال سن کر گھبرا گیا۔ اس لئے کہ بعض کہتے تھے کہ یوحنا مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور بعض یہ کہ ایلیا ظاہر ہوا ہے اور بعض یہ کہ قدیم نبیوں میں سے کوئی جی اٹھا ہے مگر ہیرودیس نے کہا کہ یوحنا کا تو میں نے سر کٹوا دیا اب یہ کون ہے جس کی بابت ایسی باتیں سنتا ہوں۔ (لوقا باب9 آیت7 تا9)

شاید کوئی کہنے والا کہے کہ یہ اختلاف تو ہے مگر معمولی۔ بے شک انسان ضعیف البنیان کے کام میں اس قسم کے چھوٹے چھوٹے اختلاف راہ پا جاتے ہیں مگر چرچ کے نزدیک یہ تینوں کتابیں انسان کا کلام نہیں خدا کا کلام ہیں اور خدا کے کلام میں چھوٹے اختلافات کا بھی تصور نہیں کیا جا سکتا۔

✿......اس باب کی آیت 13 تا 21 میں یسوع کے ایک معجزہ کا ذکر ہے جس میں وہ بالکل تھوڑے سے کھانے سے 5 ہزار آدمیوں کو سیر کر دیتے ہیں۔

معجزات کے بارہ میں اصولی بحث شروع میں گزر چکی ہے اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں، انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر اس معجزہ کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

The Talmud contains a Jewish miracle story of a similar nature.

✿...... اس باب کی آیت 22 تا 33 میں یسوع کے ایک معجزہ کا ذکر ہے جس میں وہ سمندر پر چلتے ہیں۔

اللہ جانتا ہے کہ اس کی کیا حقیقت ہے مگر یہ بات اس بیان سے واضح ہو جاتی ہے کہ یہ معجزہ یسوع کی الوہیت کا ثبوت نہیں۔ کیونکہ یسوع کے بلانے پر پطرس بھی سمندر پر چلنے لگا جیسا کہ آیت 29 میں لکھا ہے۔ ہاں جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور ڈوبنے لگا۔ اب ظاہر ہے کہ محض سمندر پر چلنا نہ ثبوت الوہیت ہے نہ ثبوت صداقت۔ کیونکہ یہ معجزہ اس وقت تک پطرس سے بھی ظہور پذیر ہوا جب تک کہ وہ ڈر نہیں گیا۔ اس کے ڈرنے کی وجہ سے یہ معجزہ ختم ہو گیا۔

متی میں سمندر پر چلنے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد ذکر ہے کہ جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی اور جو کشتی پر سوار تھے انہوں نے اسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تو خدا کا بیٹا ہے۔

مگر مرقس میں سمندر پر چلنے کے واقعہ کے بعد یہ الفاظ ہیں: ’پھر وہ کشتی پر ان کے پاس آیا اور ہوا تھم گئی اور وہ اپنے دل میں نہایت حیران ہوئے اس لئے کہ وہ روٹیوں کے بارہ میں نہ سمجھے تھے بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے‘۔

اور یوحنا کی انجیل میں سمندر پر چلنے کے واقعہ کے بعد یہ الفاظ ہیں:۔ تو انہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے مگر اس نے کہا میں ہوں ڈرو مت پس وہ اسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔

فرمایئے مفسرین بائبل! کہ متی کا انجیل نویس کہتا ہے کہ انہوں نے یسوع کو سجدہ کیا اور کہا تو خدا کا بیٹا ہے۔ مرقس میں ہے کہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور یوحنا میں ہے کہ وہ یسوع کی کشتی میں چڑھا لینے پر راضی ہوئے۔ کیا ان تینوں اناجیل کے اس اختلاف کے باوجود آپ تینوں کو خدا کا کلام قرار دیں گے۔

✿......متی باب 13 کی آیت 36 میں لکھا ہے:

’اور وہ اس کی منت کرنے لگے کہ اس کی پوشاک کا کنارہ ہی چھولیں اور جتنوں نے چھوا وہ اچھے ہو گئے‘۔

اس بیان میں حضرت مسیح کی ایسی پوشاک کا ذکر ہے جس کی جھالر تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موسوی شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کرتے تھے کیونکہ تورات میں لکھا ہے:

’تُو اپنے اوڑھنے کی چادر کے چاروں کناروں پر جھالر لگایا کرنا‘۔(استثناء باب 22 آیت12)

’خداوند نے موسیٰ سے کہا بنی اسرائیل سے کہہ کہ وہ نسل در نسل اپنے پیراہنوں کے کنارہ پر جھالر لگائیں۔

(گنتی باب 15 آیت38)

انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The fringe of his garment marked Jesus as a devout Jew.

متی باب15

✿......اس باب میں پہلا بیان جو آیت بیس (20) تک ہے ایک اعتراض اور اس کے جواب پر مشتمل ہے۔ فریسی فرقے کے لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ یسوع کے شاگرد ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھا لیتے ہیں اور یہ بزرگوں کی روایت کے خلاف ہے۔ اس ضمن میں پہلے تو یہ بات مدنظر رکھی جائے کہ یہ اعتراض ہرگز نہیں ہے کہ یسوع کے شاگرد موسوی شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یسوع نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا کہ تم لوگ ہم پر یہ اعتراض کرتے ہو کہ ہم بزرگوں کی روایت پر عمل نہیں کرتے اور تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ تم لوگ اپنی روایات کی بنا پر خدا کے حکم کو ٹال دیتے ہو۔

اس سوال جواب سے یہ بات واضح ہے کہ یسوع اور اس کے شاگرد خدا کے احکامات اور دوسری شریعت پر پوری طرح عمل کرتے تھے اور ان کے دشمن فریسی جب اس پہلو سے پوری کوشش کے باوجود اعتراض کی گنجائش نہ نکال سکے تو انہوں نے مذکورہ بالا اعتراض کیا۔

اگر جب کہ آج مسیحی دنیا کے تمام چرچ یا تمام بڑے بڑے چرچ موسوی شریعت پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے بلکہ پولوس کے نقطہ نظر کے مطابق یہ خیال کرتے ہیں کہ موسوی شریعت کی یسوع کے بعد کوئی ضرورت نہیں تو یسوع کو اس اعتراض کے جواب میں یہ کہنا چاہئے تھا کہ میرے ذریعہ یہودی شریعت ہی منسوخ ہو چکی ہے تو یہودی شریعت پر جو روایات بزرگوں نے اضافہ کی ہیں ان کی کیا حیثیت ہے۔ یاد رہے کہ یہودی بزرگوں اور فقیہوں بالخصوص فریسی فرقہ کے لوگوں نے یہودی شریعت پر بہت سے اضافے کر لئے تھے اور تقریباً ان کو شریعت کے برابر مقام دے رکھا تھا۔ حضرت مسیح نے ہرگز اصل موسوی شریعت کو منسوخ نہیں کیا جیسا کہ پہاڑی وعظ میں انہوں نے وضاحت سے کہا اور وہ موسوی شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے حکموں کو واجب العمل سمجھتے تھے اور ان پر عمل کرتے تھے اور اپنے شاگردوں سے عمل کراتے تھے۔ البتہ وہ انسانوں کی بنائی ہوئی فقہ کو واجب العمل نہیں سمجھتے تھے۔

پادری ڈم میلو صاحب اس حصہ کی آیت10 تا 20 سے یہ استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یسوع نے تمام Ceremonial Law کو غیر واجب العمل قرار دے دیا۔ حالانکہ اس حصہ میں اشارہ بھی نہیں کہ یسوع نے شریعت کو غیر واجب العمل قرار دیا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو کیا یسوع اپنی زندگی کے آخری دن تک شریعت پر عمل نہیں کرتے رہے؟ پادری صاحب ایک عجیب بات لکھتے ہیں:۔

At the time our lords of argument was probably as distasteful to his own disciples as to the Pharisees.

گویا پادری صاحب کے نزدیک یسوع کے 12 شاگرد جن میں پطرس بھی تھے جن پر یسوع نے اپنے کلیسیا کی بنیاد رکھی تھی۔ یسوع کی تعلیم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے مگر بعد کے عیسائیوں کو اور پولوس جو یسوع کے شاگردوں میں سے نہیں تھا یسوع کی صحیح تعلیم کی سمجھ آ گئی۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ لمبے عرصہ کے بعد پطرس کو بھی صحیح سبق مل گیا جیسا کہ اعمال کی کتاب باب 10 آیت 4 سے معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ پادری صاحب خوب جانتے ہیں کہ اعمال کی کتاب پطرس کے ایک دشمن اور مخالف پولوس کے ایک شاگرد کی لکھی ہوئی ہے جس نے قطعاً پطرس کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔ پولوس نے پطرس کے متعلق جس کے بارہ میں یسوع نے کہا کہ مَیں اپنے کلیسیاء کی بنیاد اس پر رکھوں گا، یہ کہا:

’ لیکن جب کیفا انطاکیہ میں آیا تو مَیں نے رُوبرو ہو کر اس کی مخالفت کی کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھا۔ اس لئے کہ یعقوب کی طرف سے چند شخصوں کے آنے سے پہلے تو وہ غیر قوم والوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا مگر جب وہ آ گئے تو مختونوں سے ڈر کر باز رہا اور کنارہ کیا‘۔

(گلتیوں باب2 آیت11-12)

پادری صاحب آپ خوب جانتے ہیں کہ پولوس کی دشمنی پطرس سے اس قدر بڑھ گئی تھی کہ پولوس نے پطرس پر ایک مسیحی لڑکی لئے پھرنے کا الزام بھی لگایا تھا۔

(1 کرنتھیوں باب 9 آیت5)

پادری صاحب کا یہ استنباط جو انہوں نے اس باب کی آیت10 تا 20 سے کیا ہے کہ یسوع نے شریعت کو غیر واجب العمل قرار دیا ہے سراسر غلط ہے کیونکہ ان آیات میں یسوع نے شریعت کو غیر واجب العمل قرار نہیں دیا بلکہ شریعت پر فریسی فقہاء نے جو زائد اضافے کئے تھے ان کو غیر واجب العمل قرار دیا ہے۔ اور پادری صاحب نے جو اس بیان میں مرقس کے ایک فقرہ سے اپنے حق میں استدلال کرنے کی کوشش کی ہے وہ سراسر غلط ہے کیونکہ وہ فقرہ یسوع کا نہیں بلکہ یسوع کے بعد کسی نے جس کا نام بھی معلوم نہیں، لکھا ہے۔ اور وہ فقرہ یہ ہے:

’یہ کہہ کر اس نے تمام کھانے کی چیزوں کو پاک ٹھہرایا‘۔ (مرقس باب 7 آیت19)

اور نہ ہی اس فقرہ سے جو ہرگز یسوع کا نہیں وہ استدلال ہوتا ہے جو شریعت کی منسوخی کے حق میں پادری صاحب کرنا چاہتے ہیں۔

پادری صاحب خود اقرار کرتے ہیں کہ اس فقرہ کا کہنے والا معیّن نہیں کیا جا سکتا۔ لکھتے ہیں:

In the second gospel there is note due either to peter or to his secretary Mark, which correctly glosses our lords words; this he said making all meats clean.

فرمایئے پادری صاحب! کیا آپ اتنے اہم عقیدہ کی بنیاد جس پر انسان کی نجات مبنی ہے ایک ایسے فقرہ پر رکھتے ہیں جس کے متعلق آپ جانتے ہی نہیں کہ کس نے کہا کہ غیر قوموں سے رابطہ رکھے۔ اور جہاں تک مرقس کا تعلق ہے اس کی اپنی انجیل کا یہ عالم ہے کہ اس کے آخر میں جہاں یسوع کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے تین الگ الگ ورشن ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا درست ہے۔ اب آپ اس کے ایک فقرہ پر اپنے بنیادی عقیدہ کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ فقرہ Geniune ہے تب بھی اس سے آپ کا مؤقف درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس فقرہ کا تو ایک حد تک وہی مفہوم ہے جو قرآن شریف کی اس آیت میں ہے:۔

لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (المائدہ آیت 94)

کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو کھانا وہ کھاتے ہیں بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں۔ مذکورہ بالا فقرہ کا تو صرف اتنا مطلب ہے کہ گناہ نہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جو جماعت احمدیہ پر ہو رہی ہے یہ ہمیں یہ حوصلہ دلاتی ہے، تسلی دلاتی ہے کہ ہم من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کے شکرگزار رہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لئے شکرگزاری کا حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ مَیں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکرگزار رہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد پر شکرگزاری کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بعض کمیوں کو دور کرنے اور انتظامات کو مزید بہتر بناتے چلے جانے کے لئے اہم نصائح۔

مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب مرحوم اور مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب اور مکرمہ وے مریم کوریاباہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور ملک محمد اعظم صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور دیگر دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14/ستمبر 2012ء بمطابق 14/تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کا دنیا کو بڑا انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ یہاں خلافت کی وجہ سے اس کی مرکزی حیثیت ہے۔ اور پھر جغرافیائی صورت کی وجہ سے دنیا کی اکثریت یہاں کے جلسے کے پروگراموں سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ یوں تو جرمنی اور یورپ کے بعض ممالک بھی وقت کی لائن کے لحاظ سے اس کے قریب ترین ہیں لیکن لندن کے وقت کا اندازہ دنیا کو زیادہ ہے یا آسان سمجھا جاتا ہے کیونکہ ایک لمبا عرصہ انگریزوں نے دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومت بھی کی ہے۔ پھر لندن ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کا آنا بھی آسان ہے۔ اور وہ نسبتاً آسانی سے آ جاتے ہیں۔ اور پھر یہاں کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس آسانی سے آنے کی وجہ سے بین الاقوامی نمائندگی بھی یہاں زیادہ ہوتی ہے۔

بہرحال یوکے کے جلسہ سالانہ کی اہمیت اپنی جگہ واضح ہے اور ہم نے دیکھا کہ گزشتہ دنوں اتوار کو یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے بعد کے خطبہ میں مَیں عموماً دو مضامین کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک تو شکرگزاری کا مضمون ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی ہوتی ہے اور کارکنوں کے لئے بھی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ دوسرے بعض کمیوں اور کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے۔ جن کے بارے میں جلسہ کے دوران پتہ لگتا ہے تاکہ آئندہ کے لئے بہتر صورتحال پیدا ہو سکے اور ان کمزوریوں کو دور کیا جا سکے۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا سوال ہے، اس سال میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر جگہ جماعت کو ایسے مواقع مہیا فرمائے جن سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں اور ایسے طبقے میں جہاں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا مشکل نظر آتا ہے، وہاں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو توفیق ملی۔ اور میرے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے ہم نے دیکھے جن کا ذکر میں دوروں کے دوران اور اس کے بعد کے خطبات میں کر چکا ہوں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا یہ سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا اور محسوس کیا اور ان فضلوں کو حاصل کرنے والے بھی بنے۔ ہر دن اور ہر موقع شکرگزاری کی نئی راہیں ہمیں دکھاتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ شکرگزاری کی ان راہوں پر چلنے والا بنیں۔ ہر انعام وفضل اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کے لئے تائید ونصرت ہمیشہ ہمیں شکرگزاری کی نئی منزلیں دکھانے والا بھی ہو۔ اور ہم اُس شکرگزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید انعاموں اور فضلوں کے وارث بننے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر شکرگزار بنو گے تو اور انعامات ملیں گے۔ فرمایا لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم:8)۔ اللہ تعالیٰ تو نوازتا ہے اور نوازنے کے موقعے عطا فرماتا ہے۔ یہ انسان ہے جو ناشکری کی وجہ سے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس یہ شکرگزاری بھی انسان کو ہی فائدہ دیتی ہے جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، بے احتیاج ہے، نہ ہی اُسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے، نہ ہی کسی انعام کی ضرورت ہے، نہ ہی بندوں کے شکریہ کی ضرورت ہے۔ وہ تمام تر دولتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ پس ایسی ہستی کو ہماری شکرگزاری یا ہمارے شکرگزار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ جب انسانوں پر اپنا فضل نازل فرماتا ہے تو یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ شکرگزار بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر شکرگزار ہو جائیں تو فضل بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں مثلاً حضرت سلیمان کے حوالے سے بھی اس کو اس

طرح بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو دیکھ کر کہا کہ لِيَبْلُوَنِيْ ءَ اَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ۔ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ (النمل:41) تا کہ وہ مجھے آزمائے مَیں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرے وہ اپنی جان کے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً میرا ربّ بے نیاز ہے اور صاحبِ اکرام ہے۔ وہی ہے جو فضل فرمانے والا ہے۔ پس یہ شکرگزاری انعامات لینے اور اعلیٰ خُلق کے اظہار سکھانے کے لئے ہے۔ شکر کرو گے تو اَور انعامات ملیں گے۔ تمہارے اخلاق بہتر ہوں گے۔ لیکن ایک دنیا دار انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوشی اور انعامات کے وقت بھول جاتا ہے۔ پہلے اللہ یاد رہتا ہے اور جب مل جائے تو بھول جاتا ہے۔ بعض دفعہ نفس کہتا ہے کہ یہ سب کامیابی تمہاری محنت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تمہاری اچھی پلاننگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تمہارے کام کرنے والوں کی ٹیم کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا:14) کہ میرے بندوں میں سے بہت کم شکرگزار ہوتے ہیں۔

لیکن حقیقی مومن یقیناً اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتا ہے۔ ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے، ہم تو اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہیں جو خدا تعالیٰ کے شکرگزار ہیں اور ہونا چاہئے۔ ہر فضل پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتے ہیں اور اُس کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افسران سے لے کر عام کارکن تک کئی ایسے مخلص دیکھے ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے اپنی کامیابی کو، کام کی بہتری کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

پس جب تک ہم میں ایسے عبدِ شکور پیدا ہوتے رہیں گے اور ہم عبدِ شکور بنے رہیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستا دیکھتے رہیں گے۔ ہماری زبانیں جب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے الفاظ سے تَر رہیں گی اور ہمارے دل اُس کے فضلوں پر اُس کے حضور سجدہ ریز رہیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

پس ہر کارکن، ہر افسر اور جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ترانے گائے، اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائے۔ جس خلوص سے ہمارے سجدے ہوں گے اور ہم سجدے کرنے والے بنیں گے اور شکرگزار ہوں گے تو اُسی قدر شدت سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ہم پر بارش ہوگی، اُسی تیزی سے ہمارے قدم ترقی کی طرف بڑھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہمیں ادراک ہوگا۔ اُن کا فیض ہم پر جاری ہوگا اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شکر کرنے والے نئے سے نئے نشانات دیکھتے ہیں۔ آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نشانات کا سلسلہ جماعت احمدیہ ہی دیکھ رہی ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جو انسانی کوششیں ہیں اور جو عددی برتری ہمارے مخالفین ہم پر رکھتے ہیں، جو دولت کے ذخائر ہمارے مخالفین کے پاس ہیں، جو مالی وسائل، مادی وسائل اُن کے ہیں۔ جس طرح حکومتیں ہمیں ختم کرنے پر کمربستہ ہیں اور کوششیں کر رہی ہیں، جس طرح اللہ اور رسول کے نام پر بے علم عوام کو ہمارے خلاف بھڑکایا جاتا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں تو یہ انتہا ہوئی ہوئی ہے، گویا کہ اس وقت مخالفینِ احمدیت کوئی بھی دقیقہ احمدیت کو ختم کرنے کا نہیں چھوڑ رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا مسلسل فضل اور نشانات کا سلسلہ نہ ہوتا تو یہ دنیاوی کوششیں کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ یہ کم عقل نہیں سمجھتے کہ اس زمانے میں شکرگزاروں کی یہی ایک جماعت ہے جو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے شکرگزاری کے جذبات سے سجدہ ریز ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید کھینچ لاتی ہے اور جب سجدے سے سر اُٹھا کر ان فضلوں کو دیکھتی ہے تو دوبارہ حمد و شکر کے جذبے سے سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ یہی اُسوہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے کہ اس طرح شکرگزاری کرو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جو نہ ختم ہونے والے خزانوں کا مالک ہے، وہ اپنے انعاموں کو بھی اتارتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ کاش ہمارے مخالفین اس حقیقت کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے انعامات کی جو بارش کی ہے، ان میں سے کس کس کا ذکر کیا جائے۔ کہاں سے وہ زبانیں لائیں جو خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا حق ادا کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فقرہ ہے کہ:

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کے لئے شکرگزاری کا یہ حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ اللہ کرے کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ اہم مضمون ہمارے ذہنوں میں رہے اور ہمارے عمل اس کا اظہار کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ایک سرسری سی نظر بھی ہم ڈالیں تو ہمیں ایک لمبی فہرست شکریہ وصول کرنے کے لئے تیار کھڑی نظر آتی ہے، یا ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم شکریہ ادا کریں۔ کہیں رپورٹس سن کر اور پڑھ کر ہمیں جماعت کے تحت چلنے والے سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی شکرگزاری پر مجبور کرتی ہے۔ کہیں ہمیں ہسپتالوں سے شفا پانے والے غریبوں کے پُرسکون چہرے اور جماعت کے لئے دعائیہ الفاظ شکرگزاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہیں خدمتِ انسانیت کے تحت غریبوں کو پینے کا پانی مہیا ہونے پر غریب بچوں کے چہروں کی خوشی اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتی ہے۔ سات آٹھ سال کے ان بچوں کی خوشی جو اپنے گھروں کے استعمال کے لئے دو تین میل سے پانی لاتے تھے لیکن اب اُن کو اُن کے گھروں کے دروازوں پر پانی مہیا ہو گیا ہے اور اس پر وہ جماعت کا شکرگزار ہوتے ہیں تو پھر جماعت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزار ہوتی ہے۔ جب ہم کہیں جماعتی ترقی کی رپورٹ سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہونے والے مشن ہاؤسز اور مساجد پر اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوتے ہیں۔ کہیں ہم ایمان میں ترقی کے حیرت انگیز واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اُس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کبھی ہم تکمیلِ اشاعتِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہیا کردہ نظام اور اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتے ہیں کہ اس زمانے میں اُس نے جماعت کو کیسی کیسی سہولتیں مہیا فرما دی ہیں جن کا تصور بھی آج سے بیس تیس سال پہلے ممکن نہیں تھا۔ کبھی ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال کوئی نہ کوئی نیا ملک عطا فرما رہا ہے جہاں احمدیت کا پودا لگ رہا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے پورا ہونے کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے مصداق بن رہے ہیں کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کبھی ہم لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے پر سجدہ شکر بجا لا رہے ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو مخالف نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے، لیکن اُنہی میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں جن میں سے قطراتِ محبت ٹپک رہے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے عاشقِ صادق پر بھی درود بھیج رہے ہیں اور کوئی ظلم اور مخالفت اُنہیں حق قبول کر سکنے سے نہیں روک سکی۔

پھر اس سال جلسہ کی حاضری کا خوف تھا کہ شاید گزشتہ سالوں کی نسبت نصف حاضری ہوگی کیونکہ سکول کھل گئے تھے، والدین کی مصروفیت ہو گئی تھی، وہ نہیں آ سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور ہمیں شرمندہ کیا کہ تم جماعت کے افراد کے اخلاص و وفا کو انڈر ایسٹیمیٹ (Under Estimate) کر رہے ہو۔

پس کس کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہم شکر کریں۔ ہر کارکن اور ہر شامل ہونے والا اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا بلکہ بعض تو ہمیں لکھتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بہتر لگا ہے اور ہر لحاظ سے زیادہ بہتر لگا ہے۔

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم عبدِ شکور نہ بنیں۔ اور پھر اس بات پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں کہ عمومی طور پر ہر شاملِ جلسہ صحت کی حالت میں رہا اور خیریت سے اپنے اپنے گھروں کو واپس پہنچا۔ یہ تو چند باتیں میں نے بیان کی ہیں، ان کی تفصیلات میں جاؤں تو کافی وقت چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو فضل ہو رہے ہیں اس کے لئے صفحات کے صفحات بھر سکتے ہیں۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک سلسلہ ہے جو ہمیں شکرگزاری پر مجبور کرتا ہے، ہمیں شکرگزاری کا ادراک عطا کرتا ہے۔ یہ تو شکرگزاری کا وہ مضمون ہے جو انتظامیہ کے لئے بھی ہے، کارکنوں کے لئے بھی ہے اور ہر شاملِ جلسہ کے لئے بھی ہے کہ اگر اُس کا حقیقی عبد اور اُس کا حقیقی بندہ بننا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں۔

جلسہ کے دنوں میں ایک ایسا سلسلہ بھی چلتا ہے جو بندوں کو بندوں کا شکرگزار بنانے والا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اس میں کارکنان اور کارکنات جو جلسہ کے کام کر رہے ہوتے ہیں وہ شامل ہیں۔ جن میں مختلف شعبہ جات کے کارکنان ہیں جو ہمارے مہمانوں کے لئے رہائشی سہولتیں مہیا کرتے ہیں، نہانے دھونے کی سہولت مہیا کرتے ہیں، ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں، کھانے پکانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں، کھانا کھلانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں۔ پھر کھانے کے بعد کی صفائی کا انتظام ہے اُس کی سہولت مہیا کرتے ہیں۔ حفاظت کے انتظام کرتے ہیں۔ اس کے لئے خدام الاحمدیہ ہر وقت مستعد رہتی ہے۔ اس مرتبہ مجھے نئے آنے والے مہمانوں، جن میں غیر از جماعت اور بعض ملکوں کی بڑی شخصیات بھی تھیں، کے علاوہ ہر سال آنے والے بعض مہمانوں نے بھی بتایا کہ عمومی طور پر جلسہ سالانہ کا انتظام گزشتہ

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

سال کی نسبت بہت بہتر تھا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بھی ہیں اور اُن کارکنوں کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے اس کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ کافی بہتری مختلف شعبہ جات میں اس سال آئی ہے۔

پس یہی چیز ہے جو ہمارا خاص نشان ہونی چاہئے کہ ہمارے انتظام میں ہر سال بہتری ہو۔ انسانی کاموں میں کبھی یہ ضمانت نہیں دی جاسکتی کہ اس میں سو فیصد پرفیکشن (Perfection) آ جائے گی، درستگی آ جائے گی، سو فیصد بہترین ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی انسان بھی سو فیصد کامل نہیں ہوسکتا سوائے ایک انسان کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو انسانِ کامل ہو۔ لیکن آپؐ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دینی معاملات میں تو کامل بنایا ہے، اُن دنیاوی معاملات میں نہیں جن میں اُس نے میری رہنمائی نہیں فرمائی۔

پس ایک انسان ہونے کی وجہ سے ہمارے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں تو ہوں گی لیکن اگر ہم ان کمزوریوں اور کمیوں کی اصلاح کے لئے تیار رہیں تو پھر ہمیشہ بہتری کی طرف ہمارے قدم بڑھتے رہیں گے۔ دنیا کو تو ہماری کوششیں یا ہمارے کام بہت اعلیٰ معیار کے لگتے ہیں لیکن ہمیں احساس ہونا چاہئے کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔

نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک چیف نے مجھے کہا کہ ان حالات میں جس طرح جلسہ کا ایک عارضی انتظام ہوا ہے، ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے، اس سے زیادہ بہتری اور ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ ہم اس بات پر اُس مہمان کے شکرگزار تو ضرور ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ محض اور محض اُس کے فضل سے مہمان ہم سے خوش گیا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہماری انتہا تھی جو ہم نے حاصل کر لی۔ ہماری کوشش تو خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

اس مرتبہ غیرملکی مہمانوں کو جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت مہمانوں کی بھی تھی، بجائے کرائے پر جگہ لینے یا ہوٹل کا انتظام کرنے کے جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت میں ٹھہرایا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت بھی چند ماہ قبل ہی خریدی گئی ہے۔ یہ عمارت وسیع رہائشی انتظام کے علاوہ جگہ کے لحاظ سے بھی بہت خوبصورت مقام میں ہے۔ پہاڑیوں کے اوپر اور جنگل میں گھری ہوئی ہے لیکن آبادی کے بھی قریب ہے۔ پھر باہر سے آنے والوں کو عموماً مَیں کہا کرتا ہوں کہ اسے جا کر دیکھو۔ یہ جماعت کی ایک اچھی پراپرٹی بنی ہے۔ جو بھی یہ جگہ دیکھتا ہے تعریف کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ بھی اللہ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت پر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ ہمیں غیر معمولی طور پر کم قیمت پر مل گئی۔ یہ جگہ ہوٹل کے طور پر بھی اور اسی طرح مختلف کانفرنسوں کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔ اس لئے ہمارے رہائش کے مقصد کو بھی اس نے احسن طریق پر پورا کیا۔ بہرحال ہمارے تمام غیر از جماعت معزز مہمان جن میں بعض ملکوں کے وزیر بھی شامل تھے، یہاں ٹھہرے اور انتظام اور جگہ کی بہت تعریف کی۔ ان معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات میں مجھے یہ بھی کہا کہ ایک بچے سے لے کر جو جلسہ گاہ میں پانی پلا رہا تھا، بڑے تک ہر ایک کو میں نے یا ہم نے خدمت پر کمربستہ اور خوش مزاج دیکھا۔ تو یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں۔ کارکنان کو بھی ان مہمانوں کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے اُن کی صرف اچھائیاں دیکھی ہیں۔ ہر ایک میں کچھ نہ کچھ کمزوریاں تو ہوتی ہیں لیکن یہ بھی مہمانوں کی وسعتِ حوصلہ ہے کہ انہوں نے اپنے میزبانوں کا شکریہ احسن رنگ میں ادا کیا ہے۔ اور شکریہ کے انتہائی جذبات کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی غیر از جماعت مہمان ہمارے نظام، جلسہ کے ماحول، لوگوں کے حسن سلوک سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ اس کے لئے بھی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے، مَیں بھی کرتا ہوں اور ہر احمدی کو کرنا چاہئے، وہاں کارکنان کا بھی ہر شاملِ جلسہ کو شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مَیں بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے اس جلسہ کے نظام کو خوب چلایا اور نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

اسی طرح عمومی طور پر انتظامیہ کو ہر شامل جلسہ کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسہ کے مقصد کو سمجھا اور کارکنان اور انتظامیہ سے تعاون کیا تاکہ یہ سارا نظام خوبصورتی سے اور بغیر کسی بڑے مسئلہ کے چلتا رہے۔

عام مہمانوں نے اس مرتبہ جن باتوں کی عمومی تعریف کی ہے وہ غسل خانوں وغیرہ کا صفائی کا بہترین نظام تھا۔ مجھے اکثر نے لکھا کہ غسل خانوں میں گرم پانی کی سہولت بھی بہت اچھی تھی۔ اس سے پہلے وہ گرمی میں بھی ٹھنڈے پانی سے نہاتے تھے تو سردی لگتی تھی لیکن اس دفعہ ٹھنڈ کے باوجود گرم پانی کی وجہ سے اچھی طرح نہا سکے۔ اس مرتبہ اس پر خاص توجہ افسر جلسہ سالانہ نے دی تھی کہ صفائی کے نظام کے لئے ایک علیحدہ اور بہتر نظامت قائم کی جائے۔ الحمدللہ کہ یہ تجربہ جو انہوں نے کیا تھا وہ کامیاب رہا۔ دوسرے جلسہ گاہ میں آواز کی بھی عمومی طور پر لوگوں نے تعریف کی ہے۔ آواز پہنچانے کا نظام ایسا ہے جو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر یہ صحیح نہ ہو تو جلسہ پر آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے لوگ آتے ہیں، اگر وہ نہ ہو تو پھر شور شرابہ ہی ہوگا، ایک میلہ ہی ہوگا۔ مردوں کی طرف مارکی کے مین حصہ میں سے تو عمومی طور پر اس نظام کے تسلی بخش ہونے کی ہی اطلاع ہے۔ گو عورتوں کی طرف سے مجھے ابھی تک کوئی شکایت تو نہیں پہنچی لیکن عورتوں کے سیشن میں جب مَیں خود وہاں گیا ہوں تو سٹیج پر آواز پہنچنے کا نظام بہت خراب تھا۔ مجھے تو بالکل تلاوت یا نظم کی صحیح طرح سمجھ نہیں آئی۔ اس طرف آئندہ انتظامیہ کو توجہ دینی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کے سٹیج پر بیٹھے ہوؤں میں سے ایک شکایت مجھے آئی ہے کہ سٹیج پر بعض تقاریر کی آواز صحیح نہیں آ رہی تھی،، گو شکایت کرنے والے نے یہ بھی لکھ دیا کہ شاید میرے کانوں کا قصور ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کانوں کا قصور نہیں تھا، سٹیج پر بہرحال انتظام صحیح نہیں ہوتا۔ جس طرح مارکی کے باقی حصوں میں اچھی آواز پہنچانے یا مارکی سے باہر اچھی آواز پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے سٹیج پر بھی اچھی آواز کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر یہ انتظام نہیں کر سکتے تو پھر لوگوں کو، مرکزی نمائندوں کو بھی جو قریباً اڑھائی تین سو لوگوں کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے یہ نہ بٹھایا کریں۔ وہ پھر سامنے بیٹھ کر اچھی طرح سنیں۔

اسی طرح بچوں کی مارکی میں ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ کم از کم ایک حصہ میں تو ایسی اچھی آواز ہو کہ بچوں کی جو مائیں جلسہ سننا چاہتی ہوں وہ سن سکیں۔ عموماً یہ شکایت آتی ہے کہ بعض دفعہ شور کی وجہ سے بالکل آواز سمجھ نہیں آتی، حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی آواز بہتر اور اونچی کی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے اگر ٹیکنیکل مدد لینے کے لئے ضرورت ہے تو کسی پروفیشنل سے لینی چاہئے۔

ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ کینیڈا کے جلسہ پر آواز کے نظام کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی تو عید کے موقع پر انہوں نے اُنہی ہالوں میں جن میں جلسہ منعقد ہوتا ہے عید کا بھی انتظام کیا ہوا تھا اور اب مجھے لوگوں کی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے بھی وہاں سے اطلاع آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے اس نظام میں بہت بہتری پیدا ہوئی ہے، تقریباً نوّے پچانوے فیصد اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ صرف اس لئے کہ میرے کہنے کی وجہ سے انتظامیہ کی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے جو پہلے پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ انہوں نے بہتر پروفیشنلز کے ذریعہ سے اس دفعہ کام کروایا اور اس کا فائدہ ہوا۔ پس آواز کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ آواز کی کوالٹی پر بھی ہمیں بہت زور دینا چاہئے اور کبھی بھی اس پر کمپرومائز نہیں ہونا چاہئے۔ معمولی سی کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مَیں نے کینیڈا کا اس لئے ذکر کر دیا کہ پہلے دو دفعہ اُن کا ذکر خطبوں میں آ چکا تھا جس کی وجہ سے انتظامیہ کافی پریشان تھی۔ اچھا کام کیا تو تھوڑی سی اُن کی تعریف بھی ہو جانی چاہئے۔

کھانے کا نظام بھی عموماً بہت اچھا رہا لیکن بعض دفعہ کھانا لیٹ ہو جاتا رہا ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ ایک کھیپ نے کھانا کھا لیا تو دوسرے لوگوں کے آنے کے بعد کھانا آنے میں دیر ہو گئی، تقسیم میں دیر ہو گئی یا تیار نہیں تھے جو بھی وجہ تھی۔ افسر جلسہ سالانہ کو اس بارے میں تحقیق بھی کرنی چاہئے کہ کیوں ایسا ہوا اور اس کی طرف توجہ بھی دینی چاہئے۔ کھانا کھلانے والے تو اُسی وقت ہی کھانا کھلا سکتے ہیں اور مہمان نوازی کا حق ادا کر سکتے ہیں جب اُن کے پاس کھلانے کو بھی کچھ ہو۔ بیچارے نوجوان کارکن بعض دفعہ اس کمی کی وجہ سے خود بھی مہمانوں کے سامنے شرمندہ ہو رہے ہوتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھلانے کی مارکی کی شکایت تو نہیں آئی لیکن ایک دن ایک کھانے کے وقت میں مَیں خود چیک کرنے چلا گیا تھا اور وہاں مَیں نے دیکھا کہ رَش کے وقت بمشکل لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھا رہے تھے، ایک دوسرے میں بالکل پھنسے ہوئے تھے۔ جگہ تنگ تھی اور اس تنگ جگہ کی وجہ سے بعض دفعہ سالن وغیرہ بھی دوسروں کے کپڑوں پر گرنے کا احتمال ہوتا ہے جو ایک فریق کے لئے جہاں شرمندگی کا باعث بنتا ہے، وہاں بعض دفعہ بدمزگیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انتظامیہ اس کو نوٹ کرے اور آئندہ کے لئے کھانے کی مارکی بڑی ہونی چاہئے۔ میزوں کا فاصلہ ذرا زیادہ ہونا چاہئے۔ ایسی بچت جس سے مہمان کو تکلیف ہو اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے، نہ ایسی بچت کرنی چاہئے۔

لجنہ کی طرف سے عمومی طور پر تو بڑی اچھی رپورٹ ملی ہے لیکن لجنہ کی مہمان نوازی کا ایک شعبہ خاص طور پر وہ جو تبشیر کے زیرِ انتظام تھا اور ایک لحاظ سے یہ مرکزی تھا، اسے لوکل مقامی لجنہ کا نہیں کہا جا سکتا، اس کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں غلط قسم کی سختی کی گئی اور بدتمیزی کی گئی ہے جو غیرملکی مہمانوں سے، خاص طور پر عربوں سے کی گئی۔ یہ شکایت ملی ہے کہ کھانا ڈالنے کے لئے آنے والیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔ دعوت والے دن بھی جب تبشیر کی دعوت ہوتی ہے سنگاپور سے ایک مہمان آئی تھیں۔ اُسی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وقت پہنچی تھیں یا کسی اور وجہ سے اُن کے ہاتھ میں بیگ تھا، وِیلر تھا تو اُن سے بدسلوکی کی گئی۔ آرام سے بھی سمجھایا جاسکتا تھا۔ اگر روکنا تھا تو شریفانہ طریقے سے کہا جاسکتا تھا کہ (وِیلر) اندر نہ لائیں یا ایک جگہ رکھ دیں۔ اُن سے لے کے رکھا جاسکتا تھا۔ بہرحال اس میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ سے زیادہ تبشیر کی انتظامیہ کا قصور ہے۔ اس لئے اُن کو بھی اس بارے میں اُن لوگوں سے معافی مانگنی چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔

عربوں میں خاص طور پر زبان کا مسئلہ ہوتا ہے، دوسروں میں بھی، سنگا پور، انڈونیشیا وغیرہ سے یا دوسرے ملکوں سے بھی مہمان مرد عورتیں آتی ہیں، ہر جگہ جہاں زبان کا مسئلہ ہے، وہاں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک یہ شکایت جو پہلے بہت زیادہ ہوتی تھی، اس دفعہ تو اِکاّ دُکاّ ہی ہے کہ جب بعض مائیں اپنے بچوں کو مین مارکی میں لے آتی ہیں تو بجائے اس کے کہ ماؤں کو روکا جائے، ڈسپلن قائم کرنے والی عورتیں بچوں کو پکڑ کر گھسیٹ کر باہر لے جاتی ہیں۔ یہ نہایت غلط طریق ہے۔ تمام عمر کے لئے اس طرح بچے کو دہشت زدہ کرنے والی بات ہے۔ اور پھر اسی طرح جلسوں سے متنفر کرنے والی بات ہے۔ پانچ چھ سال کے بچے اگر مین مارکی میں آ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ عموماً اس عمر کے بچے شور نہیں کرتے یا ماں باپ کے کہنے پر، اِکاّ دُکاّ ہوں تو قابو میں آ جاتے ہیں، خاص طور پر لڑکیاں تو کافی شرافت دکھاتی ہیں۔ بہرحال اگر پھر بھی ان سے شور سنیں تو آرام سے ماؤں کو کہیں کہ بچے کو لے کر باہر چلی جائیں لیکن بچے پر ڈیوٹی والیوں کو کسی قسم کی سختی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر حال میں ہر جگہ ہمارے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ تمام متعلقہ شعبہ جات ان کمزوریوں کا پتہ کروائیں جو اُن کے شعبوں سے متعلق تھیں اور پھر اُن کو نوٹ کریں، ریڈ بُک (Red Book) میں نوٹ کریں اور آئندہ کے لئے جب جلسہ سالانہ کے انتظامات کریں تو ان چیزوں کو سامنے رکھیں کیونکہ یہ جو ذرا ذرا سی بے احتیاطی ہے، اچھے بھلے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اگر ترقی کرنی ہے تو سنجیدگی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور ہم نے یقیناً ترقی کرنی ہے۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا سے جلسے کی مبارکباد کے جو خطوط مجھے آ رہے ہیں، ان میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کے دنیا میں رہنے والے تمام احمدی بہت زیادہ شکر گزار ہیں کہ اُن کی وجہ سے انہوں نے جلسہ میں شمولیت کی اور باقی پروگرام دیکھے اور اُن کو موقع ملا کہ وہ دیکھ سکیں۔ اس مرتبہ جلسے کی کارروائی کے علاوہ جلسے کے وقفے کے دوران میں جو پروگرام ہوئے ہیں، اُن کے معیار اور نفسِ مضمون کی بھی لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ میں نے تو نہیں دیکھے لیکن میرا خیال ہے ریکارڈنگ دیکھوں گا کیونکہ کہتے ہیں بڑے متنوع قسم کے پروگرام تھے اور معیار بھی بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگرام بنانے والوں اور پروگرام میں شامل ہونے والوں کو جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان دنوں میں دنیائے احمدیت کو ایم ٹی اے کے ساتھ چمٹائے رکھنے کی کوشش کی ہے۔

ایم ٹی اے العربیہ بھی اپنے لائیو پروگرام دیتا رہا ہے، اس کا بھی بڑا اچھا اثر رہا۔ اس مرتبہ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ ایم ٹی اے کو انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی وسعت دی گئی ہے اور رپورٹس کے مطابق تین لاکھ افراد سے زیادہ نے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام دیکھا ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ میں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکر گزار ہوتے ہیں۔ یہ برکات ہمیشہ رہنے والی ہوں اور آئندہ سال کا جلسہ سالانہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر برکات لانے والا ہو۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

آجکل دنیائے اسلام کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسلامی ممالک اور امتِ مسلمہ کو بہت دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ ایسے جال میں پھنس رہے ہیں اور پھنستے چلے جا رہے ہیں جو اپنے لالچوں کی وجہ سے بھی، خود غرضانہ مفادات کی وجہ سے بھی اور اسلام مخالف قوتوں کی وجہ سے بھی مسلمان اُمّہ کو ہر لحاظ سے بے دست و پا کر رہا ہے اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جان بوجھ کر فسادات کے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں جس سے مسلمان بجائے ایک صحیح ردّ عمل دکھانے کے غلط ردّ عمل دکھا کر اپنے اوپر اور مصائب سہیڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بہت زیادہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّۃ کو بھی عقل دے کہ یہ بھی اُس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں بتائی ہے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک تو جنازہ حاضر ہے جو مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب کا ہے جو تعلیم الاسلام سکول کے ریٹائرڈ ٹیچر تھے۔ آجکل شیفیلڈ میں تھے۔ تہتر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنے رشتے کے چچا کی تبلیغ کی وجہ سے بڑی تحقیق کر کے انہوں نے 1960ء میں احمدیت قبول کی اور پھر بجائے سرکاری نوکری کرنے کے کوشش کر کے ربوہ میں شفٹ ہوئے تا کہ جماعت کے سکول میں ملازمت کریں۔ پہلے جماعت کے پرائمری سکول میں رہے پھر ہائی سکول میں بطور استاد رہے۔ بہت نیک، دعا گو، تہجد گزار، مخلص فدائی احمدی تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی ہے اور اس وقت بھی چند سالوں سے شیفیلڈ میں آئے ہوئے تھے اور وہاں سیکرٹری وصایا تھے۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ ان کی والدہ اور بھائی بھی انہی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔ ربوہ کے اردگرد بھی تبلیغ کے لئے جاتے تھے اور اللہ کے فضل سے کئی پھل انہوں نے حاصل کئے۔ تبلیغ کی وجہ سے ان کو مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی گہرا مطالعہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جو ضرورت کے حوالے ہوتے تھے وہ زبانی یاد تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ان کی یادگار ہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم ملک محمد اکرم صاحب مانچسٹر میں ہمارے مبلغ سلسلہ ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب کا ہے۔ نواز صاحب کے والد احمد علی صاحب نے 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اَن پڑھ تھے لیکن بڑے فدائی تھے اور بڑے مخلص تھے۔ محمد نواز صاحب پولیس میں بطور کانسٹیبل ڈیوٹی دیا کرتے تھے اور جماعت سے بھی ان کا اور بچوں کا کافی تعلق ہے۔ گزشتہ روز یہ کراچی میں اپنی ڈیوٹی پر تھے اور موٹر سائیکل پر ڈیوٹی سے جا رہے تھے کہ نامعلوم دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی۔ سر میں گولیاں لگیں جس سے موقع پر شہادت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ غالب خیال یہی ہے کہ جماعت کی مخالفت کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ اللہ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ محکمہ کے ساتھی بھی ان کے کام کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کے دو بیٹے، اہلیہ اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے۔

تیسرا جنازہ غائب مکرمہ وے مریم کوریاباہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گیمبیا کا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ گیمبیا کی بڑے عرصے سے صدر تھیں۔ 7 اور 8/اگست کی درمیانی رات ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ایک ہفتہ قبل یہ شدید بیمار ہوئیں۔ ہسپتال میں داخل تھیں لیکن جانبر نہ ہوسکیں۔ مرحومہ علیو ایمبا صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت گیمبیا کی اہلیہ تھیں۔ وہاں کے حالات کی وجہ سے ان کو بڑا لمبا عرصہ اجازت ملی تھی کہ صدر کے طور پر کام کرتی رہیں، اس لئے تیرہ سال کا لمبا عرصہ ان کو صدارت کی توفیق ملی۔ ہر لحاظ سے لجنہ کو انہوں نے مضبوط کیا۔ اجتماعات کا آغاز کیا۔ انہوں نے لجنہ کو بڑا آرگنائز کیا۔ جماعت کی ہر خدمت پر لبیک کہنے والی تھیں۔ بڑی سادہ اور منکسر المزاج اور محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ لجنہ اماء اللہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور خود بھی بہت قربانی کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ ابھی ادا کی جائے گی۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ نمازوں کے بعد مَیں نمازِ جنازہ کیلئے نیچے جاؤں گا۔ احباب یہیں مسجد میں رہیں اور میرے ساتھ جنازہ ادا کریں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ = یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش ہے کہ براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں سالانہ چندہ کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

کرسکیں۔ بہت مبارک ہو۔

Eric Joliiffe, Chief of Police...... نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب حضور انور، ملک صاحب، منسٹر Fantino، میرے بھائی Lockwell، معزز مہمانان، خواتین و حضرات Good Evening۔ یہ یقیناً ایک اعزاز کی بات ہے کہ میں اس موقع پر York ریجن کے دوہزار پولیس اہلکاروں کی نمائندگی کررہا ہوں۔ یہ بھی اعزاز کی بات ہے کہ میری اسی Vaughan میں زندگی گزری ہے اور اس علاقہ میں بطور پولیس اہلکار کام کرتے ہوئے 30 سال ہوگئے ہیں اور گزشتہ 25 سالوں میں اس خاص علاقہ میں جماعت کو پروان چڑھتے دیکھا ہے۔ آپ لوگوں نے یہاں حیرت انگیز کام کیا ہے اور ان کاوشوں اور ان کے ثمرات پر دلی مبارکباد وصول کریں اور ایک ایسی جماعت ہونے کے ناطے سے جو متنوع معاشرہ کو فروغ دیتی ہے، آپ کے Logo یا نعرہ، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، کا اطلاق اس علاقہ سے بہتر اور کہیں نہیں ہوسکتا اور اس مرکز کے افتتاح پر میری طرف سے دلی مبارکباد وصول کریں۔ بہت مبارک ہو۔

Marilyn Lafrate, Local City Councillor...... نے اپنے ایڈریس میں کہا:

السلام علیکم! مجھے آج رات Maple and Kleinburg کے مکینوں اور بالخصوص وہاں پر موجود احمدیوں کی طرف سے طاہر ہال کے افتتاح کی خصوصی تقریب میں نمائندگی کرتے ہوئے فخر محسوس ہورہا ہے۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے اس تقریب کو اپنے وجود سے رونق بخشی۔ اسی طرح میں ملک لال خان صاحب اور باقی تمام جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سہولت پر احمدیہ کمیونٹی کے علاوہ Vaughan کے باقی رہائشیوں کو بھی خوشی اور فخر ہے۔

مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ اس شہر میں آئے اور نہ صرف اس شہر میں موجود رنگ رنگ کی کمیونٹی کا حصہ بنے بلکہ اس شہر کا بھی حصہ بن گئے۔ آپ لوگ اتحاد کی اعلیٰ مثال ہیں۔ طاہر ہال کمیونٹی سنٹر جماعت کی طاقت کا ثبوت ہے کہ جب اس جماعت کے لوگ کوئی کام کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ طاہر ہال کی تعمیر اس زمین پر دوسری سہولیات کی ترقی کا بھی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ملک لال خان صاحب اور اس کمیونٹی کے دیگر راہنما پیس ویلج کے رہائشیوں کی ضروریات کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کی پیس ویلج کی خواب ہمارے لئے بھی سبق آموز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس خواب کو تعبیر دینے کے لئے آپ نے میپل (Maple) کا علاقہ چنا ہے۔ مجھے امید ہے ہم اپنے کاموں کو اسی طرح جاری رکھیں گے اور حضور انور جلد ایک بار پھر ہم سب میں دوبارہ تشریف فرما ہوں گے۔

☆ آنریبل **Doug White، میئر آف بریڈفورڈ ویسٹ** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بریڈ فورڈ ویسٹ Gwillimbury شہر کے کونسلر راج ساندھو کی معیت میں آج اس تقریب میں شامل ہونے پر مجھے فخر ہے۔

میں آپ کو دوسال پیچھے لے جانا چاہتا ہوں۔ جب میرے شہر میں مسجد جیسی خوبصورت سہولت موجود نہ تھی اور نہ ہی احمدیوں کی زیادہ تعداد تھی۔ پھر مجھے آپ کی جماعت کے لوگ ملے اور مجھے مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بتایا اور اب ہمارے پاس آپ کی جماعت کے 40 خاندان ہیں جو کہ اس شہر کو اپنا شہر سمجھتے ہیں۔ امید ہے اس سال کے آخر میں ان کی تعداد 80 ہوجائے گی اور مجھے فخر ہے کہ اب اس شہر میں ہمارے پاس مسجد موجود ہے اور جس طرح پہلے بات ہوچکی ہے مستقبل قریب میں مزید بڑے منصوبہ جات بھی ہیں۔ میں حضور انور کو احمدیہ جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔

اتوار کے روز میں نے Sorbara کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ ایک ایسا باغ ہے جس کی ابتدا ایک بیج سے ہوئی تھی اور اس کے بعد بے انتہا کوششوں اور مضبوط ارادوں کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچا اور آج یہ خوبصورت عمارت اور آپ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر میرے دل میں بھی خواب اجاگر ہورہا ہے کہ میں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر اسی طرح کی خوبصورت عمارت اپنے شہر میں بناؤں۔

مَیں حضور انور کی خدمت میں اپنے شہر بریڈفورڈ ویسٹ Gwillimbury کا محل وقوع عرض کردیتا ہوں۔ ہائی وے پر جائیں تو Holland Marsh کے نام سے کالے رنگ کی زمین نظر آتی ہے اور یہ زمین اگر پورے ملک کی نہیں تو کم از کم اس صوبہ کی سب سے زرخیز زمین ہے اور مجھے امید ہے کہ حضور انور کو ایگریکلچر کا شوق رکھنے کی وجہ سے یہ زمین پسند آئے گی۔ پس اسی جگہ سے ہمارے شہر کی حدود شروع ہوجاتی ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے شہر بریڈ فورڈ کی زمین پر بھی اسی طرز پر احمدیہ جماعت کا خوبصورت باغ پھلتا پھولتا نظر آئے گا۔

آخر میں مَیں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

......بعد ازاں کینیڈا کی لبرل پارٹی کے راہنما **Hon. Bob Rae** نے اپنے ایڈریس میں کہا:

خواتین و حضرات آج یہاں پر موجود ہونا میرے لئے باعث فخر ہے۔ کاش میں یہاں پر سیدھا چھٹیاں گزار کر آرہا ہوتا۔ لیکن میں کیلگری میں تھا جہاں بھگدڑ مچی ہوتی ہے۔ ہر وقت کام ہی کام ہوتا ہے۔ پھر میں میکمری فورٹ (McMurray Fort) چلا گیا۔ وہاں میں نے تین دن گزارے اور وہاں سے سیدھا آپ کے پاس آرہا ہوں۔ بہرحال یہاں آپ کے پاس اور اپنے ساتھیوں جس میں ''جوڈی'' (Judy) اور ''کرسٹی'' (Kristy) اور ''لبرل پارٹی'' کے بعض دیگر ممبرز بھی شامل ہیں کے پاس موجود ہونا میرے لئے عزت کا باعث ہے۔

حضور! آپ کو ایک مرتبہ پھر اپنے درمیان پاکر ہمیں فخر ہے اور یہاں پر ہونے والے تعمیراتی کام پر بھی مجھے فخر ہے۔

احمدیہ کمیونٹی کا پیغام اُن کا نہیں بلکہ کینیڈا کا پیغام ہے۔ محبت، ہم آہنگی اور مذہبی رواداری جیسی اقدار کینیڈا کا دل ہیں اور یہ اقدار جماعت کے بنیادی عقائد اور منشور کا بھی حصہ ہیں۔

نیز ہم خوشی کی اس تقریب میں جماعت کے ان افراد کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں جن کو دنیا کے مختلف ممالک میں ایک عرصہ سے ظلم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہم ہمیشہ ان کا دفاع کریں گے۔ ہم ایسی دنیا کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے جو کہ ہر رنگ کی کمیونٹی کو جگہ دیتے ہوئے بردباری اور تحمل کا گہوارہ ہو۔ پس میں آخر میں ایک مرتبہ پھر حضور سے کہوں گا کہ آپ کی کینیڈا میں دوبارہ تشریف آوری ہمارے لئے باعث فخر ہے اور **ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی آباد ہے۔**

......اس کے بعد آنریبل **Maurizio Bevilacqua** جو کہ **MP Vaughan** ہیں نے کہا:

آج رات ہم ایک ایسی کمیونٹی کی تقریب میں ہیں جو نہ صرف منہ سے باتیں کرتی ہے بلکہ جو ان کے دلوں میں ہے اس کے عملی اظہار کی بھی پوری قابلیت رکھتی ہے۔ آج رات ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع جن کے نام پر اس ہال کا نام رکھا گیا ہے کو بھی عزت و احترام کے ساتھ یاد رکھنا چاہئے اور ایسے لوگوں کی جنہوں نے اپنے آپ کو انسانیت کی فلاح کے لئے پیش کیا ہے عزت کرنا بہت ضروری ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قول کے ساتھ فعل کا ہونا ضروری ہے۔ **احمدیہ کمیونٹی وہ کمیونٹی ہے جو اپنے خیالات کو بڑے واضح انداز میں پیش کرتی ہے۔ امن، انسانیت اور ہم آہنگی جیسی اعلیٰ اقدار میں رچی بسی یہ کمیونٹی آپ کو بتاتی ہے کہ انسانیت کیا چیز ہے؟**

حضور! اس کمیونٹی کے لوگ اس شہر میں موجود 3 لاکھ لوگوں کے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر کام کرتے ہیں اور اس کی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسی طرح عظیم معاشرے اور عظیم شہر وجود میں آتے ہیں۔ اچھائی سے اچھائی نکلتی ہے۔ پیار اور محبت سے عظیم معاشرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

آپ کی جماعت نہ صرف اس شہر میں بلکہ پورے ملک میں اس قوم کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کررہی ہے اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کیا انعام ہوسکتا ہے؟

میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں۔ ہمیں Peace Village بنانا ہو، Vaughan کے لئے ہسپتال تعمیر کرنا ہو، ہسپتال کے لئے خون کے عطیات لینے ہوں، یا پھر بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنی ہو جماعت احمدیہ ہمیشہ آگے ہوتی ہے۔

پس میں اس شہر کے تین لاکھ لوگوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ **کیونکہ آپ کی جماعت کینیڈا کے شہریوں کے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔ آپ کے دلوں میں ہمدردی ہے، آپ معاشرہ کو مستحکم اور شفاف بنانے کے لئے آگے آگے ہیں۔**

پس آج اس خوشی کی تقریب کے موقع پر ہمیں اس جماعت کی خدمات کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جماعت حقیقت میں کینیڈا کی عکاسی کرتی ہے۔ اس جماعت نے ہمیشہ اور ہر جگہ بہترین کام کیا ہے۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور آپ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

سب سے پہلے مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے آج یہاں تشریف لائے ہیں۔ مجھے یہاں یہ واضح کرنا چاہئے کہ جہاں ایک طرف شکریہ ادا کرنا اخلاقی روایت ہے وہاں ایک سچے مسلمان کے لئے شکریہ ادا کرنا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ کیونکہ بانیِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کی طرف سے کی گئی اچھائی اور نیکی کا ہمیشہ شکرگزار ہونا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ ایک شخص جو اپنے ساتھی کا شکر ادا نہیں کرتا وہ دراصل خداتعالیٰ کی بھی ناقدری کرتا ہے۔ یقیناً اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں آپ لوگوں کا دلی شکریہ ادا کرکے خوشی محسوس کررہا ہوں۔ یقیناً ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کے طور پر یہ بہت بڑی کوتاہی ہوگی کہ اگر میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کا لحاظ نہ کروں جن کو حاصل کرنے کے لئے میں احبابِ جماعت کو نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ کیونکہ اخلاقی خوبیوں کا اظہار ہی قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

آپ سے ان شکریہ کے الفاظ کے ساتھ ہی میں خداتعالیٰ کا بھی بے حد شکرگزار ہوں کہ اس نے ہماری جماعت کے ممبران کو اس خوبصورت نئے ہال جس کا نام طاہر ہال ہے اور جہاں ہم آج جمع ہیں، تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنا اور مہمان نوازی کرنا ہمارے لئے یقیناً نہایت خوشی کا باعث ہے۔ یہ جان کر خداتعالیٰ کے لئے میرے شکر کے جذبات مزید بڑھ گئے ہیں کہ اس ہال کی تعمیر کے لئے قلیل وقت میں ہماری جماعت کے افراد نے انفرادی سطح پر کس طرح عظیم قربانیاں پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب انسان خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مزید نوازتا ہے۔ پس احمدیہ مسلم جماعت اسی روح اور نیت سے قربانیاں کرتی ہے اور شکر ادا کرتی ہے۔ میں آپ کی حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کے ایک ادارے نے بھی اس منصوبے کے لئے خطیر مالی معاونت کرنے کی پیشکش کی تھی۔ اور یقیناً آغاز میں اس سے فائدہ ہوا۔ تاہم اس خوش آئند قدم کو سراہتے ہوئے ہم نے یہ تمام رقم حکومت کو واپس کردی اور یہ ارادہ کیا کہ ہماری جماعت کے افراد اس منصوبے پر آنے والے تمام اخراجات خود برداشت کریں گے اور پھر ایسے ہی ہوا۔ حکومت کو یہ رقم واپس کرنے میں ہماری نیت یہ تھی کہ یہی رقم کسی ایسے منصوبے پر خرچ کی جائے جہاں اس کی زیادہ ضرورت ہو۔ اس فیصلہ کی دو وجوہات ہیں۔

پہلی تو یہ کہ ہمیشہ سے جماعت کی یہ خواہش اور یقین ہے کہ متعدد جماعتی منصوبہ جات کے لئے تمام تر اخراجات احباب جماعت خود فراہم کریں گے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم خالصتاً یہ چاہتے ہیں کہ ہم حکومت پر کوئی بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنے اموال بھی اس نیت سے بچائیں کہ وہ قومی ترقی اور دیگر منصوبہ جات پر خرچ ہوں جس سے ملکی خدمت بجالائی جاسکے۔ یہ اس بات کی ایک مثال ہے کہ احمدی اپنے ملک سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ یقیناً جو احمدی مسلمان یہاں رہائش پذیر ہیں ان کی صرف اور صرف یہی خواہش ہے کہ یہ عظیم ملک ترقی کرے۔ یہاں میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ ہال کلیۃً جماعتی اموال سے بنا ہے لیکن جہاں یہ احمدیہ مسلم جماعت کے زیر استعمال رہے گا وہاں ہماری لوکل جماعتی انتظامیہ کی وضع کردہ شرائط پر غیر احمدیوں کو بھی ان کی تقریبات اور اجلاسات کے لئے دیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ، ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں جس نے ہمیں اس علاقہ میں اتنی بڑی سہولت فراہم کی ہے اور جیسا کہ ہمارے بہت سے مہمان مقررین اور معزز مہمانوں نے کہا ہے، بلاشبہ یہ عمارت لوکل علاقہ کے لئے بھی ایک مثبت اور خوبصورت اضافہ ہے۔ جیسا کہ مَیں دیکھ رہا ہوں، مختلف مذاہب، قومیتوں وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد میرے سامنے تشریف رکھتے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے میں اپنے دلی اور پرخلوص محبت کے جذبات بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو میرے دل میں کینیڈا ملک کے لئے ہیں۔

کینیڈا ایک بڑا ملک ہے جو وسیع طول وعرض پر پھیلا

ہوا ہے اور اسی طرح کینیڈین لوگوں کی برداشت اور باہمی احترام کا معیار بھی بہت وسیع اور مثالی ہے۔ اس قوم کے ابتدائی بانیان اور باسیوں نے بعد میں آنے والوں کے لئے ہمیشہ اپنے ملک کے دروازے کھلے رکھ کر یقیناً وسعت نظری اور برداشت کے انتہائی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔

کشادہ دلی کی اس روح نے اس قوم میں ایک عظیم وحدت پیدا کر دی ہے باوجود اس کے کہ اس ملک کے شہری دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کینیڈا نے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کو باہم یکجا کر کے ایک متحد قوم بنا دیا ہے۔ یہ بہت واضح ہے کہ مختلف نسلوں، مذاہب اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے کے باوجود کینیڈا کے شہری کینیڈین ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ مختلف مذاہب اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مکمل ہم آہنگی سے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ یقیناً یہ کینیڈا کا بہت بڑا امتیاز ہے۔ اسی ہم آہنگ معاشرے کی وجہ سے ہی مجھ سے پہلے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کینیڈا کے لئے تعریفی کلمات کہتے ہوئے کہا تھا کہ:

"The whole world becomes Canada and Canada becomes the whole world."

ہم دیکھتے ہیں کہ کشادہ دلی کی یہ روح اور دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے کی خواہش یہاں کثرت سے پائی جاتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمام افراد یہاں قبول کئے جاتے ہیں اور معاشرہ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اردو زبان میں ایک محاورہ ہے جو کہ زمین اور پانی کے لئے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے، یہ دراصل ایک قیاس ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں کے لوگ اچھے ہوتے ہیں وہاں کا پانی اور زمین بھی لازماً اچھی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں کے لوگ بُرے ہوتے ہیں تو وہاں ضرور زمین اور پانی میں بھی نقائص ہوتے ہیں۔ اس لئے میں بغیر کسی تردد کے کہہ سکتا ہوں کہ کینیڈا کے پانی اور زمین میں اعلیٰ اخلاقی اقدار اور وفا ہے۔ تاہم یہ اس ملک کے شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ ان خصوصیات اور امتیاز کو مرنے نہ دیں کیونکہ یہی وہ خصوصیات ہیں جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اور یقیناً مستقبل میں آپ دیکھ لیں گے کہ یہ خصوصیات آپ کو ہمیشہ کے لئے نفع دیتی رہیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے اب بھی یاد ہے کہ جب میں پہلی دفعہ 2004ء میں کینیڈا آیا تو ایئرپورٹ پر بہت سے سیاستدان اور حکومت کے افراد موجود تھے جو مجھے اس ملک میں خوش آمدید کہنے آئے تھے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں انتہائی خوش ہوا اور کافی حیران بھی ہوا اور مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں اپنے ہی ملک میں آ گیا ہوں اور وہ میرے اپنے ہی بھائی بہنیں ہیں جو مجھے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ تمام مناظر دیکھ کر بخوشی میرا اس بات پر یقین پختہ ہو گیا ہے کہ کینیڈا میں احمدی مسلمانوں نے اس

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

ملک کے لوگوں سے یا مجھے یہ کہنا چاہئے کہ اپنے ہم وطنوں سے دوستیاں اور تعلقات قائم کرنے میں کافی کوشش کی ہے۔ اس نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ احمدی اپنی ہی جماعت میں نہیں چھپے بیٹھے بلکہ درحقیقت کینیڈین معاشرہ میں گھُل مل گئے ہیں اور اس معاشرہ کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ احمدی تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں اور ہر قسم کے نظریات کے حامل لوگوں سے قریبی تعلق میں ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی جو یہاں رہتے ہیں وہ کینیڈین معاشرہ کا فعال حصہ بن چکے ہیں اور قومی ترقی میں ہر طرح کی مدد اور معاونت کے لئے ہر پل تیار ہیں۔ کینیڈا کے متعدد دورہ جات کے ذریعہ میں نے بھی یہاں بہت سے لوگوں سے مضبوط ذاتی تعلق اور دوستی قائم کی ہے۔

تاہم مجھے یہ کہنا چاہئے کہ ان مضبوط تعلقات کو قائم کرنے کے لئے کینیڈین لوگوں نے ہی پہلا قدم اٹھایا ہے۔ میرے جتنے بھی یہاں دوست موجود ہیں ان میں سے ایک دوست خاص طور پر ایسے ہیں کہ ان کا الگ سے ذکر کیا جائے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ میری طرف پُرخلوص اور گہری دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور وہ Jason Kenney ہیں جو کہ کینیڈا کے وزیر برائے سیٹیزن شپ، امیگریشن اور ملٹی کلچرل ازم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تقریباً دو سال قبل 28 مئی 2010ء لاہور پاکستان میں ہماری دو مساجد پر جمعہ کی نماز کے دوران دہشت گردوں نے وحشیانہ حملہ کیا۔ اس دن 86 احمدی بڑے دردناک طریق پر شہید کیے گئے اور 200 سے زائد زخمی ہوئے۔ ان میں سے بعض شدید زخمی ہوئے۔ اس شدید صدمہ میں ان تمام افراد میں سے جو ہم سے آشنا تھے اور جنہوں نے ہمدردی کا اظہار کیا، پہلا شخص KenneyJason تھے۔

چند دن بعد ہی انہوں نے مجھے لندن میں فون کر کے دلی طور پر اظہارِ ہمدردی کیا۔ ان دونوں مواقع پر ان کی طرف سے حسن سلوک کو ہماری جماعت نے بہت سراہا۔ پھر جب مَیں نے کیلگری میں پہلی مسجد کا 2008ء میں افتتاح کیا تو انہوں نے اپنی دوستی کا اظہار کیا۔ میں کینیڈا کے وزیراعظم Stephen Harper کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی کیلگری میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر شرکت کرنے کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر آئے۔

وزیراعظم نے ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے جاپان جانا تھا، لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے مسجد کے افتتاح پر شرکت کی۔ یہ محبت بھری کوششیں ظاہر کرتی ہیں کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو حاصل کرنے میں اور دوستی کے ہاتھ بڑھانے میں کینیڈا کی حکومت پیش پیش ہے۔ اسی طرح دوسرے متعدد سیاستدان ہیں جو کہ حزبِ اقتدار میں تو نہیں لیکن انہوں نے بھی ایسے ہی اعلیٰ اخلاص کے نمونے دکھائے ہیں۔ جیسا کہ Judy Sgro اور پارٹی کے صدر Bob Rae۔ یہ بھی جماعت سے بہت اچھے تعلقات اور احترام کا تعلق رکھتے ہیں۔ کینیڈا میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ دوستانہ تعلقات اور اخلاقی برتاؤ ووٹ یا سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے تو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں اعلیٰ انسانی اقدار کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں اپنے 2008ء کے دورہ کے دوران میں کیلگری کے سابق میئر Ronconyar، David Thomas کے اعلیٰ اخلاق سے بہت متاثر ہوا تھا۔ انہوں نے یقیناً مجھے کھلے دل سے خوش آمدید کہا اور بہت مہمان نواز تھے۔ میں کینیڈا کے اپنے گزشتہ دورہ جات میں

عام عوام میں سے بھی بہت سے لوگوں سے ملا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس ملک کے اعلیٰ اخلاقی معیار اس کے ہر طبقہ میں ہر سطح پر موجود ہیں۔ قبل ازیں اسی سال کینیڈا کے وزیرِ خارجہ John Baird نے یو کے کا دورہ کیا تھا اور مجھے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے لندن میں ہمارے مرکز کا دورہ کیا اور ملاقات کے دوران میں یہ بات جان کر بہت خوش ہوا کہ کینیڈا کی حکومت مذہبی آزادی کے لئے ایک دفتر قائم کر رہی ہے۔ یقیناً یہ ایک انتہائی اہم قدم ہے اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ مذہبی آزادی کا معاملہ صرف ان لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے جو کسی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ تمام لوگ اس اہم معاملہ کی فکر کریں چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے نہ ہو یا خدا پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ جب کسی مذہب کا پیروکار کسی غلط خیال کا اظہار کرتا ہے یا کسی دوسرے مذہب کے بارے میں ایسے اعتراضات کرتا ہے جن کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی تو اس سے بے چینی اور بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح جب دہریہ یا لادین لوگ مذہب کے بارے میں بے جا تنقید کرتے ہیں اور مذہب یا مذہبی طور طریقوں پر کلیۃً پابندی لگا دینے کی بات کرتے ہیں تو ایسے اقدام بھی معاشرتی ہم آہنگی کو تباہ کرتے ہیں کیونکہ ایسے عمل بے چینی پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ خطرات اور پریشانیاں بڑھتی جاتی ہیں اور معاشرہ کے امن پر بُرا اثر ڈالتے ہیں حتیٰ کہ کلی طور پر امن تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔

آجکل کے دور میں ہمیں دنیا میں دکھ اور بحران کو بڑھانا نہیں چاہئے اور ہمیں تعصّبات اور بے سکونی کو پھیلانا نہیں چاہئے۔ بلکہ اس کے برخلاف وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایسی کوششیں کریں جن سے امن، محبت اور مفاہمت کو فروغ ملے اور چاہئے کہ ہم دوسروں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے کے متعلق ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ اس حوالہ سے میں کچھ بیان کروں گا۔ تاہم یہ بیان کرنے سے قبل میں آپ پر ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں جس سے آپ کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اسلامی تعلیمات کا ملخص اور بنیاد ''اللہ تعالیٰ کی وحدانیت'' ہے اور درحقیقت اسلام کی بنیاد اسی اصول پر وضع کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو اس کا شریک ٹھہراتا ہے بد اور گنہگار قرار دیا ہے۔ بتوں کی پوجا کرنے کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے اور اسے گناہِ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم ان ساری باتوں کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم میں حکم دیا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے بتوں کو گالی نہ دیں یا برا بھلا نہ کہیں۔ کیونکہ اگر مسلمان دوسروں کے خداؤں کو گالی دیں گے تو اس کے جواب میں ان میں بھی ایک ردعمل پیدا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہیں گے۔ اس کا طبعی نتیجہ یہی نکلے گا کہ اُن کی یہ بات مسلمانوں کیلئے دکھ اور تکلیف کا باعث ہوگی۔ اور جب مسلمان اس بات کا بدلہ لیں گے یا کوئی منفی ردعمل ظاہر کریں گے تو اس سے معاشرہ کا امن تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ دنیا کے امن کی خاطر وہ ایسی محفلوں میں نہ جائیں جہاں تکلیف دہ اور انصاف سے مبرّا باتیں کی جاتی ہوں۔ پس یہ اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیمات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں اسلام کا ایک اور خوبصورت پہلو بیان کرتا ہوں۔

اسلامی تعلیمات کو پھیلانا اور ان کی تبلیغ کرنا یقیناً ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مگر قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ جب اسلام کا پیغام دیا جا رہا ہو تو ضروری ہے کہ یہ پیغام نرمی اور شفقت سے دیا جائے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نرمی اور شفقت کیساتھ کلام کریں تا اُن کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کو آپس کے اختلافات ختم کرنے کے لئے ایک طریق کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے وہ ایسی بات کی طرف آئیں جس پر سب متفق ہیں اور یہ بات خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔

ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب سچے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر ایک ہی بنیادی تعلیم لے کر آئے ہیں۔ اوّل یہ کہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اور دوسرا یہ کہ تمام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے رہیں۔ اس لئے جب بھی آپس میں مل بیٹھنے کا کوئی موقع پیدا ہو تو تمام مذاہب کے پیروکاروں کو یہ سنہری اصول ذہن میں رکھنے چاہئیں۔ اگر یہ اصول اختیار کر لئے جائیں تو کبھی بھی دشمنیاں اور نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے بڑے واضح انداز میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں ہے''۔ پس جب دین میں کوئی جبر نہیں ہے تو قطع نظر مذہبی عقائد کے ایک دوسرے کے قریب آنے اور اعلیٰ انسانی اقدار کے حامل باہمی تعلقات استوار کرنے میں کوئی چیز روک نہیں بننی چاہئے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے چند ایک پہلو ہیں جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ آپ دیکھیں اور غور کریں کہ اسلام کس طرح تمام لوگوں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتا ہے اور کس طرح مذہب کی اہمیت بیان کرتا ہے اور کس طرح خدا تعالیٰ کے مقام کو واضح کرتا ہے۔ نیز کس طرح اعلیٰ اخلاقی اقدار پر مبنی باہمی تعلقات کو استوار کرنے کا طریق بیان کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور اہم بات بھی کہنا چاہوں گا کہ یاد رکھیں کہ کسی معاشرے، ملک یا پھر دنیا کا امن صرف ناانصافی کی وجہ سے تباہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ آپ کی کسی قوم کیساتھ دشمنی یا کسی قوم کیلئے ناپسندیدگی آپ کو اس قوم کے ساتھ ناانصافی کرنے پر مجبور نہ کرے۔ بلکہ ضروری ہے کہ آپ ہر حال میں ہمیشہ انصاف کا برتاؤ رکھیں کیونکہ یہ بات نیکی اور تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یہ بات جو میں نے ابھی کہی ہے وہ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے ایک اعلیٰ مثال ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کیساتھ تعلق رکھنا بہت آسان ہوتا ہے جن کے ساتھ آپ کی دشمنی نہ ہو یا جن کے خلاف آپ کے دل میں کوئی کینہ نہ ہو۔ لیکن قرآنِ کریم تو کہتا ہے ان کے علاوہ ان لوگوں کے بھی بلا استثناء تمام حقوق ادا کریں جن کی آپ سے دشمنی ہے یا جنہیں آپ ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی مجسم انصاف کی بدولت ہی نفرت محبت اور دوستی میں بدل سکتی ہے۔ اس لئے آپ کی ایمانداری اور انصاف پسندی دنیا میں قیامِ امن کیلئے ایک اہم ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ماٹو اور نعرہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں جو ہماری مخالفت کرتے ہیں یا ہم سے دشمنی رکھے ہوئے ہیں۔

یہاں انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض اوقات کچھ لوگ اپنے ذاتی مفادات کی خاطر جماعت کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں۔ احمدی اس چیز کا نشانہ بنتے رہتے ہیں لیکن ہم ہمیشہ ایسے مظالم صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ تاہم ایک سطح پر جا کر یہ چیز قوم کے

شدت پسند عناصر اس ملک میں داخل ہو جائیں۔ اس لئے مستقبل میں امیگریشن یا سرمایہ کاری وغیرہ کے متعلق فیصلے کرتے وقت پالیسی بنانے والوں کو اس خطرہ کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی مالی بحران آتا ہے تو عوام کی مالی مشکلات اور ملک میں کام کرنے یا سرمایہ کاری کرنے کی خاطر آنے والے لوگ اخلاقی اقدار کی گراوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ بالخصوص وہ سرمایہ کاری جس کا تعلق غیر مناسب مذہبی سرگرمیوں سے ہو باعث فکر ہے۔ عالمی سطح پر پیدا ہونے والا مالی بحران دنیا کے ہر حصہ کو متاثر کر رہا ہے۔ اور کینیڈا ابھی اس وجہ سے کسی حد تک متاثر ہوا ہے۔ اسی لئے میں آپ کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کیونکہ حکومت کو احتیاط اور دوراندیشی سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنے لوگوں کی تشویش اور تحفظات دور کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ایسے تحفظات بے چینی کا باعث بنتے ہیں جو کہ پھر دوسروں کے بارے میں بُرا بھلا سوچنے اور الزام تراشیوں پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اگر اس قسم کے بغض و عناد کو بڑھنے دیا گیا تو معاشرہ کا امن تباہ ہو جائے گا۔

تمام دنیا کو کینیڈا میں بدلنے کیلئے ہمیں ہر قسم کی شدت پسندی اور تمام شدت پسند عناصر پر گہری نظر رکھنا ہوگی۔ لہٰذا ان لوگوں پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے جو کہ کاروباری یا سرمایہ کاری کے نقطہ نظر سے ملک میں آ رہے ہیں۔ آپ سب لوگ اپنے اپنے دائرہ کار میں موجود حکمران طبقہ تک یہ بات لازمی پہنچائیں۔

اگرچہ کینیڈا ابھی دنیا کے ان ممالک سے کافی دور ہے جہاں نقص امن اور ہڑتالیں وغیرہ شروع ہو چکی ہیں لیکن پھر بھی کینیڈا عالمی سطح پر معاہدات کروانے والا ملک ہے اور اس کا شمار دنیا کی ان بڑی طاقتوں میں ہے جو کہ ہم آہنگی پیدا کرنے اور امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔ بلاشبہ وہ ممالک جو شدت پسندی پھیلانے پر مصر ہیں وہ ان تمام ممالک کو نشانہ بنا سکتے ہیں جو عالمی معاہدات کروانے میں ثالثی کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! کینیڈا کی دوسری عالمی جنگ میں بھرپور شرکت نہ ہونے کے باوجود بھی 45 ہزار کینیڈین مارے گئے تھے اور آجکل کینیڈا عالمی معاملات میں پہلے کی نسبت کافی سرگرم ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ شدت پسندانہ نظریات رکھنے والوں کی نظریں اس ملک پر بھی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ دہشت گردی کا کوئی بڑا حملہ کریں گے۔ بلکہ ممکن ہے کہ وہ خفیہ طریق پر ملک کے اندر داخل ہو کر اپنے نفرت آمیز نظریات کو فروغ دیں۔ اور کاروبار اور سرمایہ کاری کو بہانہ بنا کر اس ملک میں داخل ہونا قدرے آسان معلوم ہوتا ہے۔

جہاں تک احمدیہ مسلم جماعت کا تعلق ہے تو ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جن میں سے چند ایک کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ہم مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کو ماننے والے ہیں جو کہ ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کروانے آئے تھے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمیں بتلایا ہے کہ انہیں انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے اور انسان کو ایک خدا کی عبادت کروانے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمام مذہبی جنگوں کے خاتمہ کیلئے آئے ہیں اور وہ وقت جب مذہب کے نام پر جنگیں لڑی جاتی تھیں جاتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ لوگ حقوق العباد کی ادائیگی کریں۔ یعنی لوگوں کو ایک دوسرے پر واجب حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی بھیجے گئے تھے تا باہمی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہو سکے، اور دنیا میں امن کا قیام ہو۔ احمدیہ مسلم جماعت نے ہمیشہ اسی مشن کو آگے بڑھانے اور ان تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ اور احباب جماعت ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش میں مسلسل قربانیاں بھی دے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے حال ہی میں پوپ بینیڈکٹ کو ایک خط لکھا تھا جس میں ان کو بتایا تھا کہ ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے انہیں دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنی پوری کوشش کرنی ہوگی۔ اسی طرح میں نے دنیا کے دیگر بہت سے رہنماؤں کو بھی خطوط لکھے ہیں جس میں اسرائیل کے وزیر اعظم، ایران کے صدر اور روحانی پیشوا شامل ہیں۔ میں نے چین کے وزیر اعظم، برطانیہ کے وزیر اعظم، اوباما اور آپ (کینیڈا) کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر کو بھی خطوط لکھے ہیں۔ میں نے ان سب رہنماؤں سے ایک ہی درخواست کی ہے کہ وہ تمام لوگوں کے مساوی حقوق ادا کرتے ہوئے اور اپنی قوم کو حقیقی انصاف کی راہ پر چلاتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔ میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ وہ لوگوں کی مایوسی اور خوف کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں تا کہ دیرپا امن کا قیام ہو سکے۔ اگر یہ کوشش نہ کی گئی تو اقوام متحدہ یا چند طاقتور ممالک کے اتحاد سے دنیا اس جنگ عظیم سے بچ نہیں پائے گی جس کے دہانہ پر دنیا پہلے سے ہی کھڑی ہے۔ اگر واقعی یہ جنگ ہو جاتی ہے تو ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال ہونے کے احتمال سے خالی نہ ہوگی اور ان ہتھیاروں کے بھیانک اثرات بہت بڑی تباہی کا موجب ہوں گے اور ان کا اثر کئی آنے والی نسلوں تک ہو گا۔ دوسری جنگ عظیم میں تو یہ ہتھیار صرف امریکہ کے پاس تھے اور اکثر جنگ روایتی قسم کے ہتھیاروں کے ساتھ لڑی گئی تھی۔ بہرحال اس کے باوجود 75 سے 80 ملین افراد اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور جب ہم آج کے دور میں دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی اور دیگر خوفناک ہتھیار موجود ہیں اور یہ بات بہت بڑے خدشہ کا باعث ہے۔ بالخصوص یہ دیکھتے ہوئے کہ اس قسم کے ہتھیاروں پر انتہا پسندوں کا بھی اثر و رسوخ ہے۔ اس لئے ہمیں فی الحقیقت خطرناک اور خوفناک حالات کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس تباہی سے محفوظ رکھے اور کینیڈا کو بھی اس کے اثرات سے محفوظ رکھے۔

میری دعا ہے کہ ساری دنیا اپنے خالق حقیقی کو پہچان لے اور تمام لوگ انسانی اقدار کی حفاظت کرنے اور ان پر پورا اترنے والے ہوں۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت کرنے پر اور میری باتیں سننے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ سارا ہال کھڑا ہو گیا اور مہمان حضرات کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

بعد ازاں اس تقریب کے شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں چار صد کے قریب جماعتی عہدیداران اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے علاوہ ایک صد پچاس (150) کینیڈین مہمانوں نے شرکت کی۔

ان مہمانوں میں پانچ فیڈرل ممبران پارلیمنٹ، منسٹر برائے انٹرنیشنل کوآپریشن، تین سابقہ ممبر پارلیمنٹ، ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ منسٹر آف لیبر اینڈ سینئرز، لبرل پارٹی کے چیئرمین Hon. Bob Rae، سٹی کونسلرز، ریجنل کونسلرز، سٹی میئرز، پولیس چیفس اور سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

یہ تقریب نو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

لبرل پارٹی کے چیئرمین کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں لبرل پارٹی کے چیئرمین Hon. Bob Rae نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Bob Rae انتہائی تجربہ کار اور ماہر سیاستدان ہیں۔ یہ صوبائی اور وفاقی سطح پر دس مرتبہ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہو چکے ہیں اور جس الیکشن میں بھی حصہ لیا ہے اس میں ہمیشہ کامیاب ہوئے ہیں۔ موصوف اونٹاریو صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ ان کو کینیڈا کی حکومت میں اعلیٰ سطح پر کام کرنے کا تجربہ ہے۔

Bob Rae نے حضور انور کو بتایا کہ میں ایک سفر پر تھا اور آج ہی واپس آیا ہوں تو سیدھا یہاں آج کی تقریب میں آ گیا ہوں۔

امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے Bob Rae کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ کینیڈا ساری دنیا ہو جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آج میں نے بھی اپنے خطاب میں ان کی موجودگی میں اس کو دوہرایا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے دنیا کے مختلف ممالک میں ہیومن رائٹس کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے اور اب بھی اس حوالہ سے کام ہو رہا ہے۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں تو مخالفت ہے ہی بلکہ اب پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا، مصر اور اب قرغیزستان میں بھی مخالفت شروع ہے۔ حضور انور نے فرمایا کینیڈا کو انتہاء پسندی پر اور جہاں حق تلفی ہو رہی ہے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ہم نے یہاں جو کمیٹی بنائی ہے وہ ساری دنیا میں ہیومن رائٹس کے سلسلہ میں کام کر رہی ہے اور یہ ہماری فارن پالیسی کا حصہ ہے۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں ایک ہفتہ اور ہوں۔ آپ لندن آئیں تو خوش آمدید، آپ کا انتظار ہوگا۔

موصوف نے بتایا کہ سب سے قبل اگر میری کسی احمدی سے ملاقات ہوئی ہے تو وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان تھے۔ آپ سے 1969ء میں ایک ریلیجس اینڈ انٹرنیشنل افیئرز کانفرنس پر ملاقات ہوئی تھی۔ ہم نے اس وقت کافی کام کیا تھا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ حالات میں بہتری ہوئی ہے۔ مختلف جگہوں پر وہ حملے وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ اب ایک چھوٹے گاؤں میں مخالفین نے ہماری مسجد پر حملہ کر کے نقصان پہنچایا ہے اور لوگوں کو مارا ہے۔ تو مختلف جگہوں پر ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ اگر شرارتی عناصر کے اس ملک میں آنے کے حوالہ سے آپ کی جماعت کے پاس کوئی انفارمیشن ہو تو ہمیں ضرور مطلع کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو انتہاء پسندی ہے وہ ہر جگہ ہو سکتی ہے اور اس کا دائرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

ملاقات کے آخر پر موصوف Bob Rae صاحب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ دس بجکر پندرہ منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

12 جولائی 2012ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

نماز فجر پر بھی جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے خواتین اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد ان مختلف راستوں پر کھڑی ہوتی ہے جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی سب اپنے ہاتھ اٹھا لیتی ہیں اور دور سے ہی السلام علیکم حضور! کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ سبھی اپنے ہاتھ ہلا کر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ نماز فجر پر جہاں مسجد مرد حضرات سے بھری ہوتی ہے وہاں لجنہ کا حصہ بھی خواتین اور بچیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ پیس ولیج کے علاوہ بھی ارد گرد کی آبادیوں سے خواتین بڑی تعداد میں نمازوں کے لئے حاضر ہوتی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیسٹ ہاؤس ''بیت العافیت'' میں تشریف لے آئے۔

منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن کی حضور انور سے ملاقات

Hon. Julian Fantino (ممبر فیڈرل پارلیمنٹ) منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ موصوف قبل ازیں کینیڈا کے ایسوسی ایٹ وزیر برائے قومی دفاع تھے اور وزیر ریاست برائے سینئرز بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔

امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ Julian Fantino جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور اس شہر وان (Vaughan) کی طرف سے وفاقی کابینہ کے نمائندہ ہیں۔ یہ ہمیشہ ہی جماعت سے ہر ممکن طریق پر تعاون اور مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جب بھی ان کو جماعت کے کسی پروگرام میں بلایا جاتا ہے تو ہمیشہ کوشش کر کے شامل ہوتے ہیں۔ موصوف ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگراموں اور پراجیکٹس میں بھی مدد کرتے رہتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے کینیڈا کے پرائم منسٹر کو حضور انور کا خط ملا تھا۔ پرائم منسٹر کی طرف سے اس کا جواب دیا جانا ہے۔ جواب میں تاخیر ہونے پر منسٹر موصوف نے معذرت پیش کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے خطوط کے جوابات کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں تو میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ مجھے امید ہے کہ کینیڈا کے پرائم منسٹر کی طرف سے جواب آئے گا۔ کیونکہ ہمارے بڑے اچھے ریلیشن ہیں۔ منسٹر نے پھر معذرت کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ بعض مصروفیات اور کاموں کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔

منسٹر نے اپنی طرف سے حضور انور کو ایک خط پیش کیا جس میں حضور انور کو کینیڈا آنے پر خوش آمدید کہا گیا۔

افریقہ میں جماعتی خدمات کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا: ہم افریقہ میں مختلف پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ تعلیمی و طبی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کر رہے ہیں۔ ہم افریقہ کے مختلف ممالک میں ریموٹ ایریا میں ماڈل ولیج (Village) بنا رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک ماڈل ولیج کا افتتاح ہو چکا ہے، جس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے، سٹریٹ لائٹس کا انتظام کیا گیا ہے، پینے کا پانی Tap کے ذریعہ مہیا کیا گیا ہے۔ Paved سڑیٹ بنائی گئی ہیں۔ ایک کمیونٹی ہال بھی بنایا گیا ہے اور گرین ہاؤس بھی بنایا گیا ہے تا کہ گاؤں والے سبزیاں وغیرہ اگا سکیں۔ ہم ضرورتمندوں کی مدد کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے خیال میں امریکہ، کینیڈا اور بعض دوسرے ممالک میں اس قدر خوراک موجود ہے اور بڑی تعداد میں یہ خوراک ضائع بھی کر دی جاتی ہے کہ اس سے غریب ممالک میں کئی ملینز لوگوں کو خوراک مہیا ہو سکتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ مختلف ممالک میں زلازل اور دیگر آفات کے موقع پر حکومت کینیڈا ان ممالک کی مدد کرتی ہے۔ ھیٹی، پاکستان اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک میں جو تباہیاں ہوئی ہیں ان میں ہم نے مدد کی ہے اور ہماری ٹیمیں مدد کے لئے وہاں پہنچی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہیومینیٹی فرسٹ کو بھی اس موقع پر دنیا کے مختلف ممالک میں نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ 2005ء میں جب پاکستان میں زلزلہ آیا تھا تو ہماری میڈیکل ٹیموں نے وہاں جا کر میڈیکل کیمپس آرگنائز کئے اور سکول کھولے اور چار پانچ ماہ کام کیا۔ ہم نے ایک ہسپتال بھی بنایا اور وہاں Neuro Surgery Operating Theater قائم کیا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے جس ملک میں بھی چلے جائیں خواہ افریقہ ہو، انڈونیشیا ہو، عرب ممالک ہوں یا دوسرے ممالک ہوں ہر جگہ احمدی افراد کا ایک ہی رویہ دیکھیں گے۔ افریقہ کے ریموٹ دیہاتوں میں چلے جائیں وہاں آباد احمدیوں کا بھی وہی رویہ اور کردار ہے جو آپ یہاں یا دوسرے ممالک میں دیکھ رہے ہیں اور یہ کمیونٹی کی خوبصورتی ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے طاہر ہال کی تعمیر کے لئے دی جانے والی گرانٹ حکومت کو واپس کر کے ایک بہت بڑی مثال قائم کی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جلسہ یوکے، کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ امسال جلسہ یوکے ستمبر کے شروع میں ہو رہا ہے۔ ہمارا یہ جلسہ اپنی زمین پر ہوتا ہے ایک عارضی گاؤں آباد ہو جاتا ہے۔ جو 30 ہزار لوگوں کو اپنے اندر سموتا ہے ان سب لوگوں کی رہائش، خوراک، پانی اور ٹائلٹس وغیرہ اور دیگر سہولیات کا سب انتظام وہیں ہوتا ہے۔ یہ تمام کام والنٹیئرز کرتے ہیں اور سات سے دس دن کے اندر تیاری ہوتی ہے۔ پھر ان سب اشیاء کو جلسہ کے بعد ایک محدود عرصہ کے اندر سمیٹنا پڑتا ہے۔ یہاں کینیڈا میں تو ہال ہیں اور ایک چھت کے نیچے ہی سارے انتظامات ہو جاتے ہیں۔ جبکہ یوکے میں ہم مارکی لگاتے ہیں۔ یوکے کا جلسہ عام طور پر جولائی کے آخر میں ہوتا ہے۔ اب رمضان المبارک کی وجہ سے ستمبر میں ہو رہا ہے۔

اس موقع پر امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ جب وہ 1987ء میں کینیڈا آئے تھے تو اس وقت جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب ایک تصویر میں آجاتے تھے اور اب اللہ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 18 ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا 1891ء میں قادیان میں جو ہمارا پہلا جلسہ ہوا تھا اس میں شاملین کی تعداد 75 تھی۔ اب دنیا کے قریباً سو ممالک میں یہ جلسے ہو رہے ہیں اور ایک ایک ملک میں ہزارہا لوگ شامل ہوتے ہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمیونٹی کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

موصوف منسٹر کی یہ ملاقات چھ بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ ایک تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ایک بار پھر موصوف کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔

واقفینِ نَو کی
حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طلحہ ظفر نے کی بعدازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم محمد سلمان خان اور انگریزی ترجمہ عزیزم مدبر جوئیہ نے پیش کیا۔

منتظمین نے حدیث کا عنوان پروگرام میں نہیں رکھا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا حدیث رکھنی چاہئے تھی۔ حدیث کے اوپر ہی تقریر تیار ہو جاتی ہے۔ ایسا کونسا مسئلہ ہے۔ کوئی حدیث لے کر اس کی وضاحت کر دیتے تو وہ تقریر بن جاتی۔

اس کے بعد عزیزم عطاء الکریم نے خلافت کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی اور عزیزم کامران سعید نے احمدیت نے دنیا کو کیا دیا کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدازاں عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور عزیزم حمزہ چغتائی نے ان اشعار کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد تین بچوں عزیزم طٰہٰ احمد، مبارز محمود اور ماہر احمد Dheendsa نے ایک Presentation دی۔

واقفینِ نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سابقہ ہدایات کا خلاصہ

عزیزم طٰہٰ احمد نے اپنے مضمون میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفین نو بچوں کے لئے درج ذیل ہدایات پڑھ کر سنائیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 مئی 2012ء کو وقف نو اجتماع یوکے میں دی تھیں۔

☆ آپ کے والدین نے جو خلیفۃ المسیح کے ساتھ آپ کو وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسے کبھی مت توڑیں۔

☆ آپ کے والدین نے حضرت مریم علیہا السلام کی روایت کی تجدید کی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ حضرت مریمؑ نے جو کچھ بھی ان کے رحم میں تھا خدا تعالیٰ کی نذر کر دیا تھا۔

☆ اپنی بہترین خدمات جماعت کو پیش کریں۔

☆ وہ واقفین جو جامعہ کے علاوہ دوسری فیلڈز اختیار کرتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ وقف ہی سمجھیں گے اور اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو جماعت کے سامنے پیش کر دیں گے۔

☆ وہ بچے جو وقف نو کی سکیم میں رہنا چاہتے ہیں انہیں اس سکیم کی حقیقی روح کو یاد رکھتے ہوئے زندگی بھر واقف بن کر رہنا چاہئے۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام کے اسوہ پر چلتے ہوئے اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ جو کچھ زندگی میں کریں وہ محض اللہ کی خاطر ہو۔

☆ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ وقف کی روح پر پورا نہیں اتر سکتے تو بہتر ہے وقف نو کی سکیم چھوڑ دیں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ اپنے آپ کو، اپنے والدین کو اور جماعت کو دھوکہ میں رکھتے ہوئے اپنا وقف جاری رکھیں۔

☆ ساری دنیا کو ہدایت دینا اور لوگوں کو خدا کے قریب لانا آپ تمام واقفین نو کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔

☆ جس طرح ہمارے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ سب خوش قسمت ہیں کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ساری دنیا کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔

☆ ایک واقف نو کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے عہد وقف کی وجہ سے باقی احمدیوں کی نسبت روحانی اعتبار سے بہتر ہو۔ آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کے دین کی خدمت کرنا ہو۔

آخر میں عزیز طٰہٰ نے کہا کہ پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

اس کے بعد عزیزم مبارز محمود نے اسی اجتماع منعقدہ 6 مئی 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی ہدایات میں سے درج ذیل ہدایات پیش کیں۔

☆ یاد رکھیں کہ جب آپ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو نماز آپ پر فرض ہو جاتی ہے۔

☆ تمام نمازوں کو مقررہ اوقات پر ادا کرو۔

☆ سکول میں بھی آپ کو وقفہ کے دوران نماز ادا کرنی چاہئے یا پھر اپنے اساتذہ سے اجازت لے کر نماز ادا کریں۔

☆ یہ بہت ضروری ہے کہ ہر واقف نو بچہ روزانہ تلاوت کرے۔

☆ جو کچھ آپ اس عمر میں سیکھیں گے اس کا فائدہ آپ کو ساری زندگی ہوگا۔

☆ اپنے والدین کی اطاعت کریں اور واقفین نو بچوں میں اس خوبی کا زیادہ اظہار ہونا چاہئے۔

☆ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ پیار سے رہیں اور لڑائی جھگڑے سے بچیں۔

☆ اپنے دوستوں کے ساتھ پیار محبت سے رہیں۔

☆ گالی گلوچ اور گندی زبان کے استعمال سے بچیں۔ پاک صاف زبان کا استعمال کریں جو کہ آپ کے کردار کا حصہ ہو۔

☆ آپ سکول کی پڑھائی میں دوسرے بچوں سے آگے ہوں۔

☆ توجہ کے ساتھ کلاس میں بیٹھیں اور پوری قابلیت کے ساتھ اپنا ہوم ورک کریں۔

☆ آپ کے استاد کو آپ میں اور دوسرے بچوں میں ایک فرق محسوس ہو۔

آخر میں عزیزم نے کہا کہ: پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

......اس کے بعد ماہر احمد Dheendsa نے بھی اسی اجتماع منعقدہ 6 مئی 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی ہدایات میں سے درج ذیل ہدایات پیش کیں۔

☆ یہ ضروری ہے کہ آپ دنیوی علم بھی سیکھیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ علم اسلام کی خدمت کے لئے ممد ہونا چاہئے۔ آپ کی تعلیم دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر نہ ہو ماسوائے اس کے کہ خلیفہ وقت آپ کو کچھ مخصوص عرصہ کے لئے جماعت سے باہر کام کرنے کی اجازت دے۔

☆ آپ سب کو دنیوی علم کے ساتھ ساتھ مذہبی علم کے حصول کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔

☆ پوری توجہ کے ساتھ روزانہ پانچ فرض نمازیں ادا کریں اور جس حد تک ممکن ہو نوافل ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دیں۔

☆ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سیکھیں۔

☆ قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کریں۔

☆ فضول اور وقت ضائع کرنے والے مشاغل سے بچیں۔

☆ آپ کی دلچسپی جدید رسم و رواج (Fashion) میں نہیں ہونی چاہئے۔

☆ یاد رکھیں کہ آپ کا عہد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کے ہر فعل اور حرکت کو دیکھ رہا ہے۔

☆ آپ اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہیں اور یہ واقفین نو پر بھاری ذمہ داری ہے۔

☆ روزانہ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کر رہے ہیں؟

☆ اور اگر جواب نہ میں ہے تو پھر آپ کے وقف کی کوئی اہمیت نہیں۔

آخر میں عزیزم نے کہا کہ: پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچوں کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

MTA والوں نے ایک CD بنائی ہوئی ہے (One Leader-One Community)، وہ وقف نو کو بھی دکھانی چاہئے تا کہ ان کو اس لحاظ سے بھی پتہ چلے۔ اس قسم کے Topics اس زبان میں زیادہ ہونے چاہئے جس میں ان کو سمجھ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نو میں سے نظم پڑھنے والے لڑکے کافی مل جائیں گے۔ آپ لوگ صرف سمجھتے ہیں کہ جلسہ پہ چالیس سال سے اوپر ہو تو نظم پڑھ سکتا ہے اور کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ یوکے اور

جرمنی کے جلسہ میں، مَیں نے ہی کچھ لڑکے اپنی طرف سے چنے ہوئے ہیں، نہیں تو اگر انتظامیہ پہ چھوڑتا تو پھر وہی بوڑھوں نے ہی آنا تھا۔

واقفین نَو کے ساتھ مجلس سوال و جواب

......اس کے بعد ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ایک سنی مسلم لڑکی تھی میری کلاس میں، اس نے کہا کہ عورتیں ایسے (ہاتھ) باندھ کر نماز پڑھتی ہیں، لیکن احمدی عورتیں ایسے کر کے کیوں پڑھتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ باندھنے سے متعلق جو مختلف روایتیں پہنچی ہیں اس کے مطابق بعض ذرا سا اوپر کر کے ہاتھ باندھتے ہیں، بعض درمیان میں باندھتے ہیں اور بعض بالکل نیچے لاکر ہاتھ باندھتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوام رہا ہے اور آپ نے اس پر زیادہ عمل کیا ہے وہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے، پھر اشارہ سے بتایا کہ اس جگہ یہاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس طرح انگلیاں۔ لیکن جو ذرا اوپر رکھتے ہیں یا بالکل نیچے لا کر پڑھتے ہیں وہ بھی غلط نہیں ہیں۔ جو مالکی فرقہ کے لوگ ہیں، افریقہ میں امام مالک رحمہ اللہ کے ماننے والے بہت زیادہ ہیں، وہ ہاتھ نہیں باندھتے، وہ ہاتھ چھوڑ کے نماز پڑھتے ہیں۔ اذان بھی دیتے ہیں تو کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالتے۔ تم جا کے دیکھو افریقہ میں بہت ساری جگہوں پر، اذان دے رہے ہوں گے تو دیوار کے ساتھ ایک آدمی کھڑا ہوگا، اس نے ہاتھ نیچے رکھے ہوں گے اور اذان دے رہا ہوگا۔ تو وہ اس لئے کہ حضرت امام مالک پر جو ظلم ہوئے تھے ان کی تکلیف کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب وہ نہیں اٹھا سکتے تھے تو ان کے ماننے والے سمجھے کہ شائد یہی اب شریعت بن گئی ہے۔ لیکن بہرحال ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کس طرح ہاتھ باندھے، اس کے مطابق ہم پڑھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح ہمیں بتایا کہ اس طرح ہونا چاہئے۔ عموماً تو سنی بھی اس طرح باندھتے ہیں، عورتیں عموماً میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اوپر کر لیتی ہیں۔

......ایک واقف نو نے سوال کیا کہ سارے ریلیجنز کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ سنّی کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ ہم احمدی بھی کہتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر جا رہے ہیں۔ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کونسا صحیح ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت میں بہت سارے فرقے بن جائیں گے، بہت سارے Sects ہو جائیں گی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا۔ وہ ظاہر ہوں گے۔ وہ ایک جماعت بنائیں گے اور تم ان کو میرا اسلام کہنا، ان کی جماعت میں شامل ہو جانا اور یہ بھی فرمایا کہ تمہیں اگر مشکل ترین راستے ہوں، برف کے Glaciers پر چل کر جانا پڑے تو جانا اور میرا اسلام کہنا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی موعود وہ شخص ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہتر (73) فرقہ ہوں گے، جن میں سے صرف ایک صحیح ہوگا، باقی سب غلط ہوں گے۔ ایک صحیح ہوگا جو صحیح راستہ دکھائے گا جو ہر فرقہ کو کہے گا کہ اس کے ساتھ شامل ہو۔

جماعت احمدیہ میں اب تم دیکھ رہے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ماننے والے ہیں وہ سنّیوں میں سے بھی آئے اور شیعوں میں سے بھی آئے۔ اب سنیوں اور شیعوں کے بھی آگے کئی فرقے بنے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے تیس تیس سے اوپر فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں سے بھی تبلیغ کے نتیجہ میں لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، ہندوؤں میں سے بھی شامل ہو رہے ہیں۔

پھر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود آئے گا اور اس کے بعد خلافت قائم ہوگی۔ اب دنیا میں جو دوسرے فرقے ہیں، کسی کے پاس ایک لیڈر نہیں، خلافت نہیں اور سنی اپنا فرقہ چھوڑ کر شیعہ فرقہ میں داخل نہیں ہوتے۔ تمہیں نظر نہیں آئیں گے، کوئی اکادکا شائد ہو یا شیعہ کسی خوف کے مارے سنی بن جائے تو بن جائے ورنہ ایسا نہیں ہے۔ جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو سارے فرقوں کے شامل ہوتے ہیں اور یہی فرقہ ایسا ہے جو سچا ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید بھی ہے۔ پھر جماعت بڑھ بھی رہی ہے۔ ہر روز بڑھ رہی ہے! اس سے ثابت ہوا کہ جماعت سچی ہے۔

اگر جماعت جھوٹی ہوتی، اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی مدد ساتھ نہ ہوتی، تو یہ ختم ہو چکی ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ اگر میں نے اپنے پاس سے کچھ بنایا ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ اس کا روز بروز بڑھنا، پھیلنا، ترقی کرنا اور Organized طریقے سے کام کرنا، دنیا میں پھیل جانا، 200 سے زیادہ ملکوں میں جماعت پھیل گئی، یہ باتیں بتاتی ہیں کہ ہم سچے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ الہام ہوا تھا کہ تمام مسلمان فرقوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرلو اور ایک امت واحدہ بنالو۔ اس لحاظ سے ہم کام کر رہے ہیں۔ اَوروں کے پاس تو کوئی لیڈر نہیں ہے اور نہ اس طرح کوئی تبلیغ کر رہا ہے، قرآن کریم کی تعلیم نہیں پھیلا رہا اور قرآن کریم کے تراجم نہیں پھیلا رہا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے قرآن کریم کے تراجم کر کے دنیا کے ملکوں میں پھیلا دیئے ہیں۔ حدیثوں کے تراجم کر کے پھیلا دیئے۔ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ مساجد بنا رہے ہیں۔ سنّیوں میں، شیعوں میں کونسا فرقہ ہے جو اتنے Large Scale پر کام کر رہا ہے؟ کوئی نہیں کر رہا۔

......ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ میرا ایک بنگلہ دیش کا دوست کہتا ہے کہ پاکستان کچھ نہیں ہے اور بنگلہ دیش سب سے اچھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ کہتے ہیں بنگلہ دیش اچھا ہے۔ وہ بنگالی ہیں۔ ان کا ملک ہے تو ان کو اچھا ہی لگے گا۔ تم پاکستان سے آئے ہو۔ تم کہو مجھے پاکستان اچھا لگتا ہے۔ اپنا اپنا ملک ہر ایک کو اچھا لگنا چاہئے۔ وہ کہتا ہے بنگلہ دیش اچھا ہے تو اس کو بنگلہ دیش اچھا لگنا چاہئے کیونکہ اپنے وطن سے محبت ہونی چاہئے۔ تم پاکستان سے آئے ہو، اگر پاکستان تمہارا وطن ہے تو تمہیں اس سے محبت ہونی چاہئے۔ تم کہو پاکستان اچھا ہے۔ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہو کہ تمہارے لئے وہ اچھا ہے، میرے لئے یہ اچھا ہے۔ بغیر لڑے فیصلہ ہو جائے گا۔

......ایک بچہ نے سوال کیا کہ آپ جب حضور بنے تھے تو آپ کو کیسے لگا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتخاب کے بعد MTA نے جو دکھایا تھا وہ دوبارہ دیکھ لینا تو پتہ لگ جائے گا کہ کیسے لگا تھا۔

......ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ نے Different World Leaders کو جو Letters بھیجے تھے، جس طرح پوپ کو، باراک اوباما کو، تو ان کا کوئی آپ کو جواب واپس آیا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی تو ابھی تک مسئلہ ہے۔ ابھی کسی نے بھی جواب نہیں دیا اور مجھے کسی سے جواب کی امید بھی نہیں تھی گو کہ ان کے ہاتھ میں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اب میرا یہ خیال تھا کہ یہاں کے جو کینیڈین Prime Minister صاحب ہیں، یہ تعلق رکھتے ہیں تو یہ ضرور جواب دے دیں گے۔ لیکن انہوں نے بھی ابھی تک تو نہیں دیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ میں چند دن تک دے دوں گا۔ کہتے ہیں بڑا مشکل خط تھا۔ میرے لئے اس کا جواب دینا بڑا مشکل ہے۔ میں سوچ سمجھ کے جواب دوں گا۔ یہی باراک اوباما کے طرف سے جواب آیا تھا۔ جب میں امریکہ گیا ہوں تو وہاں فنکشن میں White House کا ایک نمائندہ آیا تھا، میں نے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے خود مجھے کہا تھا کہ President صاحب جواب دینے کے لئے سوچ رہے ہیں۔ ایک دو ہفتہ تک دے دیں گے۔ اب کیا دیتے ہیں یا نہیں دیتے یا اس کا سیاسی جواب تھا، کیونکہ مجھے تو ان کے جواب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ صرف یہی ہے کہ اگر توجہ پیدا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تو اس نے بھی مجھے یہ کہا کہ وہ ایک دو ہفتہ تک جواب دے دیں گے۔ وہ بھی سوچ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ سوال اتنے مشکل اٹھائے ہوئے ہیں کہ ہمیں جواب دینا مشکل لگ رہا ہے۔ لیکن بہرحال یہاں کینیڈا کے Prime Minister صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں بھی جلدی جواب دے دوں گا۔ ابھی تک تو کسی کا نہیں آیا۔

......ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ صرف اس صورت میں شہید بنتے ہیں جب آپ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں یا دوسرا طریقہ بھی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قربان ہونے والا بھی شہید ہے اور ہر شخص جو اس خواہش کے ساتھ کام کرتا ہے کہ جو بھی ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینی پڑے تو میں دوں گا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا رتبہ پالیتا ہے۔ شہید وہ بھی ہے جو نبی کی جماعت کی خاطر قربانی کرے اور سچی گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کی باتوں پر یقین رکھنے والا ہو اور اپنے عمل سے بھی ہر بات کا گواہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شہادت کے مختلف رتبے رکھے ہوئے ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ، اگر کوئی شہادت کی خواہش رکھنے والا ہو تو اس کو بھی یہ مقام دے سکتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے اپنے مال کی خاطر قربانی کرنے والا بھی شہید ہو جاتا ہے۔ اپنی جائیداد کی حفاظت کرنے والا بھی شہید ہے۔ بعض حادثات میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ تو شہید کی مختلف Categories ہیں۔ مختلف درجات ہیں۔

......ایک بچہ نے سوال کیا کہ جب خانہ کعبہ بنا تھا تو اس کے اندر وہ جو Rock ہے اس کا کوئی مطلب ہے یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا مطلب حجر اسود سے ہے؟ حجر اسود ایک کالا پتھر ہے۔ اس کی اہمیت پرانے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ اس کو Sacred سمجھا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے باقی پتھر بھی آسمان سے گرے ہوں۔ جو Meteors گرتے ہیں ان پتھروں سے نکلا ہوگا۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کہ کوئی Meteor گرا تھا اور یہ پتھر اس کا ٹکڑا تھا۔ یہ اس کی اہمیت ہے۔ عربوں میں پرانے زمانہ سے اس کی ایک خصوصیت چلی آرہی ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی تو اس وقت سارے قبیلوں کا جھگڑا پیدا ہو گیا کہ کون اس کو اس کے کونے پر، اس کی جگہ پر لگائے گا۔ تو سارے لیڈرز نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ہمیں صبح پہلے آتا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے ہم یہ پتھر لگوالیں گے تاکہ لڑائی نہ ہو۔ تو صبح دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے زیادہ صادق اور امین شخص ہے۔ ان سے لگوائیں گے۔ سچے بھی ہیں، امانتدار بھی ہیں اور ہم سے سب سے زیادہ نیک بھی ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ایک چادر بچھائی جائے اور اس کے اوپر وہ پتھر رکھ دیا جائے۔ پھر سارے لیڈروں کو کہا اس کے کونے پکڑ لو اور اس کو اٹھاؤ۔ انہوں نے اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پتھر وہاں Fix کر دیا۔ تو اس کی اس لحاظ سے ایک Value ہے کہ وہ مقدس پتھر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ اس کا کوئی بہت بڑا مقام بن گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حج کرتے ہوئے اس پتھر کو ڈنڈا مار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے، پیار کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو مَیں تمہیں کبھی پیار نہ کرتا۔ یعنی میرے نزدیک تمہاری ذاتی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تو کسی چیز کو شرک نہیں بنانا چاہئے۔ اللہ کا گھر ہے، خانہ کعبہ ہے۔ وہ تو بہرحال ہے اور اسی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اہمیت دی ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے ماننے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے، امت کو بنانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ جب میں تمہیں پیار کر رہا ہوں یا بوسا دے رہا ہوں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس سنت پر اس لئے عمل کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔ تو اس طرح اس کی اہمیت ہوگئی اور اب تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تبرک بن گیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اور کپڑے برکت والے ہوسکتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز تو بہت برکت والی ہے، سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 44 فیملیز کے 170 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Brampton، Islington، Hemilton، Maple، Regina، Mississauga، Scarborough، Barrie، Calgary، Saskatoon، Durham، Themson، Peace Village، Winnipeg۔

سسکاٹون سے ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز 3200 کلومیٹر اور کیلگری (Calgary) سے آنے والی فیملیز 3800 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 52 بچوں اور بچیوں سے ازراہ شفقت قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آج کی اس آمین کی تقریب میں درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں شامل ہوئیں۔

عزیزہ Malaika احمد، کائنات دین، Urba سلیمان، بارعہ اٹھوال، ایان رانا، مریم نوید، جلال باجوہ، Ashir احمد، واجد باجوہ، ذین احمد باجوہ، غزہ سعید، فاران ربانی، عظیم خلیفہ، جاذبہ بشارت، عظمیٰ مناہل، واشمہ محمود، علیشاہ احمد، افشاں ایمن، نایاب چوہدری، Saarim احمد چوہدری، محمد علی خالد، Taban احمد، Eisha محمود، امۃ الحئی، Daniy احسن، فاتحہ احمد، Areesha مسکان نعیم، مدحت احمد، طوبیٰ رحمان، خان عبدالباری، حسن اے قریشی، مسرور اے محمود، باسل علی سید، نادیہ احمد، Areej احمد، سنبل حلیم، دانیال احمد، Rameen طاہر، عفان چیمہ، تکریم احمد، ذیشان طاہر ظفر، عمرانہ لطیف، Zoha احمد، عافیہ احمد، سہیل اے قیصر، Osswah اے قیصر، انیلہ امبر، رمین وڑائچ، Parisa Mahnosh Jone، حیان مدبر ہادی، عاشر حکیم ڈوگر، علی احمد بٹر۔

تقریب آمین کے بعد نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 جولائی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الاسلام کے دونوں ہالوں میں مرد احباب کے لئے اور نئے تعمیر ہونے والے ایوان طاہر میں خواتین کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر چالیس منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الاسلام سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ مسجد اور طاہر ہال کی تینوں منازل کے علاوہ باہر لگی ہوئی مارکی بھی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ مجموعی طور پر سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 31 مورخہ 3/اگست 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر کینیڈا، امریکہ، فلپائن اور الجیریا سے تعلق رکھنے والے ان چار احباب نے اپنا ہاتھ رکھا جو آج ہی احمدیت میں داخل ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ تیس نومبائعین نے بھی آج اپنے پیارے آقا کی دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ خواتین میں بھی بعض نومبائعات نے شرف بیعت پایا۔

بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی اور ایک عالمی رنگ اختیار کر گئی۔ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتوں نے اس بیعت کی تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

سب سے پہلے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے دفتری ملاقات کی اور اپنے بعض امور اور معاملات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔ (خالد مسعود صاحب ان دنوں رخصت پر کینیڈا آئے ہوئے ہیں)

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 195 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ان ملاقات کرنے والوں میں سات شہداء کی فیملیز بھی تھیں جو اپنے پیاروں کی شہادت کے بعد، مخالفین احمدیت کے ظلم و ستم سے ستائی ہوئی، اپنے ہی وطن کی زمین تنگ ہونے پر، وہاں سے ہجرت کر کے اور بے وطن ہو کر یہاں دیار غیر میں آباد ہوئی ہیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا کر تسکین قلب اور طمانیت حاصل کی اور پھر ڈھیر ساری دعائیں بھی حاصل کیں۔ اللہ انہیں جہاں بھی رکھے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق درج ذیل مختلف جماعتوں سے تھا۔

Ahmadiyya، Islington، Weston South، Ottawa، Brampton، Abode of Peace، Mississauga، Montreal۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کو ہدایات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق لجنہ کے دفتر سرائے مریم میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر سیکرٹری سے اس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور مختلف امور کے بارہ میں راہنمائی فرمائی۔

نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

ایوان خدمت کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ''ایوان خدمت'' خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں تشریف لے گئے۔ یہاں وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

آج کی اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی اس تقریب میں درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔

عزیزہ درمانہ مبارکہ خان، عزیزم ایاز نصراللہ خان، فلزہ احمد، مشعل شبیر، سلمان کاہلوں، کاشف کاہلوں، تمثیل احمد، صبیحہ معین، عیشاہ احمد، دانیال مبارک، عطاء الاسلام چوہدری، Frazia بھٹی، عیشاہ احمد، Qaisara سحر، ماہدہ عزیز ملک، Shaneeza خان، کاشفہ مسعود مہار، لائبہ ہمایوں، سبیکہ زاہد، Rateeba بشریٰ احمد، عطاء السلام، مناہل احمد، فراز احمد، سرمد اللہ قریشی، محمد معاذ حسین، ماریہ صدیقہ سلطان، معید احمد وڑائچ، انصر احمد، خولہ منصور، Maheen طوبیٰ، ثانیہ حفیظ، Malaika خان، زینب اے سید، عروہ چیمہ، طاہر محمود، حارث چوہدری، Michelle ہاشمی، عالیہ قریشی، Hamayl چوہدری، Alina عظمت، فاران طارق، ظفراللہ محمود منگلا، کاشف ثاقب۔

ان سب بچوں اور بچیوں کا تعلق جماعت پیس ویلج ایسٹ، Woodbridge، Weston South، ویسٹن نارتھ ایسٹ، Brampton، Mississauga، سکاربرو، Oakville، پیس ویلج سنٹر اور بریڈفورڈ سے تھا۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پیس ویلج کا پیدل دورہ

دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اچانک اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ دارالامن (Peace Village) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس بستی کی ہر گلی اور ہر سڑک پر تشریف لے گئے اور ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ اپنے پیارے آقا کی اچانک آمد کا سنتے ہی اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع ہو گئے اور بہت خوش تھے کہ آج اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے آقا کی قدم بوسی کر رہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بشیر سٹریٹ سے اپنے وزٹ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش بھی بشیر سٹریٹ پر ہی ہے۔ پیس ویلج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ اس بستی کا ہر گھر ہی رنگ برنگ روشنیوں سے سجا ہوا ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ جونہی حضور انور سڑک پر آئے، حضور انور کو دیکھتے ہی مرد، عورتیں اور بچے بچیاں سبھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے، ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے، اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان، اپنے انتہائی قریب اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیملیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد۔ خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لا الٰہ الا اللہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ پر بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء بلند آواز سے اپنی اطاعت اور فدائیت کے اظہار پر مشتمل ترانہ پڑھ رہے تھے۔

جہاں ہر چھوٹا بڑا مرد، عورت اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہتا۔ وہاں ہر ایک اپنے ہاتھوں میں کیمرہ لئے ہوئے ان ایمان افروز اور ناقابل بیان مناظر کی تصاویر بنا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ ویڈیو بھی بنائی جا رہی تھیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کئی کیمرے تھے اور سبھی چل رہے تھے۔ آج اس وزٹ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور ویڈیوز بنائی گئیں ان کا شمار ممکن نہیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کر دیں، اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بچوں سے پیار کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے، ہر کس و ناکس ان برکتوں سے سیراب ہو رہا تھا، بچیوں کے گروپس حضور انور کے دائیں بائیں چلتے ہوئے انتہائی قریب سے تصاویر کھینچ رہے تھے۔ بعض بچے اور بچیاں بھاگ کر حضور انور کے پاس آ جاتے اور پیار حاصل کرتے اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتے۔ آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور سارا پیس ویلج ہی روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ وہاں ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ حضور انور جب بچوں سے پیار کرتے اور انہیں اپنا ہاتھ لگاتے تو مائیں فرط جذبات سے بچوں کو اپنے سینے سے لگا لیتیں اور روتے ہوئے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیتیں جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق و محبت اور فدائیت کی سینکڑوں داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلا ملی۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس ویلج کا یہ وزٹ قریباً سوا گھنٹے پر مشتمل تھا۔ اس وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ وقت کے لئے مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے ان کے دو بیٹے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھتے ہیں اور یہی وجہ ان کے لئے اس سعادت کے حصول کا موجب بنی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔ قریباً گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: متی کی انجیل......از صفحہ نمبر 4

کرنے کا تعلق تقویٰ اور ایمان اور نیک اعمال سے ہے اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کے کھانے سے خدا کا حکم منع فرماتا ہے ان کا استعمال تقویٰ اور ایمان اور نیک عمل کے خلاف ہے کسی حرام چیز کے کھانے کی اس فقرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں۔

۞......**باب 15 آیت 21 تا 28 کا مضمون صاف صاف اور کھلم کھلا بتا رہا ہے کہ یسوع کا مشن عالمگیر نہیں تھا بلکہ بنی اسرائیل کے لئے محدود تھا۔** لکھا ہے:۔

’پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقہ کو روانہ ہوا۔ اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے شاگردوں نے پاس آ کر اس سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کر دے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس نے آ کر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ اس نے کہا ہاں خداوند کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو ان کے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔ اس پر یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے عورت تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔ جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو اور اس کی بیٹی نے اسی گھڑی شفا پائی۔ (متی باب 15 آیت 21 تا 28)

خاکسار نے اپنی زندگی میں بہت سے مسیحی حضرات سے ملاقات کی ہے اور ان کے سامنے ان آیات کو رکھ کر کہا ہے کہ یسوع کا پیغام ساری دنیا کے لئے نہیں صرف بنی اسرائیل کے لئے محدود تھا اور ساری دنیا کے لئے یسوع کے پیغام کو وسعت پولوس نے دی اور اس لئے لوقا کے انجیل نویس نے جو پولوس کا متبع تھا اس واقعہ کو اپنی انجیل میں درج نہیں کیا۔ مگر آج تک کوئی بھی مسیحی اس بیان کے بارہ میں کوئی وضاحت نہیں کر سکا۔ امریکہ میں ایک مسیحی نے یہ تشریح کی کہ اس بیان میں کتوں کے لئے جو لفظ ہے وہ ہے جو کتّوں پر نہیں کتّوں کے بچوں پر بولا جاتا ہے۔ اس کے جواب سے میرا سوال تو حل نہیں ہوا۔ سوال تو یہ تھا کہ یسوع کا مشن بنی اسرائیل کے لئے محدود تھا۔ مگر مَیں نے ان کو کہا مَیں ایک ایشیائی ہوں آپ نے میرے سامنے تو یہ تشریح کر دی کہ لفظ کتّوں نہیں بلکہ کتّے کے بچے ہیں۔ مگر کسی اور ایشیائی کے سامنے یہ تشریح پیش نہ کریں کیونکہ ایشیائی اگر کسی کو بُرا کہنا چاہتے ہیں تو اس کو کتّا کہتے ہیں لیکن اگر زیادہ برا کہنا چاہیں تو کتے کا بچہ کہتے ہیں۔

مَیں مسیحی صاحبان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس بیان پر غور کریں اور دیانتداری سے غور کریں اس بیان کے مطابق ہر شخص جو اسرائیلی نہیں کتے کا بچہ ہے اور یسوع اس کی طرف نہیں بھیجا گیا کیونکہ یسوع صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ یہی یسوع نے کہا اور اس کے مطابق عمل کیا۔ غیر بنی اسرائیل میں یسوع کا پیغام پولوس کا کام ہے اور پولوس کی تعلیم جو یسوع اور اس کے اصل حواریوں کی تعلیم سے بالکل مختلف ہے۔ آپ فیصلہ کریں کہ آپ یسوع کو مانتے ہیں یا پولوس کو؟ جن کی مذہبی تعلیم ایک دوسرے کی تعلیم سے بالکل متضاد ہے۔

پادری ڈم میلو صاحب اس واقعہ کو یسوع کا معجزہ قرار دیتے ہیں کہ گویا یسوع نے اس عورت کی بیٹی کو شفا دی۔ ذرا غور سے پڑھیں تو یہاں شفا کا معجزہ نہیں دکھایا گیا بلکہ یسوع نے اس عورت کی لڑکی کے لئے دعا کی ہے کہ:

’جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو‘۔

یہ ایک دعا ہے اور خدا کا سچا بندہ دنیا کے ہر انسان کے لئے دعا کرتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں دعائیں مثلاً اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) دنیا کے ہر انسان کے لئے ہیں اس واقعہ کے بارہ میں بائبل کے مفسّر Arthur S. Peaks کا بیان پڑھنے کے قابل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

Luk. May have thought the story unacceptable to his gentile readers.

گویا ایک طرف آپ اس کتاب کو خدا کا کلام کہتے ہیں، اس پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھتے ہیں کہ لوقا کے انجیل نویس نے اس بیان کو جو متی اور مرقس کے انجیل نویس نے بیان کیا ہے اس لئے درج نہیں کیا کہ یہ اس کے غیر اسرئیلی قارئین کے لئے نا قابل قبول ہوگا۔ کیا یہ خدا کا کلام ہے یا لوقا کی اپنی مصلحتوں کا اظہار ہے۔

اس سے آگے ایک مفسر ایک اور دلچسپ بات لکھتے ہیں:۔

Mt. adds the saying I was not sent but unto the lost sheep of the house of Israel. He makes the women come out of the heathen territory, for Jesus could hardly go thither, much less work a miracle, after the prohibition to the disciples in 10:5 23f. suggests that He desired, out of the compassion, to overstep His Divinely imposed limit, but that He must abide within it. There is a struggle in His mind.

مَیں صرف اتنا پوچھوں گا کہ آپ جن کا ذکر کر رہے ہیں وہ انسان تھے یا خدا یا بیک وقت خدائی کی تمام طاقتیں رکھتے ہوئے تمام انسانی کمزوریوں کے مالک۔

انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Few passages in the gospels have so insistently troubled the minds of Christian readers as this.

۞...... اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے کچھ تاویلات کا ذکر کیا ہے جو اس عبارت کے بارہ میں کی جاتی ہیں مگر ان میں کسی پر بھی خود ان کو اطمینان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یسوع نے علی الاعلان اپنا مشن کھول کر بیان کر دیا ہے مگر چرچ نے چونکہ یسوع کے علانیہ مؤقف کو ٹھکرا کر پولوس کی رہنمائی قبول کی اس لئے اس کی کوئی بھی صحیح تاویل پیش نہیں کی جا سکی۔

غیر اسرائیلی عورت کی بیٹی کو شفا دینے کے لئے یسوع نے معذرت کی اور کہا کہ میں صرف اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وہ عورت بے چاری بہت ہی معذور تھی۔ اس نے اپنے آپ کو کتے کا بچہ کہلوانا پسند کر لیا تب اس کی بیٹی کے لئے یسوع نے دعا کر دی۔ مگر اس واقعہ کے بیان کے معاً بعد لکھا ہے کہ ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، اندھوں، گونگوں، ٹنڈوں اور بہت سے اور بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر اس کے پاس آئی اور ان کو اس کے پاؤں میں ڈال دیا اور اس نے انہیں اچھا کر دیا۔ (متی باب 15 آیت 30)

ظاہر ہے کہ یہ سب اسرائیلی ہوں گے جو کتّے کے بچے نہیں بلکہ بیٹوں کا مقام رکھتے تھے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ نائیجر کے 7 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: اکبر احمد طاہر - امیر و مبلغ انچارج نائیجر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا ساتواں جلسہ سالانہ مورخہ 23، 24 دسمبر 2011ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ یہ جلسہ دارالحکومت نیامی (Niamey) میں احمدیہ پرائمری سکول کے احاطہ میں منعقد کیا گیا۔

جلسہ کے سلسلہ میں شہر کے پانچ مختلف معروف چوراہوں پر بینرز لگائے گئے اور عام شہریوں کو دعوت دی گئی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عارف محمود شہزاد صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش ہوا جس کا ترجمہ لوکل ہاؤسا زبان میں پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عامر ارشاد صاحب مبلغ سلسلہ نے ”سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر ”افریقہ میں احمدیت“ کے موضوع پر مکرم ابروبا کو صاحب صدر مجلس انصار اللہ نائیجر نے کی۔

رات ساڑھے آٹھ بجے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس کے جوابات مکرم صالح عمر صاحب لوکل مشنری سوکوٹو اور مکرم سلیمان صاحب لوکل مشنری نائیجر نے دیئے۔

دوسرے دن بروز ہفتہ نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ جلسہ کا آخری اجلاس خاکسار (اکبر احمد طاہر) کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نیامی کے بچوں کے ایک گروپ نے اردو نظم ”ہوں اللہ کا بندہ محمدؐ کی اُمّت“ پیش کی۔ چھوٹے افریقن بچے اُردو میں نظم پڑھتے ہوئے بہت بھلے لگے اور دیہات سے آنے والے احباب کے لئے بہت حیرانی اور خوشی کا موجب تھا کہ یہ بچے اُردو میں نظم پڑھ رہے ہیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ”خلافت کی برکات“ کے موضوع پر تھی جو ٹوگو (Togo) سے آئے ہوئے صدر خدام الاحمدیہ ٹوگو نے کی۔ دوسری تقریر مکرم عارف محمود شہزاد صاحب مبلغ سلسلہ بینن نے ”سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام“ کے عنوان پر کی۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم صالح عمر صاحب لوکل مشنری سوکوٹو نائیجیریا نے ”عظمت قرآن کریم“ کے موضوع پر کی۔

ان تقاریر کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو نے جو عیسائیت سے احمدی مسلمان ہوئے نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنایا جو احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

اس کے بعد ’کونی‘ سے آئے ہوئے سینٹرل مسجد کے امام کے نمائندہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

آخر پر خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب کو قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے، بچوں کی تربیت اور ملک کے لئے دعا کی تلقین کی اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ نائیجر کا ساتواں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے موقع پر ایک تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں جماعتی کارکردگی کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا تھا۔ ان تصاویر میں نائیجر میں تعمیر ہونے والی مساجد، جلسہ سالانہ اور اجتماعات کی تصاویر کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ کے تعاون سے کئے جانے والے کاموں کی تصاویر شامل تھیں۔

جلسہ کے موقع پر جماعتی کتب پر مشتمل ایک بکسٹال بھی لگایا گیا جہاں فرنچ، عربی اور ہاؤسا زبان میں مختلف جماعتی کتب اور پمفلٹ وغیرہ بھی رکھے گئے تھے۔

میڈیا کوریج

جلسہ سے ایک روز قبل دو پرائیویٹ ریڈیوز نے خاکسار کا جلسہ سالانہ کے حوالے سے انٹرویو کیا جو متعدد مرتبہ نشر کیا گیا۔ نیز جلسہ کی کوریج کے لئے TV-6، Dounia Tv کے علاوہ دیگر ٹی وی سٹیشنز نے بھی کوریج دی۔ علاوہ ازیں دو پرائیویٹ ریڈیوز کے نمائندے بھی حاضر تھے۔

قریباً تمام اخبارات میں جلسہ سالانہ کی خبر تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب اور اتھارٹیز نے شرکت کی جن میں پروٹوکول آفیسر فار وزیر اعظم نائیجر، گورنر نیامی اپنے سٹاف کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اور زیر تبلیغ افراد نے شرکت کی۔

نائیجر میں پہلا احمدیہ گھڑ دوڑ ٹورنامنٹ

نائیجر میں پہلا احمدیہ گھڑ دوڑ ٹورنامنٹ مورخہ 17 اور 18 مارچ 2012ء کو منعقد کیا گیا۔ جس میں ماروی اور تاواریجن کے 7 ڈیپارٹمنٹ سے احباب کے 92 گھوڑوں نے شرکت کی۔ 1500، 1700 اور 2000 میٹر ریس کے مقابلے ہوئے۔

افتتاحی تقریب میں شائقین کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ٹورنامنٹ کے انعقاد کی غرض بتائی گئی۔ بہت سے سرکاری اور نجی اداروں کے سربراہ اور دیگر افسران شامل ہوئے۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا ٹورنامنٹ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اور جماعت کا پیغام دور دور تک پھیلا۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت نائیجر کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ اور سعید روحوں کو جلد احمدیت کی آغوش میں لے آئے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تا کہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/جون 2012ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن۔ امریکہ)

مہدی آباد (آئیوری کوسٹ) کی سرزمین پر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے

تاریخی ستائیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

(رپورٹ: باسط احمد۔ مبلغ سلسلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا ستائیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 25،24،23 دسمبر 2011ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جماعت کی اپنی زمین، مہدی آباد، آبی جان پر جماعتی روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ یہ جماعت آئیوری کوسٹ کی گولڈن جوبلی کے سال منعقد ہو رہا تھا جبکہ جماعت کو اس ملک میں قائم ہوئے 50 سال ہو چکے ہیں۔ مکرم سیلا محمدی صاحب افسر جلسہ سالانہ کی سربراہی میں انتظامیہ کمیٹی نے کئی ماہ قبل ہی جلسہ کی تیاری شروع کر دی تھی۔ امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ مہدی آباد میں منعقد ہو رہا تھا لہٰذا اس جگہ پر بہت سے کام کرنے اور بہت زیادہ تیاری کی ضرورت تھی۔ ایک ماہ قبل وسیع پیمانے پر وقار عمل کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اندرون ملک سے مختلف ریجنز کے خدام نے آبی جان کے خدام اور انصار کی مدد کی۔ جلسہ گاہ کو ہموار کیا گیا عارضی غسل خانوں اور لٹرینز کی تعمیر کی گئی بجلی اور پانی مہیا کیا گیا۔ شامیانوں کی مدد سے پنڈال، دفاتر، نمائش، رہائش گاہیں، کچن، سٹور، اور بازار وغیرہ کی تشکیل دی گئی اور یوں مسلسل محنت سے ایک چھوٹے سے عارضی شہر کا وجود عمل میں آیا۔ شعبہ تزئین و آرائش کے کارکنان نے بھی جلسہ گاہ اور اس کے ماحول کو خوب سجایا تھا۔ سارے جلسہ گاہ میں جا بجا بینرز آویزاں تھے ایک خوبصورت سٹیج بھی بنایا گیا تھا جس کے عقب پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی الہام فرنچ ترجمہ کے ساتھ درج تھا:

امن است در مکان محبت سرائے ما

مہدی آباد، پانچ ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین ہے جو آبی جان سے شمال کی طرف جانے والی موٹروے پر ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ سٹی سنٹر سے اس کا فاصلہ 17 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ چند سال قبل خرید کی گئی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی جماعتی فنکشن نہ ہو سکا۔ امسال اس جگہ پر پرائمری سکول اور تربیتی سینٹر پر مشتمل دو بلڈنگز بنانے کی توفیق ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس جگہ کا نام مہدی آباد عطا فرمایا ہے۔

گزشتہ سال ملکی حالات اور خانہ جنگی کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا تھا امسال حالات بہتر ہونے کی وجہ سے ہر طرف امن تھا لہٰذا جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لوگ ملک کے دور و نزدیک سے جوق در جوق اور قافلہ در قافلہ آئے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے آنے والے وفود کا سلسلہ بدھ کے روز سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اکثر وفود جمعرات کو پہنچے۔ شعبہ استقبال، شعبہ رہائش، شعبہ رجسٹریشن کے کارکنان اپنی ڈیوٹیوں پر مستعد تھے۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارکنان بھی آنے والے مہمانوں کی ضیافت پر کمربستہ تھے۔

امسال حضور انور نے از راہ شفقت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ فرانس کو بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شرکت کے لئے بھجوایا تھا۔

پہلا دن 23 دسمبر بروز جمعہ

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد باجماعت اور متضرعانہ دعاؤں سے ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد سہ پہر چار بجے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب نے قومی پرچم لہرا کر جلسہ کا افتتاح کیا اور دعا کرائی۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب کی معیت میں تمام شرکاء جلسہ نے کھڑے ہو کر عہد وفائے خلافت دہرایا۔

مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات سنائے جس میں آپؑ نے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو نصائح فرمائی تھیں۔ اس کے بعد مکرم جالو صدیق صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت کے عنوان سے جولا زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ زبان میں خلاصہ مکرم قاسم طورے صاحب نے پیش کیا۔

دوسرا دن مورخہ 24 دسمبر بروز ہفتہ

جلسہ کے دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نصیر احمد شاہد مبلغ سلسلہ فرانس نے بعنوان ''قرآن و سنت کی روشنی میں مثالی خاندان'' کی۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب نے ''جماعت آئیوری کوسٹ کے پچاس سال اور خدمات'' کے عنوان پر کی۔ اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے مرکزی موضوع ''امن کے سفیر، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' پر کی۔

اس اجلاس میں سرکاری و غیر سرکاری حکام اور معززین شہر کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا چنانچہ گورنر بسّم ریجن کے نمائندہ، بعض وزراء اور ممبران پارلیمنٹ نے شرکت کی علاوہ ازیں RTI.2 کے نمائندہ اور متعدد ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ چرچ کے نمائندوں، اور آئمہ کرام نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی سعادت پائی۔

اجلاس کے اختتام پر معزز مدعووین کو جلسہ کے موقع پر لگائی جانے والی نمائش دکھائی گئی اور تراجم قرآن کریم، جماعتی لٹریچر، تصاویر کے ذریعہ جماعتی خدمات کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی ماکولات اور مشروبات سے تواضع کی گئی جس کے دوران جماعتی تعارف اور سوالات کا سلسلہ چلتا رہا۔ مہمانوں نے تقاریر سے متعلق اور جماعتی نظام کے متعلق بہت سے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ RTI 2 نے اور بعض اخبارات نے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب کے انٹرویوز بھی ریکارڈ کئے۔

تیسرا اجلاس: سہ پہر ساڑھے تین بجے جلسہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ فرانس کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عربی قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور اس کا جولا زبان میں ترجمہ بھی سامعین کے سامنے پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اخلاق فاضلہ، کے عنوان سے خاکسار باسط احمد مبلغ سلسلہ ساں پیدرو نے کی۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم قاسم طورے صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان ''اسلام میں جہاد کی حقیقت'' فرنچ زبان میں کی اور لوکل زبان جولا میں اس کا خلاصہ بھی پیش کیا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب کی زیر صدارت ایک تقریب آمین منعقد ہوئی۔ قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے والے 19 اطفال و خدام اور 3 ناصرات نے اس میں حصہ لیا۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے ان سے قرآن کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کرائی اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کو قرآن کا فہم اور اس کی محبت عطا فرمائے آمین۔

مجلس سوال و جواب اور ذیلی تنظیموں کے اجلاس

تقریب آمین کے بعد جلسہ گاہ میں سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس ہوئی۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نمائندہ مرکز نے حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس رات پونے دس بجے اختتام پذیر ہوئی۔ کھانے کے بعد جلسہ گاہ میں الگ الگ مقامات پر مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاسات منعقد ہوئے جن میں تنظیمی امور کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تجاویز پر غور ہوا۔ اسی طرح نیشنل سیکرٹری وقف نو کی زیر صدارت والدین واقفین نو کا ایک اہم اجلاس بھی منعقد ہوا۔

تیسرا دن مورخہ 25 دسمبر بروز اتوار

تیسرے دن کے پروگرامز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

ناشتہ کے بعد جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم کریم جوارا صاحب نے ''اسلام میں اخوت اور بھائی چارے کے اصول'' کے عنوان سے کی۔ اس کے بعد مکرم رافع احمد تبسم صاحب نیشنل سیکرٹری وصیت نے نظام وصیت کی اہمیت پر مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ، نے مختصر خطابات کئے۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی زنانہ جلسہ گاہ سے مختصر خطاب کیا۔

بعدہٗ ''مَیں احمدی کیوں ہوا؟'' کے عنوان سے ایک پروگرام پیش ہوا جس میں ہر ریجن سے ایک ایک نو مبائع نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا اور لوگوں کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔ موریطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا کہ ایک احمدی زکریا صاحب نے مجھے تبلیغ کی اور کئی ماہ کی تبلیغ کے بعد اکثر امور واضح ہو گئے لیکن دل بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوتا تھا۔ میرے دوست نے مجھے استخارہ کا بتایا۔ مَیں نے استخارہ کیا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آئے ہیں اور مجھے بیعت فارم دیتے ہیں۔ جب مَیں بیعت فارم دیکھتا ہوں تو اس پر کچھ بھی نہیں لکھا ہوا بلکہ اس میں سے نور کی طرح روشنی نکل رہی ہے۔ یہ خواب میں کئی دن متواتر دیکھتا رہا۔ اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ احمدیت نور ہے اور مجھے اس نور سے دور نہیں رہنا چاہئے۔ مَیں نے بیعت کر کے اس نور میں شمولیت اختیار کر لی۔

اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری تعلیم صاحب نے دوران سال قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے والے اطفال، خدام اور ناصرات کے ناموں کا اعلان کیا ان سب نے سٹیج پر آ کر مکرم امیر صاحب سے سند امتیاز وصول کی۔ اسی طرح دوران سال بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات پاس کرنے والوں کے ناموں کا بھی اعلان کیا گیا ان سب طلباء نے بھی سٹیج پر آ کر اپنی اپنی سند امتیاز وصول کی۔ تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی اور دعا کرائی۔ یوں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 27 واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی ہمارے جلسہ سالانہ کی بھرپور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج ہوئی۔ جلسہ سے قبل tv 1 نے جلسہ سے متعلق خبر نشر کی اور جلسہ کے بعد TV2 نے مکرم نصیر احمد صاحب کا انٹرویو اور جلسہ کی خبر نشر کی۔ اسی طرح ریڈیو تریشویل، ریڈیو سینفرا، ریڈیو اچے کوبے، ریڈیو ابنگرو سے متعدد مرتبہ جلسہ کے بارہ میں خبریں نشر ہوئیں۔ بہت سے اخبارات میں جلسہ کی خبریں اور تصویریں شائع ہوئیں۔

امسال ملک بھر کے 8 ریجنز سے جلسہ سالانہ میں 3950 مرد و خواتین نے شرکت کی (الحمدللہ علیٰ ذٰلک)

سرخ کتاب

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر ہونے والی کمیوں اور کوتاہیوں کو سرخ کتاب میں درج کیا گیا۔ امسال نئی جگہ ہونے کی وجہ سے بہت ساری کمزوریاں رہ گئیں جنہیں مکرم سیسے سعیدو صاحب ناظم سرخ کتاب کی نگرانی میں سرخ کتاب میں درج کیا گیا اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے
اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اور دوررس نتائج عطا فرمائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27/اگست 2009ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ نے 63 سال سے زائد عرصہ خدمتِ سلسلہ کا شرف پاکر 26/اگست 2009ء کو بعمر 82 سال وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 2009ء میں آپ کی جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو تاریخ احمدیت کا ایک باب قرار دیا۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب 3/مئی 1927ء کو پنڈی بھٹیاں میں پیدا ہوئے۔ خاندان میں پہلے احمدی آپ کے چچا محترم میاں عبدالعظیم صاحب تھے جبکہ آپ کے والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے جلسہ سالانہ 1933ء کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کا شرف حاصل کیا جس کے بعد اُن کے والد میاں رحمت اللہ صاحب نے اُن پر شدید مظالم توڑے لیکن حافظ صاحب ثابت قدم رہے۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب 1935ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ 1944ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1946ء میں مولوی فاضل کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں سوم آئے۔ 29/اکتوبر 1951ء کو جامعۃالمبشرین ربوہ کی پہلی کامیاب شاہد کلاس میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر چند ماہ آپ اخبار الفضل میں کالم بھی لکھتے رہے۔ 25 جون 1953ء کو حضورؓ نے آپ کو تاریخ احمدیت کی تدوین کی ذمہ داری سونپی جس کی اب تک بیس جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔

اس کے علاوہ آپ کی چالیس سے زائد تالیفات مختلف موضوعات پر شائع ہوچکی ہیں۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قیادت میں پاکستان قومی اسمبلی میں جماعت کی نمائندگی کی توفیق پائی۔ تحریر و تقریر کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی وفات 22 مئی 1990ء کو ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹے (مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ) اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 ستمبر 2009ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سعید احمد انور صاحب لکھتے ہیں کہ محترم مولانا صاحب بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بلند پایہ عالم ہونے کے باوجود ہمیشہ عاجزانہ رنگ اختیار کئے رکھا۔

حضورانور ایدہ اللہ نے آپ کو انسائیکلوپیڈیا کے لفظ سے بھی نوازا۔ اس حوالہ سے ایک واقعہ یوں ہے کہ خاکسار کے داداجان کی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے سے متعلق ریکارڈ سے کچھ معلوم نہیں ہو پارہا تھا جبکہ میرے دادا حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ نے اپنی قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے خود بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لانے والے تھے کہ سیالکوٹ شہر میں پیر جماعت علی شاہ نے ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرانا شروع کردیا کہ جو شخص مرزا سے ملے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ مَیں اور میرے بڑے بھائی عبدالرحمٰن چونڈہ سے سیالکوٹ آئے ہوئے تھے۔ جب ہم نے یہ اعلان سنا تو آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا نکاح ہوا ہی نہیں تو ٹوٹنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا، چلو چل کر سنتے ہیں کہ مرزا صاحب کہتے کیا ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں بھائی سیالکوٹ کی چھوٹی مسجد میں چلے گئے جہاں حضرت مسیح موعودؑ نماز کے لئے تشریف لائے۔ ہم نے کبھی نماز پڑھی نہیں تھی بس پچھلی صف میں کھڑے ہوگئے اور جیسے دوسرے لوگ نماز پڑھ رہے تھے، ہم بھی پڑھتے رہے۔ نماز کے بعد حضرت مسیح موعودؑ چل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں پیار کیا۔ اس کے بعد ہم گھر واپس آگئے لیکن خاموش بیٹھے رہے۔ جس پر والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آج تم دونوں بہت چپ ہو؟ ہم نے ٹالنا چاہا لیکن انہوں نے جب دوتین بار پوچھا تو بڑے بھائی نے صرف اتنا کہا کہ ’’بے بے! نماز پڑھا کرو‘‘۔ اتنا سننا تھا کہ والدہ صاحبہ نے شور مچادیا کہ اے عبداللہ کے باپ! بیٹے مرزائی ہوگئے ہیں۔ یہ سن کر والد صاحب نے ایک ڈنڈا اٹھایا اور مارنے کو دوڑے۔ بڑے بھائی تو دیوار پھلانگ کر بھاگ گئے لیکن مَیں قابو آگیا اور میری خوب پٹائی کرکے والد صاحب نے مجھے بھی گھر سے نکال دیا۔

قصہ مختصر یہ کہ میرے دادا کی بیعت کا سال معلوم نہیں ہو پارہا تھا۔ وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں اور ان کے کتبہ پر ان کا وصیت نمبر لکھا ہے لیکن دفتر وصیت کے ریکارڈ سے بھی بیعت کا ریکارڈ نہیں ملا کیونکہ جب دادا جان نے وصیت کی تھی اُس وقت وصیت فارم پر بیعت کا خانہ نہیں ہوتا تھا۔ خاکسار بہت مایوس ہوا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو لکھوں شاید وہ میری مشکل حل کرسکیں۔ چنانچہ میں نے ان کو خط لکھا اور انہوں نے چند دن بعد ہی جواباً تحریر فرمایا کہ:

’’حضرت عبداللہ صاحب چونڈہ کی بیعت‘‘ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر‘‘ کے زیرعنوان نمبر 18 پر اخبار بدر 9 مئی 1907ء صفحہ 11 پر شائع ہوا ہے‘‘۔

چنانچہ کم ازکم خاکسار کو اتنا تو علم ہوگیا کہ میرے داداجان نے 1907ء کے شروع میں بیعت کی ہوگی۔

اسی طرح 1995ء میں ایک غیراحمدی دوست نے مجھ سے پوچھا کہ سردار شوکت حیات صاحب کی کتاب THE NATION THAT LOST ITS SOUL میں لکھا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے 1946ء کے انتخابات میں جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کے امیدوار کے مقابل یونی نسٹ پارٹی کی طرف سے اپنا ایک احمدی امیدوار کھڑا کیا تھا، اس سے تو جماعت کے اینٹی مسلم لیگ ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ خاکسار نے اس وقت کے امیر یوکے محترم آفتاب احمد خانصاحب کو اس بارہ میں خط لکھ کر پوچھا کیونکہ وہ پاکستان کی ڈپلومیٹک سروسز میں مختلف ممالک میں سفیر رہ چکے تھے اور میرا خیال تھا کہ انہیں اس بات کا علم ہوگا لیکن انہوں نے میرا خط محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی خدمت میں ربوہ بھجوادیا اور پھر کچھ ہی دنوں بعد مجھے مولانا موصوف کا اس سلسلہ میں ایک مفصّل خط موصول ہوا جس میں لکھا:

آپ کا مکتوب گرامی جو سردار شوکت حیات صاحب کی تازہ تالیف "The Nation that lost its soul" کے باب 5 صفحہ 147 سے متعلق ہے…… بغرض تحقیق وجواب موصول ہوا۔

عرض خدمت ہے کہ الیکشن پنجاب اسمبلی (1946ء) کے موقع پر ناظر امور عامہ قادیان کی طرف سے الفضل 28 جنوری 1946 صفحہ 6-5 پر ان 57 امیدواروں کی فہرست شائع کی گئی جن کے حق میں جماعت احمدیہ کی اکثریت نے باہمی مشورہ سے مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ فہرست میں مسلم لیگ کے 26، یونی نسٹ پارٹی کے 15، آزاد 15 اور زمیندار لیگ کے ایک امیدوار کے نام درج تھے۔ جن مسلم لیگی امیدواروں کو جماعت نے ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ان میں سے سردار شوکت حیات خانصاحب۔ سرفراز خانصاحب نون۔ بیگم تصدق حسین۔ بیگم شاہنواز۔ نواب صاحب ممدوٹ۔ میاں افتخار الدین صاحب اور چوہدری فضل الٰہی صاحب وکیل گجرات (بعدازاں صدر پاکستان) خاص طور پر قابل ذکر تھے۔ میاں محمد ممتاز صاحب دولتانہ دیہاتی حلقہ انتخاب میں نارووال تحصیل سے کھڑے ہوئے تھے۔ جہاں دولتانہ صاحب کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی یونی نسٹ پارٹی نے حضرت نواب محمد دین صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے نوابزادہ چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر کو ٹکٹ دے رکھا تھا لیکن پارٹی کو جونہی معلوم ہوا کہ اس حلقہ سے لیگ کی طرف سے ممتاز دولتانہ امیدوار ہیں اس لئے انہوں نے اس سیٹ پر نواب محمد دین صاحب کو کھڑا کردیا۔ چونکہ جماعت یہ وعدہ کرچکی تھی کہ اس حلقہ کی جماعت کے ووٹ یونی نسٹ امیدوار کو دیئے جائیں گے اس لئے جماعتی وعدہ کے عین مطابق حضرت نواب محمد دین صاحب یونی نسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے۔ یہ ساری تفصیل سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بنفس نفیس 8 مارچ 1946ء کو خطبہ جمعہ کے دوران بیان فرمادی جو الفضل 20 مارچ 1946ء صفحہ 6-5 پر شائع شدہ ہے۔ لہٰذا حضرت امیر صاحب ضلع سیالکوٹ نواب محمد دین صاحب کی نسبت کسی واضح ہدایات کی خلاف ورزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مؤرخ احمدیت تاریخ کا حصہ بن گئے

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا ستمبر و اکتوبر 2009ء میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی یادوں پر مشتمل ایک مضمون قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولانا صاحب کا تخصص تاریخ نہیں تھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظرِ جوہر شناس نے انہیں چن لیا تو وہ گویا پارس بن گئے۔ پنڈی بھٹیاں جیسے کوردہ سے اٹھ کر آنے والا ایک معمولی طالب علم سلسلہ کا جید عالم ہی نہیں بنا سلسلہ کی تاریخ کا حافظ و محافظ بھی بن گیا۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا حافظہ ودیعت فرمایا تھا کہ معمولی سے معمولی بات بھی ان کے ذہن میں محفوظ ہوجاتی تھی اور وہ اس میں سے سلسلہ کے مفید مطلب مواد چن کر اسے تاریخ کا حوالہ بنا دیتے۔ میں حیران ہوں کہ مولانا صاحب تو کسی یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے نہیں تھے نہ انہیں کسی ایسے استاد سے ریسرچ کے رموز و اسرار سیکھنے کا موقعہ ملا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی بصیرت عطا فرمائی تھی کہ سلسلہ کے کام کی چیزیں اور حوالے ان کے لئے حرز جاں بن گئے تھے اور وہ بروقت ایسے حوالے پیش کرنے میں ایسے مستعد تھے کہ خلفاء سلسلہ نے انہیں حوالوں کا بادشاہ قرار دیا۔

یوں محسوس ہوتا تھا کہ مولانا چلتی پھرتی تاریخ ہیں ادھر کسی نے کوئی بات پوچھی ادھر اس بات کا حوالہ موجود۔ اور ان کی سنت جاریہ تھی کہ جہاں کسی مفید مطلب بات کا پتہ چلتا، کسی کتاب کا علم ہوتا، کسی حوالہ کی بھنک ان کے کان میں پڑتی تو فوراً اس تک پہنچنے کی سعی کرتے۔ میرے کسی مضمون میں انہیں کوئی ایسی بات نظر آتی جو سلسلہ کے لئے مفید ہوسکتی تھی تو فوراً اپنے رتبۂ بلند کے باوجود مجھے خط لکھا اور اصل نقول

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا ستمبر و اکتوبر 2009ء میں محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب کی یاد میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا کلام شائع ہوا ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

مہدی کی صداقت کا
عاشق تھا خلافت کا
عالم تھا ۔ مناظر تھا
دریا تھا فصاحت کا
تاریخ نویسی میں
انداز قیامت کا
وہ مرد جواں ہمت
سادہ تھا طبیعت کا
ہونٹوں پہ نہ تھا اس کے
کوئی حرف شکایت کا
آیا رہِ ہستی میں
کوئی لمحہ نہ غفلت کا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28/ستمبر 2009ء میں مکرم طاہر عارف صاحب کا کلام محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب کی یاد میں شائع ہوا ہے۔ اس میں سے انتخاب پیش ہے:

اٹھ گیا بزمِ جہاں سے اور اک عالی وقار
باغِ احمد کا شجر اک خوشنما و سایۂ دار
منکسر، عاجز، وہ خادم دیں کا، سلطان نصیر
رحمتیں مولیٰ کی ہوں تربت پہ اس کی بے شمار
کاتبِ احوالِ ملّت لمحہ لمحہ کا امیں
مخزنِ تاریخ تحریر و بیاں کا شاہسوار
قلبِ صافی پر ہوا نازل فلک سے نورِ حق
یوں قلم چلتا گیا کہ جیسے تیغِ تیز دھار

طلب فرمائیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صدر نکسن سے ملاقات کے بارہ میں امریکی کاغذوں کے حوالہ سے میرا ایک مضمون ثاقب زیروی صاحب کے رسالہ لاہور میں چھپا تو مولانا صاحب نے حوالہ کی اصل نقل طلب فرمائی جو بھجوادی گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ، حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانیؓ، ایسے لوگ تھے جنہوں نے سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ کیا۔ ملک صلاح الدین صاحب اور مولانا دوست محمد شاہد صاحب ایسے نابغے تھے جنہوں نے ان کی لکھی ہوئی تاریخ کو کھنگال کھنگال کر حالات محفوظ کئے اور مولانا دوست محمد شاہد کا نام تاریخ میں اس لئے زندہ رہے گا کہ انہوں نے سلسلہ کی تاریخ نہ صرف مجتمع کی بلکہ خالصتہً احمدیہ علم کلام کی روشنی میں اسے ورطہء تحریر میں بھی لائے۔ جماعت احمدیہ کے علم کلام میں تاریخ لکھنے کا آغاز تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سیرۃ خاتم النبیّین سے ہوا۔ تاریخ لکھنے کے لئے جس تبحر اور توکل اور توثق کی ضرورت ہوتی ہے مولانا دوست محمد شاہد نے یہ سب کچھ قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے سیکھا اور نبھایا۔

تاریخ احمدیت کی پہلی جلد چھپنے تک کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ تاریخ کس نہج پر لکھی جارہی ہے مگر تاریخ چھپی تو ہر طرف سے نوجوان مؤرخ احمدیت کے اسلوب تاریخ نویسی پر دادوتحسین کے ڈونگرے برسائے گئے۔ اب ان کا تخصص تاریخ ہوگیا۔ ان کے مطالعے کا رُخ بھی مؤرخانہ ہوگیا یعنی ہر بات کو جانچنا تولنا، پرکھنا اور پھر قبول کرنا۔ مناظرے کرنا انہیں خوب آتے تھے اب ان مناظروں میں تاریخ دانوں جیسی ژرف نگاہی پیدا ہوگئی۔

1974ء میں جب آپ اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہمراہ حاضر تھے تو ادھر حوالہ طلب کیا جاتا ادھر حوالہ پیش کردیا جاتا۔ مخالف علمانے اعتراف کیا کہ اِن کے پاس تاریخی حوالوں کا کوئی خزانہ ہے کہ پلک جھپکتے میں حوالہ ڈھونڈھ بھی لیتے ہیں اور پیش بھی کردیتے ہیں۔ ایک مخالف مولوی نے تو برملا یہ کہا تھا کہ ہمارے علما حوالے ڈھونڈنے میں اتنا وقت صرف کرتے ہیں کہ حوالہ ملتے ملتے اس کی افادیت ختم ہوجاتی ہے۔

ایسا تبحر مطالعہ کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا کے مطالعہ کی عادت ضرب المثل تھی اور نہ صرف مطالعہ میں فرد تھے۔ اخذ واکتساب میں بھی ان کا کوئی جواب نہ تھا۔ پڑھنا اور فوراً اپنے مطلب کی بات اخذ کرنا ہر آدمی کو نہیں آتا۔ پھر اس بات کو استدلال کے معیار پر جانچنا اور پھر قبول کرنا بھی ہر کسی کے بس کا روگ نہیں۔ جس طرح مولانا بات میں سے بات نکالتے تھے اسی طرح دلیل میں سے دلیل نکالنا بھی ان کا خاص فن تھا۔ ان کی گفتگو میں وثوق اور انداز بیان میں ایک طنطنہ تھا۔ ان کے لہجہ میں قطعیت تھی مگر ایسی قطعیت نہیں جو برخود غلط لوگوں میں ہوتی ہے بلکہ ایسی قطعیت جو گہرے علم اور وسیع مطالعہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ بعض خود غلط پروفیسر ربوہ آئے اور مولانا دوست محمد شاہد سے ملنے اور اپنی دانست میں انہیں لاجواب کرنے کی نیت لے کر آئے۔ ہم بلا جھجک انہیں مولانا کے پاس لے جاتے رہے۔ مولانا ان کی بات اطمینان اور خاموشی سے سنتے اور جب وہ سمجھتے کہ انہوں نے اپنے حساب سے مسکت دلائل دے لئے ہیں تو مولانا بات شروع کرتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ وہ لوگ یوں لاجواب ہوتے کہ بغلیں جھانکنے لگتے اور یہ کہہ کر اجازت چاہتے کہ پھر حاضر ہوں گے اور باہر نکل کر کہتے کس بے پناہ عالم سے واسطہ پڑ گیا تھا۔

اسی طرح ایک ریسرچ سکالر ربوہ آئے وہ جس موضوع پر تحقیق کررہے تھے اس سلسلہ میں کسی عالم سے استمداد چاہتے تھے۔ ہم انہیں مولانا دوست محمد شاہد کے حوالہ کرکے کالج واپس آگئے۔ جب شام کے وقت تک وہ واپس نہ آئے تو ہم مولانا کے دفتر تاریخ احمدیت میں گئے دیکھا کہ دونوں حوالوں کی تنقیح و تحقیق میں جٹے ہوئے ہیں اور دونوں میں سے کسی کو وقت کا اندازہ ہی نہیں کہ کتنا وقت گذر چکا ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے اے کاش یونیورسٹی میں مجھے کوئی ان جیسا سکالر رہنما کے طور پر میسر آجاتا تو میں کتنا خوش قسمت ہوتا۔ وہ صاحب نہ صرف پی ایچ ڈی ہوئے بلکہ دنیا کی ایک مشہور اسلامی یونیورسٹی میں استاد ہیں۔ جب تک ان سے رابطہ رہا مولانا کے تبحر علمی اور علم دوستی اور علم شناسی کے باب میں رطب اللسان رہے۔ ان کا مقالہ چھپا تو اس کے دیباچہ میں انہوں نے مولانا کا شکریہ ادا کیا اور لکھا: ''ایک ایسے عالم کا ازحد احسانمند ہوں کہ جس سے ایک دن کی صحبت نے اس موضوع کے سارے در وبست مجھ پر منکشف کردئے مگر اس کی طرف سے اس کا نام لکھنے کی اجازت نہیں۔''

دراصل آپ کا فیضان صرف احمدیوں تک محدود نہیں تھا۔ وہ ہر علم دوست محقق کی دل و جان سے مدد کرنے پر مستعد رہتے تھے۔ ربوہ میں ہوتے یا ربوہ سے باہر علم کے متلاشی ان سے فیض پاتے رہتے تھے۔ ان کا علم محض کتابی نہیں تھا مستحضر علم تھا۔

ہمارے کالج کی علمی تقریبات میں شرکت کرکے ہمیں سرفراز کیا کرتے تھے۔ اِلّا کہ کوئی بہت ہی مجبوری ہو یا کوئی ایسا کام کررہے ہوں جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے بغیر اپنے دفتر سے اٹھنا نہ چاہتے ہوں۔

یہ ان کی سنت جاریہ تھی کہ جب تک کام مکمل نہ ہوجاتا اپنا مستقر نہ چھوڑتے۔ دفتر سے نماز کے اوقات میں اٹھنا مسجد تک جانا اور مسجد سے واپس دفتر تک پہنچنا یہ ان کی ساری تگا پوتھی۔ جب تک خلافت لائبریری قصرِ خلافت کے ساتھ تھی بہت خوش تھے کہ دفتر سے غیر حاضری کا وقت بہت کم ہے اور نماز سے فراغت کے بعد جلدی دفتر میں پہنچا جاسکتا ہے۔

اکلوتا بیٹا سلطان احمد مبشر ڈاکٹر بن گیا تو فرمانے لگے کہ میری بہت بڑی فکر دور ہوگئی ہے اب یہ گھر والوں کی طبی کفالت کرلیا کرے گا اور مجھے پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔ اکلوتے ڈاکٹر بیٹے کو بھی وقف کیا۔

مولانا کی بڑی بیٹی کی شادی ہوئی تو مولانا اس وقت مشرقی پاکستان کا دورہ کررہے تھے انہیں سلسلہ کا کام زیادہ عزیز تھا۔

ان کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب تاثیر رکھی تھی۔ بات مدلّل، بیان مؤثر، لہجہ عالمانہ، مخاطب چھوٹا ہے تو مربیانہ اور بڑا ہے تو مؤدبانہ۔ غرض ان سے گفتگو کرنے والا تشنہ نہیں رہتا تھا سیر ہوکر اٹھتا تھا۔

مولانا دوست محمد شاہد کو سنت یوسفی بھی پورا کرنا پڑی۔ پیغام حق پہنچانے کے جرم میں رنج اسیری بھی کھینچا اور دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ اسیری میں بھی مولانا کا توکّل دیکھنے والا ہوتا تھا۔

مولانا کی طبیعت میں توکّل کے ساتھ استغنا بھی تھا۔ انہیں کبھی اپنے لباس کے معاملے میں تکلف برتتے نہیں دیکھا۔ گھر کے دھلے صاف ستھرے کپڑے پہنتے تھے البتہ پگڑی پر کلف ضرور لگاتے تھے کہتے تھے یہ خلفاء وقت کی سنت جاریہ ہے۔

سفر وحضر میں بشاشت ان کے ساتھ رہتی تھی۔ دو چار بار ربوہ سے لاہور تک ان کا ہمسفر ہونے کا موقعہ ملا تو ان کی زیادہ تر کوشش یہی ہوتی کہ کوئی سوال و جواب کا سلسلہ ہوجائے تو وقت آسانی سے کٹ جائے اور تبلیغ و اعلائے حق کا موقعہ بھی مل جائے۔ نازک تر حالات میں بھی ان کے سوال و جواب میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ کسی کو گرفت کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔ ایک دوبار ایسا بھی ہوا کہ ان کے استاد خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بھی ہم سفر ہوئے تو نہایت ادب سے ان کی باتیں سنتے اور درمیان میں ان کی بات نہ کاٹتے۔ مولانا ابولعطاء صاحب سفر کے دوران مزاح ضرور فرماتے تھے تاکہ ماحول میں تناؤ پیدا نہ ہو اور ان کے پاس بیٹھنے والے لوگ ان کی بزرگی کی وجہ سے جھجکنے نہ لگیں مگر مولانا دوست محمد شاہد کو اپنے استاد کی موجودگی میں خاموش اور بہت زیادہ مؤدب پایا۔ بزرگوں کا یہی اسوہ دوسروں کو آداب سکھاتا تھا۔

سادگی تو ہمارے سارے ہی علماء کا شیوہ رہی ہے مگر مولانا دوست محمد شاہد اس باب میں بھی سادہ تر تھے۔ ان کی چال ڈھال میں کسی قسم کا تفاخر یا خدانخواستہ عالمانہ تکبر نہیں تھا۔ چلتے البتہ تیز تھے مگر اس عجلت میں بانکپن تھا چلتے ہوئے اچھے اور باوقار لگتے تھے۔ چلتے تو اپنے خیالات میں مگن چلتے تھے غالباً کسی ایسی کیفیت میں سائیکل سے گر کر ہڈی تڑوا بیٹھے تھے اور اس تکلیف کا انہیں اس لئے افسوس تھا کہ کچھ دیر کے لئے انہیں پابند بستر ہوجانا پڑا تھا۔

❁ ❁ ❁

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12 اکتوبر 2009ء میں جناب ابن کریم کے قلم سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے نام نامی میں ہی کام پوشیدہ ہیں۔ آپ نے محمد سے دوستی کا حق ادا کردیا۔ 1933ء میں آپ کے والد گرامی نے بیعت کی اور 1935ء میں آپ قادیان اکتساب علم کے لئے تشریف لے گئے۔

بڑے بڑے اعزازات اس فدائی اور مخلص خادم سلسلہ کو حاصل رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہمراہ اُس وقت کے ساحروں کے دربار میں مسلسل 14 دن ساتھ رہنا اور معاونت کی سعادت پانا اور پھر غیروں کے اقرار موجود ہیں کہ ہمارے موٹے موٹے مولوی کئی کئی دن میں حوالہ ڈھونڈتے ہیں اور ان کا پتلا دبلا مولوی جھٹ سے حوالہ نکال دیتا ہے۔

دراصل حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اے میرے پیارے مسیح موعود جو بھی تیری معاونت کا ارادہ کرے اس کا میں معاون ہوجاؤں گا۔ یہ وہ تائید تھی جو محترم مولانا صاحب کو حاصل تھی۔

محترم مولانا صاحب اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے کہ دل خودبخود محبت سے واری واری ہوجاتا۔ ایک تقریب میں آپ نے فرمایا کہ مَیں شعر نہیں کہتا مگر صرف یہ دو شعر کہے ہیں:

ارض یثرب تری عظمت پہ ہیں افلاک جھکے
شہ لولاکؐ کو سینے میں بسانے والے
اک نظر شاہد تشنہ کی طرف بھی آقا
آب کوثر سے بھرے جام پلانے والے

1982ء میں مَیں لائبریری جایا کرتا اور آپ کے دفتر بھی چلا جاتا تھا۔ ان دنوں آپ اکیلے ہی ساری ذمہ داریاں ادا کیا کرتے تھے آہستہ آہستہ کارکن اور خدام ہمرکاب ہوگئے۔ مَیں نے دیکھا کہ آنے جانے والوں کے لئے آپ خود اٹھ کر پانی پیش کیا کرتے تھے۔ جب مَیں نے آپ کی خدمت میں بیٹھنا شروع کیا تو یہ کام میں نے اپنے ذمہ لے لیا اور بھی چھوٹے موٹے کاموں کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ میں نے ایک دن عرض کیا جامعہ احمدیہ میں داخلے کی خواہش ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب میں سے کون سی کتاب مطالعہ میں رکھوں۔ بے ساختہ فرمایا: ''فتح اسلام''۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت حکمت کے ساتھ اس میں تمام اپنے پروگراموں کا تذکرہ مختلف شاخوں کے حوالے سے فرمادیا ہے۔

❁ ❁ ❁

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی یاد میں مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کا کلام ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ نومبر 2009ء میں شامل ہے۔ اس میں سے انتخاب پیش ہے:

خوبرو و خوش نوا و خوش لحن
دوست محمد ماہر ہر فکر و فن
کاروبارِ خدمتِ دیں پر نثار
کام اور بس کام کی جس کو لگن
باوقار و صاحبِ صد انکسار
باوفا راہِ وفا پر گامزن
بخش دیجیو اے میرے مولیٰ کریم
فضل سے داخل ہو در بیتِ نعیم

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 ستمبر 2009ء میں مکرم مبشر احمد محمود صاحب کا محترم مولوی دوست محمد صاحب کے حوالہ سے درج ذیل قطعہ شائع ہوا ہے:

تاریخ، کتابیں، یہ مقالے، یہ حوالے
اِک علم کا دریا تھا جو رُخ موڑ گیا ہے
پھر ویسا کوئی آئے گا پر دیر لگے گی
مشکل سے بھرے گا جو خلا چھوڑ گیا ہے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 ستمبر 2009ء میں شامل مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام بعنوان ''ہمارا دوست محمد'' سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

فَنا کے باب میں اُس کو بَقا نصیب ہوئی
تھا خوش نصیب کہ رب کی رضا نصیب ہوئی
خوشا کہ لکھی ہے تاریخ احمدیت کی
زَہے نصیب کہ خِدمت جُدا نصیب ہوئی
وہ اک سپوت تھا مَردِ جَری جماعت کا
ہَر اک محاذ پہ اس کو ضِیاء نصیب ہوئی
کیا ہے ذکر خلیفہ نے اُس کا خُطبے میں
بہت ہی کم یہ کِسی کو جزا نصیب ہوئی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

12th October 2012 – 18th October 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 12th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to Ghana.
02:40	Japanese Service: Learning Islam
03:00	Tarjamatul Qur'an: Class no. 119, recorded on 12th March 1996.
04:05	Qur'an Sab Se Acha
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:45	Huzoor's Tours: Ghana
07:35	Siraiki Service
08:15	Rah-e-Huda: an Urdu discussion programme
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:55	Tilawat
14:00	Yassarnal Qur'an [R]
14:30	Bengali Reply to Allegations
15:40	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal: a series of programmes about the blessings of Khilafat.
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qu'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Huzoor's Tours
19:20	Beacon of Truth
20:20	Fiq'ahi Masa'il
21:00	Friday Sermon
22:10	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme

Saturday 13th October 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	Huzoor's Tours: Ghana
01:55	Friday Sermon
03:10	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Waqf-e-Nau Ijtema 2011: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 26th February 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Storytime
08:50	Question and Answer Session: part 2 of a Q&A session recorded on 8th December 1996.
09:45	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon: Rec. on 12th October 2012.
12:00	Tilawat
12:10	Story Time
12:25	Al Tarteel: No. 37
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda from Qadian
17:30	Al Tarteel: No. 37
18:00	MTA World News
18:20	Waqf-e-Nau Ijtema 2011 [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:30	Story Time
22:45	Friday Sermon

Sunday 14th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Malfoozat
00:50	Al Tarteel
01:30	Waqf-e-Nau Ijtema 2011
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon
04:10	Spotlight
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna): recorded 7th February 2009.
08:00	Faith Matters
09:05	Question and Answer Session
10:10	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon
12:20	Tilawat
12:30	Dars-e-Hadith
12:45	Yassarnal Qur'an
13:05	Friday Sermon
14:15	Bengali Reply to Allegations
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:30	Kasauti
17:10	Kids Time
17:40	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class
19:35	Beacon of Truth
20:30	Food for Thought: Conflict resolution
21:05	The Prince's School of Traditional Art
21:50	Friday Sermon
23:00	Question and Answer Session

Monday 15th October 2012

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class
02:05	Food for Thought
02:40	Friday Sermon
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:05	Tilawat
06:15	Dars Seerat-un-Nabi
06:35	Al Tarteel
07:05	Huzoor's Tours: Ghana
07:50	International Jama'at News
08:25	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
08:55	Rencontre Avec Les Francophones
10:00	Indonesian Service
11:05	Sanmargam: An Urdu discussion programme
11:30	The New Horizon of Science
12:00	Tilawat
12:10	Dars Seerat-un-Nabi
12:35	Al Tarteel
13:05	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Sanmargam
15:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al Tarteel
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tours: Ghana
19:05	Science Key Naey Ufaaq
19:30	Real Talk: Why I am an Ahmadi
20:35	Rah-e-Huda
22:10	Friday Sermon
23:05	Sanmargam
23:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal

Tuesday 16th October 2012

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Insight
00:50	Al Tarteel: No. 42
01:20	Huzoor's Tours: Ghana
02:05	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:25	Kids Time
03:00	Friday Sermon
04:00	Sanmargam
04:30	Science Kay Naey Ufaq
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Germany 2011 Address
08:00	Insight: science and medicine news
08:15	Home and Gardens
09:00	Question and Answer session
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:05	Tilawat
12:15	Insight
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Real Talk
14:00	Bengali Service
15:00	Moshaa'irah
16:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
16:30	Seerat-un-Nabi
17:05	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Germany 2011 Address
19:30	Arabic Service
20:35	Insight
21:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw) [R]
21:30	Home and Gardens [R]
22:15	Seerat-un-Nabi [R]
23:00	Question and Answer session [R]

Wednesday 17th October 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana Germany 2011 Address
02:15	Learning French
02:55	Home and Gardens
03:30	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
04:10	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 23rd April 1998
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany 2011 Address
08:00	Real Talk: Why I am an Ahmadi
09:05	Question and Answer session (Urdu)
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:15	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: rec. on 12th January 2007
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Fiq'ahi Masa'il
15:55	Kids Time
16:30	Faith Matters
17:35	Dars-e-Mustaja'ab
18:00	Al Tarteel
18:20	MTA World News
18:40	Jalsa Salana Germany 2011
19:40	Real Talk
20:45	Fiq'ahi Masa'il
21:20	Kids Time
21:55	Dua-e-Mustaja'ab
22:20	Friday Sermon
23:30	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 18th October 2012

00:25	MTA World News
00:45	Tilawat
01:00	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany 2011
02:20	Fiq'ahi Masa'il
02:45	Moshaa'irah
03:40	Faith Matters
05:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 1st April 1998.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Ghana
08:00	Beacon of Truth
08:45	Tarjamatul Qur'an class
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
11:50	Tilawat
12:05	Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Beacon of Truth [R]
14:00	Bengali Service
15:10	Hajj-e-Baitullah
15:40	Maseer-e-Shahindgan
16:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tours [R]
19:30	Faith Matters [R]
20:35	Hajj-e-Baitullah
21:15	Tarjamatul Qur'an Class [R].
22:35	MTA Variety
23:05	Beacon of Truth

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 05 October , 2012 | Issue No. 40

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ جون 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’حق اپنے زور اور قوت سے چلتا اور اس کے ساتھ باطل بھی ضرور چلتا ہے لیکن باطل اپنی قوت اور طاقت سے نہیں چلتا بلکہ حق کے پرتو سے چلتا ہے کیونکہ حق چاہتا ہے کہ ساتھ ساتھ کچھ باطل بھی چلے تا کہ تمیز ہو۔کاذبوں اور منکروں کے وجود سے بہت سی تحریکیں ہو جاتی ہیں۔اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دن ہی سارا ملّہ آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ کر ساتھ ہو لیتا تو پھر قرآن شریف کا نزول اسی دن بند ہو جاتا اور وہ اتنی بڑی کتاب نہ ہوتی جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے یہ ایک قدرتی نظارہ ہے حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔

ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور وغل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہوگئی اور جہاں لوگ اس بات کو سنکر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔فتح کیلئے اوّل لڑائی کا ہونا ضروری ہے اگر لڑائی نہ ہو تو فتح کا وجود کہاں سے آئے؟ پس اسی طرح اگر حق کی مخالفت نہ ہو تو اس کی صداقت کس طرح کھلے؟

(ملفوظات جلد سوم صفحہ:226،ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ جون سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

کراچی میں احمدیوں کو چن چن کر حملے کرنے کا سلسلہ

کراچی، 24جون: مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب آف بلدیہ ٹاؤن پر چند نامعلوم افراد نے دن ساڑھے گیارہ بجے حملہ کیا۔آپ نے سعید آباد میں واقع اپنی کمپیوٹروں کی دوکان ابھی کھولی ہی تھی کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے، ایک نے اندر گھس کر چار گولیاں چلائیں۔یہ حملہ اتنا اچانک تھا اور حملہ آور انتہائی تربیت یافتہ کہ مکرم بھٹی صاحب کو لمحوں میں خون میں نہلا دیا گیا۔دو گولیاں آپ کے ہاتھوں میں لگیں، تیسری کندھے میں، چوتھی گولی آپ کے اوپری جبڑے کو چیرتی ہوئی گزری اور دانت ریزہ ریزہ کر دیئے۔قریبی دوکانداروں نے آپ کو ناظم آباد میں واقع عباسی شہید ہسپتال پہنچایا جہاں آپریشن کر کے گولیاں جسم سے نکال لی گئیں۔انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج اس احمدی کی حالت بقول ڈاکٹر خطرے سے باہر ہے۔اس معصوم احمدی کی عمر محض 34 برس ہے اور آپ کی تین صاحبزادیاں ہیں جن میں سب سے چھوٹی ایک برس کی ہے۔

مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب ایک مخلص، امن پسند اور شریف احمدی انسان ہیں جن کا کسی سے کوئی بھی ذاتی جھگڑا بیان نہیں کیا جاتا ہے۔جماعت احمدیہ کے ترجمان جناب سلیم الدین صاحب نے اپنی پریس ریلیز میں کہا کہ یہ واقعہ پاکستان میں احمدیوں کی زندگیوں کو لاحق شدید نوعیت کے خطرات کی عکاسی کر رہا ہے.......... یہ افسوس ناک حملہ کوئی اتفاقی یا اکلوتا واقعہ نہیں ہے بلکہ ملک بھر میں جاری منظّم اور خطرناک مہم کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے واقعات کا نوٹس لے اور ان مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دے جو سارے ملک میں کھلم کھلا احمدیوں پر مظالم پر کمر بستہ ہیں .... پاکستان کی سرکار کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مذہبی منافرت کی بنیاد بننے والا مواد ضبط کرے اور اس نفرت کی مہم کے پس پردہ عناصر کو بے نقاب کرے۔

پنجاب پولیس کا فرض: کلمہ شکنی!!

چک نمبر 105 ضلع فیصل آباد، 4جون: یہاں چک 105 گ ب بنگے میں مقیم ایک احمدی کے گھر کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اور مولوی کو کلمہ طیبہ سے کوئی بیر ہے اس لئے مولویوں نے خدمت اسلام سمجھ کر پولیس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ کسی طرح ہمیں یہ کلمہ نظر نہ آئے اس کو ختم کروا دو۔پولیس سپرنٹنڈنٹ احمدی کے گھر آیا اور حکم دیا کہ صبح تک یہ کلمہ طیبہ ختم کر دو۔لیکن اس احمدی نے پولیس پر واضح کیا کہ احمدی کلمہ مٹانے کیلئے نہیں بلکہ اسے بلند سے بلند تر کرنے کے لئے دنیا بھر میں مصروف عمل ہیں لہٰذا مجھ سے اس مکروہ کام کی توقع نہ رکھیں۔ایس پی نے ایس ایچ او کو بلایا اور کلمہ طیبہ والی ٹائلیں اپنے ہاتھ سے توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

کالج کی خواتین لیکچررز کے خلاف بے بنیاد فوجداری مقدمہ

لاہور، 31مئی: پوسٹ گریجوایٹ کالج آف نرسنگ کی دو احمدی لیکچررز کے خلاف پولیس نے امتنائے قادیانیت قانون 298-C اور مذہبی قانون 295-A کے تحت تھانہ سول لائنز لاہور میں مقدمہ درج کیا ہے اب اگر دشمنان کو ان خواتین کو ملزم سے مجرم ثابت کرنے میں کامیابی ملی تو ان دونوں عورتوں کو دس سال تک قید کی سزا مل سکتی ہے۔ان میں سے مکرمہ تسنیم کوثر صاحبہ اس کالج میں گزشتہ پندرہ سال سے خدمات بجا لا رہی ہیں جبکہ اسی کالج کی دوسری لیکچرر مکرمہ روبینہ جبین صاحبہ نے سال 2003ء میں احمدیت قبول کی تھی۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے کالج میں شدت پسندی اور مذہبی منافرت کے کاروبار میں ملوث عناصر اس تاک میں تھے کہ کسی طرح ان دونوں احمدی خواتین کو کسی مقدمہ میں پھانسا جائے۔اس سازش میں کالج کے سٹاف کے علاوہ چند کلرک وغیرہ بھی شامل ہیں۔اب جا کر انہیں کالج کی ایک طالبہ سمیرہ ناز کی مدد سے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔حال ہی میں مکرمہ جبین صاحبہ نے ایک طالبہ کو کلاس سے غیر حاضری اور لیٹ آنے پر جائز سرزنش کی جس پر دوسری کلاس کے تبلیغی جماعت والے لڑکوں نے اس لڑکی کی حمایت کرنے اور لیکچرر کے خلاف احتجاج کا اعلان کر دیا۔

پاکستان کے ان نونہالوں نے اپنی معلّمہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف شدید بدزبانی اور نازیبا حرکات سے ساتھی لڑکی کی حمایت کا اظہار کیا۔ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ لڑکے خود کو ایک مذہبی جماعت کے ساتھ منسوب کرتے ہیں لیکن احمدیت کی دشمنی میں پاکستان کی عوام کسی بھی ضابطہ کی پابند نہیں ہے حتی کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوۃ کی بھی نہیں۔راقم الحروف نے خود ایک سرکردہ نوجوان مولوی کو (جو ایک مرحوم مولوی کا صاحبزادہ اور جانشین ہے) ٹی وی پر یہ کہتے سنا ہے کہ آج گستاخی کے مرتکب ہونے والوں کے مقابل پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بطور مثال پیش ہی نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آج کی عوام غیر تعلیم یافتہ ہے۔یعنی اس مولوی کے بقول بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قابل عمل ہی نہیں ہے۔

اس نازک صورت حال میں پرنسپل کالج نے بجائے اس ظالمانہ رویہ کی روک تھام کرنے کے، قانون شکن طلباء کی حمایت کا اعلان کیا۔اور مولوی حضرات جو پاکستان کے تمام علاقوں میں فساد فی سبیل اللہ کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ٹولیاں بن بن کر بینر اٹھائے کالج یاترا کے لئے پہنچنے لگے یا شائد مدعو تھے اور مکمل ضابطہ اخلاق والے دین اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں نے دونوں احمدی لیکچررز کے خلاف وہ بدزبانی کی کہ شہر کے اوباش بھی شرما جائیں۔چونکہ پاکستان کا میڈیا احمدیوں کے حق میں لکھنا اپنے اوپر حرام قرار دے چکا ہے اس لئے اردگرد کے مقامی اخبارات میں سچ اور جھوٹ کا باہمی فرق مٹا کر کہانیاں شائع ہونے لگیں۔ایسے میں دونوں احمدی لیکچررز کی جسمانی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی ہے۔

آئین کی بالادستی کے دعویدار اسلام کے اس قلعہ میں ستم ظریفی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ احمدی خواتین پر ایک جج جاوید اقبال شیخ کے حکم پر پولیس میں مقدمہ کا اندراج کیا گیا۔ایف آئی آر میں شکائیت درج کی گئی ہے کہ ملزم استانیوں نے ارتداد اختیار کیا ہے اور (نعوذ باللہ) احمدیت کو اسلام سے برتر مذہب قرار دیا ہے۔لاعلمی اور جہالت کی انتہا یہ ہے کہ جب احمدیت کوئی الگ مذہب ہی نہیں ہے تو پھر برتر کیسے ہو گیا؟ لیکن جب بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے خواب کے یکسر برعکس، مذہبی دیوانے نہ صرف اہل پاکستان کے سر پر سوار ہوں بلکہ غیر تعلیم یافتہ عوام کی گردن میں اپنے آہنی پنجے گاڑھ کر شب و روز خون چوسنے میں مصروف ہوں وہاں ایسی معلومات کی غلطیوں کی کون پرواہ کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

مبشرات باقی ہے۔اس نے جھٹ کہا کہ: یہ کون کہتا ہے؟ مَیں نے کہا کہ کئی علماء نے یہ بات بیان کی ہے جن میں سے ایک ابن عربی بھی ہیں۔یہ نام سنتے ہی اس نے گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا کہ ابن عربی کافر اور فاسق اور زندیق ہے۔میں نے اسے روکنے کی کوشش کی اور بار بار یاد دلایا کہ ہم رمضان کے ایام سے گزر رہے ہیں اور سب روزے سے ہیں ایسی حالت میں لوگوں کی عزت پر گند اچھالنا اچھی بات نہیں ہے۔لیکن اس مولوی پر کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔حتی کہ مجبوراً مجھے کہنا پڑا کہ اس طرح کی بدزبانی والی گفتگو کا میں حصہ نہیں بن سکتا۔یوں ہماری بحث ختم ہوگئی۔احمدیت کی دشمنی میں یہ لوگ پرانے علماء اور بزرگان پر بھی کیچڑ اچھالنے سے باز نہیں آتے۔

اگلی قسط میں مکرم محمد فتیحی صاحب کے قبول احمدیت کے بعد بعض رؤیائے صالحہ اور استجابت دعا کے واقعات کا ذکر کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکزی انتظام کے تحت قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقوم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کروادیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔

قربانی فی بکرا	80 پاؤنڈز
قربانی فی گائے	280 پاؤنڈ

(ایک گائے میں 7 حصے ہو سکتے ہیں۔£40x7=280 پاؤنڈز

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)